ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باا ثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

"تم نہیں جیتو گے"، اسرائیلی وزیر کا فلسطینی نیلسن منڈیلا سے جیل میں ملاقات کے دوران طنز ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.03, Issue No.40 , Sunday 17 August, 2025, 8 Pages
جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۴۰)، بروز اتوار، ۱۷/اگست، ۲۰۲۵ء، ۲۲/صفر المظفر، ۱۴۴۷ھ، ۸ صفحات

عرب لیگ اور او آئی سی کی "گریٹر اسرائیل" کے مجرمانہ صہیونی بیان کی شدید مذمت

دوحہ: تقریباً 31 عرب اور مسلمان ممالک کے وزرائے خارجہ نے قابض اسرائیل کے وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو کے اُس بیان کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے جس میں اس نے نام نہاد "گریٹر اسرائیل" کے قیام کی بات کی گئی ہے۔ نیتن یاہو وہ مجرم ہے جو غزہ کی پٹی میں جنگی جرائم کے ارتکاب پر عالمی فوجداری عدالت کو مطلوب ہے اور اس نے حال ہی میں گریٹر اسرائیل کی بات کی ہے۔

جمعے کی شب جاری کردہ ایک مشترکہ بیان میں وزرائے خارجہ نے کہا کہ نیتن یاہو کے یہ اشتعال انگیز الفاظ عالمی قوانین کی کھلی توہین ہیں اور بین الاقوامی تعلقات کے اصولوں کو روندنے کی گھناؤنی سازش ہیں۔ یہ بیانات عرب قومی سلامتی کے لیے براہ راست خطرہ ہیں، ریاستوں کی خودمختاری پر حملہ ہیں اور علاقائی و عالمی امن واستحکام کو تہہ وبالا کرنے کی سازش ہیں۔

وزرائے خارجہ نے اس بات پر زور دیا کہ عرب اور مسلمان دنیا اقوام متحدہ کے منشور اور بین الاقوامی قانون کی پاسداری کرتی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اسلامی و عرب ممالک وہ تمام اقدامات اور پالیسیاں اپنائیں گے جو حقیقی اور پائیدار امن کو ممکن بنائیں تاکہ تمام اقوام اور ممالک کے لیے استحکام، سلامتی اور ترقی کو یقینی بنایا جاسکے۔ یہ سب اس وقت ہی ممکن ہوگا جب طاقت کے بل پر قبضے اور تسلط جمانے کے بیمار خواب دفن کر دیے جائیں۔ خیال رہے کہ گذشتہ منگل کو نیتن یاہو نے اسرائیلی چینل "آئی 24" کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ "میں ایک تاریخی اور روحانی مشن پر ہوں اور میری جذباتی وابستگی گریٹر اسرائیل کے خواب سے ہے"۔

نیتن یاہو کا یہ بیان ایسے وقت سامنے

آیا ہے جب قابض اسرائیل غزہ کی پٹی میں مسلسل نسل کشی، اجتماعی قتل عام اور منظم قحط مسلط کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ یہ وہی موقع ہے جب اسرائیلی انتہا پسند دائیں بازو کا بیانیہ زور پکڑ رہا ہے جو توسیع پسندی اور قبضے کے خواب دیکھ رہا ہے اور دریائے نیل سے دریائے فرات تک پھیلے نام نہاد "گریٹر اسرائیل" کے قیام کا دعویٰ کر رہا ہے۔

ماہ مئی سے ابتک غزہ میں امداد حاصل کرنے کے دوران تقریباً 1,800 افراد ہلاک

غزہ (یواین آئی) اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر نے کہا ہے کہ مئی کے آخر سے غزہ میں امداد حاصل کرنے کی کوشش کے دوران کم از کم 760,1 فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں، جو اگست کے آغاز میں جاری کردہ پچھلے اعداد و شمار سے کئی سو زیادہ ہیں۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے مقبوضہ فلسطینی علاقے نے ایک بیان میں کہا: "27 مئی سے 13 اگست تک کم از کم 760,1 فلسطینی امداد حاصل کرنے کی کوشش میں ہلاک ہوئے؛ جن میں سے 994 غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن (جی ایچ ایف) کے مقامات کے قریب اور 766 سپلائی قافلوں کے راستوں پر مارے گئے۔ ان میں سے زیادہ تر ہلاکتیں اسرائیلی افواج کے ہاتھوں ہوئیں۔" یہ تعداد یکم اگست کو رپورٹ کی گئی 373,1 اموات کے اعداد و شمار سے زیادہ ہے۔ غزہ کی سول ڈیفنس نے کہا کہ جمعہ کو اسرائیلی فائرنگ سے کم از کم 38 افراد ہلاک ہوئے، جن میں 12 وہ لوگ شامل ہیں جو انسانی امداد کے انتظار میں تھے۔ اسرائیلی فوج نے کہا کہ اس کے فوجی "حماس کی عسکری صلاحیتوں کو ختم کرتے" پر کام کر رہے ہیں اور "شہری نقصان کو کم کرنے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔" بدھ کے روز، اسرائیلی فوج کے چیف آف اسٹاف نے کہا کہ غزہ میں ایک نئے زمینی حملے کے منصوبے منظور کر لیے گئے ہیں، جن کا مقصد "حماس کو شکست دینا" اور "باقی یرغمالیوں کو آزاد کرانا" ہے۔ اس جارحیت میں علاقے کے سب سے زیادہ گنجان آباد علاقے غزہ شہر اور قریبی پناہ گزین کیمپوں کو نشانہ بنانے کا خدشہ ہے۔ اسرائیلی حکومت کے نسل کشی کو بڑھانے کے منصوبوں کو بین الاقوامی تنقید اور اندرونی مخالفت کا سامنا ہے۔ اقوام متحدہ کے حمایت یافتہ ماہرین نے غزہ میں وسیع پیمانے پر جبری بھوک کے خطرے سے خبردار کیا ہے، جہاں اسرائیل نے انسانی امداد کی ترسیل کو سختی سے محدود کر دیا ہے۔

روسی تیل کی خریداری پر چین کو سزا دینے کا کوئی ارادہ نہیں: ٹرمپ

واشنگٹن (یواین آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے روسی تیل کی خریداری پر چین پر اضافی

ٹیرف عائد کرنے کے اپنے ارادے کے بارے میں بتا دیا۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی روئٹرز کی رپورٹ کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے واضح کیا کہ وہ فوری طور پر روسی تیل کی خریداری پر چین جیسے ممالک پر ٹیرف عائد کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ واضح رہے کہ امریکی صدر نے دھمکی دی ہے کہ اگر یوکرین میں جنگ ختم کرنے کیلیے کوئی اقدام نہ کیا گیا تو روس پر پابندیاں لگائی جائیں گی اور ساتھ ہی اس سے تیل خریدنے والے ممالک بھی زد میں آئیں گے۔ چین اور ہندوستان روسی تیل کے دو سب سے بڑے خریدار ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے گزشتہ ہفتے ہندوستان پر 25 فیصد اضافی ٹیرف عائد کیا جو مجموعی طور پر 50 فیصد ہو گیا ہے۔ فاکس نیوز نے ان سے پوچھا کہ کیا اب وہ چین کے خلاف بھی ایسی کوئی کارروائی پر غور کر رہے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ آج جو کچھ ہوا اس کی وجہ سے مجھے لگتا ہے مجھے اس کے بارے میں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے روسی صدر پوتن سے ملاقات کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ اب مجھے اس کے بارے میں دو یا تین ہفتوں میں یا کچھ اور وقت کیلیے سوچنا پڑ سکتا ہے لیکن ہمیں ابھی اس کے بارے میں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ڈنمارک میں ٹرین خوفناک حادثے کا شکار

کوپن ہیگن (یواین آئی) ڈنمارک میں کار اور ٹرین کے درمیان خوفناک حادثے کے باعث ایک شخص ہلاک جبکہ 20 زخمی ہو گئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق ڈنمارک کے جنوبی قصبے ٹینگلیو میں ایک کار اور ٹرین کے درمیان تصادم سے ایک شخص ہلاک جبکہ 20 زخمی ہو گئے۔ ڈنمارک میں ریل نیٹ ورک انچارج بنڈنمارک نے واقعے کے حوالے سے اپنے بیان میں کہا کہ حادثہ اس وقت ہوا جب ٹرین ریلوے کراسنگ سے گزرتے ہوئے کار سے ٹکرا گئی۔ تفتیشی حکام کا کہنا ہے کہ حادثے کی وجہ ابھی واضح نہیں لیکن بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ریل پٹری سے اتری ہو۔ اس سے قبل امریکی ریاست ٹیکساس میں ٹرین حادثے کے باعث مال بردار ٹرین کی پینتیس بوگیاں پٹری سے اتر گئیں۔ رپورٹ کے مطابق وائرل وڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ پٹری کے قریب ریل کی کئی بوگیاں ایک دوسرے کے اوپر پڑی ہیں۔ ایمرجنسی سروسز ڈسٹرکٹ کے مطابق امریکی ریاست ٹیکساس میں پیش آئے واقعے کو ممکنہ طور پر خطرناک مواد سے متعلق خطرے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، تاہم فوری طور پر یہ واضح نہیں ہو سکا کہ ڈبوں میں کیا سامان موجود تھا۔

غزہ: قابض اسرائیلی فوجیوں کی تازہ بمباری میں مزید 17 فلسطینی شہید

غزہ: قابض اسرائیل کی درندہ صفت افواج نے غزہ کی پٹی پر اپنی نسل کشی کی جنگ کو آج 680ویں روز میں جاری رکھی ہوئی ہے۔ فضائی بمباری، توپ خانے کی گولہ باری اور نہتے بھوکے مہاجرین کا قتل عام جاری ہے۔ یہ سب کچھ امریکہ کی کھلی پشت پناہی اور عالمی برادری کی مجرمانہ خاموشی کے سائے میں جاری ہے۔ ہمارے نامہ نگاروں کے مطابق گذشتہ شب اور آج صبح قابض اسرائیلی فوج نے درجنوں فضائی حملے کیے اور مزید خونریز قتل عام کیے، جب کہ دو ملین سے زائد بے گھر فلسطینی قحط اور بھوک کے شکنجے میں تڑپ رہے ہیں۔

تازہ ترین صورتحال: غزہ کے ہسپتالوں نے اطلاع دی ہے کہ آج صبح سے اب تک کم از کم 17 فلسطینی شہری قابض اسرائیل کی گولیوں اور بمباری سے شہید ہو چکے ہیں۔ گذشتہ شب جب جبالیہ کے مغرب میں واقع بیر النعجہ کے علاقے میں التوم خاندان اپنے گھر واپس لوٹا تو صہیونی طیاروں نے تین منزلہ مکان کو نشانہ بنا کر 5 افراد کو شہید کر دیا۔ کئی افراد اب بھی ملبے کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ شمالی رفح میں امدادی مرکز کے قریب قابض اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے ایک فلسطینی شہید اور کئی زخمی ہوئے۔ النصیرات کے ہسپتال "العودہ" نے رپورٹ دی کہ گذشتہ 24 گھنٹوں کے دوران 9 شہداء، جن میں ایک خاتون اور 6 معصوم بچے شامل ہیں، لائے گئے۔ یہ سب جنوبی وادی غزہ میں امدادی مرکز پر حملے اور وسطی غزہ پر صہیونی بمباری کے نتیجے میں شہید ہوئے۔

سرایا فیلڈ ہسپتال نے اعلان کیا کہ گذشتہ 24 گھنٹوں میں کم از کم 5 شہداء اور 60 زخمی وہاں لائے گئے، جن میں زیادہ تر وہ لوگ شامل تھے جو غزہ شہر کے وسط میں ایک سکول پر ہونے والے حملے اور امداد کے منتظر شہریوں پر فائرنگ میں نشانہ بنے۔ البریج کیمپ میں ابوحلو سکول کے قریب شہریوں کے ایک گروہ پر صہیونی فضائی حملے میں ایک فلسطینی شہید اور کئی زخمی ہوئے۔ اسی دوران بحر غزہ میں صہیونی جنگی کشتیوں نے فائرنگ کر کے ماہی گیر حسن ابراہیم الھبیل کو شہید کر دیا اور ایک اور زخمی ہو گیا۔ البریج کیمپ میں ہی ایک خاندان پر ڈھائے گئے فضائی حملے میں 6 افراد شہید ہوئے جن میں 4 بچے شامل تھے۔ زیتون محلے میں قابض اسرائیلی فوج نے فجر کے وقت کئی گھروں کو مسمار کر دیا۔ یہ علاقہ 11 اگست سے مسلسل جارحیت کا شکار ہے۔ خان یونس کے مواصی علاقے میں ایک خیمے پر بمباری کی گئی جس میں مہاجرین مقیم تھے۔ اس حملے میں شہادتیں اور شدید زخمی ہوئے۔ شمالی خان یونس میں بھی قابض اسرائیلی فوج نے متعدد رہائشی عمارتوں کو مسمار کر ڈالا۔ المواصی ہسپتال نے بتایا کہ فجر کے وقت ایک اسرائیلی حملے میں 2 شہری شہید اور 10 زخمی لائے گئے، یہ سب مہاجرین کے خیمے پر حملے کا نتیجہ تھے۔ ہمارے نامہ نگاروں کے مطابق آج صبح مواصی القرارہ میں قابض اسرائیلی بمباری نے ایک پورے خاندان کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ شہید ہونے والوں میں سج؟ غسان النفار، ان کے شوہر یوسف معتصم البطہ اور صرف ڈھائی ماہ کی معصوم بیٹی روان شہید ہو گئے۔ یہ خاندان پہلے ہی 50 دن قبل اپنے بیٹے مالک کو قحط، بھوک اور دوا نہ ملنے کے باعث کھو چکا تھا۔

جاری نسل کشی

قابض اسرائیل کی اس کھلی نسل کشی نے وزارت صحت کے مطابق اب تک 61 ہزار 827 فلسطینیوں کو شہید کر دیا ہے۔ 1 لاکھ 55 ہزار 275 زخمی ہیں، جب کہ 10 ہزار سے زائد شہری لاپتہ ہیں۔ قحط اور بھوک نے درجنوں جانیں لے لی ہیں اور دو ملین فلسطینی مکمل تباہی اور زبردستی بے دخلی کے ماحول میں کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ صرف 18 مارچ 2025 کو قابض اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کے بعد 10 ہزار 300 فلسطینی شہید اور 43 ہزار سے زائد زخمی کیے گئے۔

27 مئی 2025 کو قابض اسرائیل نے امدادی مراکز کو قتل گاہوں میں بدل دیا۔ اس کے بعد سے اب تک 1 ہزار 898 شہری شہید اور 14 ہزار 113 سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ اس دوران 45 شہری لاپتہ ہیں۔ قابض اسرائیل اور امریکہ کے تعاون سے قائم نام نہاد "غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن" کے ذریعے انسانیت کی آڑ میں فلسطینیوں پر جبر اور خونریزی مسلط کی جا رہی ہے۔ قحط اور بدترین غذائی قلت کے باعث 240 افراد شہید ہو چکے ہیں جن میں 107 بچے شامل ہیں۔

اب تک قابض اسرائیل کی درندگی 1 ہزار 590 طبی کارکنان، 115 سول ڈیفنس اہلکار، 220 صحافی اور 754 امدادی کارکنوں کو شہید کر چکی ہے۔

اس وحشیانہ نسل کشی میں قابض اسرائیل نے 15 ہزار سے زائد اجتماعی قتل عام کیے ہیں۔ 14 ہزار خاندانوں کو نشانہ بنایا گیا جن میں سے 2500 خاندان مکمل طور پر ختم ہو گئے۔ سرکاری اور عالمی اداروں کے مطابق غزہ کا 88 فیصد انفراسٹرکچر تباہ ہو چکا ہے۔ نقصان 62 ارب ڈالر سے زائد ہے۔ قابض اسرائیل غزہ کی 77 فیصد زمین پر قبضہ جما چکا ہے۔ تعلیمی ادارے بھی صہیونی جارحیت کی زد میں ہیں۔ اب تک 149 سکول و جامعات مکمل طور پر، 369 جزوی طور پر تباہ ہو چکے ہیں۔ 828 مساجد کو زمین بوس کر دیا گیا جبکہ 167 جزوی طور پر تباہ ہوئیں۔ اس کے علاوہ 19 قبرستان بھی مسمار کیے جا چکے ہیں۔

غزہ کی قتل گاہ میں بھوک سے نڈھال بچوں کی صفائی والدین کے لیے ایک منفرد چیلنج

غزہ: غزہ میں بے گھر فلسطینی شہری جنہیں پرانے اور پھٹے خیموں میں پناہ لینا پڑی ہے، روزانہ پانی اور صابن کی تلاش میں ایک نہ ختم ہونے والی اذیت جھیل رہے ہیں۔ پانی اور صابن اب محض ضرورت نہیں بلکہ زندگی اور بقا کی علامت بن گئے ہیں۔ بہت سے بچوں کا سب سے بڑا خواب یہ رہ گیا ہے کہ وہ دھول اور پسینے کی چپچپاہٹ کے بغیر سو سکیں اور جب آنکھ کھلے تو دھوئیں اور نمی کے بجائے صابن کی خوشبو محسوس ہو۔

گیارہ سالہ حمزہ الحدّاد ایک پرانی بوسیدہ چادر کے کنارے بیٹھا اپنے ساتھی بچوں کو کھیلتے دیکھ رہا تھا۔ وہ قریب آ کر دھیرے سے بولا جیسے کوئی بھاری راز بیان کر رہا ہو: "مجھے اپنی بو سے نفرت ہے"۔ وہ نہ کسی کھلونے کا مطالبہ کر رہا تھا نہ کسی مٹھائی کا، بلکہ کئی دنوں سے جسم پر چپکے ایک ایسی احساس کی شکایت کر رہا تھا جو اس کا اعتماد چھین لیتا ہے اور اسے کھیل سے الگ کر دیتا ہے۔

ناممکن انتخاب: کھانا یا نہانا؟

خیموں میں ہر بوند پانی ایک فیصلہ کن سوال بن جاتی ہے۔ یہ پینے اور کھانا پکانے میں استعمال ہو یا نہانے اور پسینے و خارش سے نجات پانے میں؟

پانچ بچوں کی ماں ام یحییٰ بتاتی ہیں کہ "کبھی کبھار ہم نہانے کے لیے پانی کا گیلن خرید لیتے ہیں، چاہے کھانے کے لیے پیسے نہ بچیں، کیونکہ بیماری کسی بھی کھانے سے زیادہ مہنگی پڑتی ہے"۔ کچھ لوگ لمبا اور خطرناک سفر طے کر کے سمندر تک پہنچتے ہیں تاکہ اس کے کھارے پانی سے نہا سکیں۔ النصیرات کے ساحل پر 14 سالہ محمد ایک پلاسٹک کی بالٹی میں سر دھو رہا تھا۔ "پانی کھارا ہے لیکن جوؤں اور خارش سے بہتر ہے اور اس کے بعد ہم خود کو انسان محسوس کرتے ہیں"۔

سونے کا حمام: نادرہ البیرم نے پبلک حمام کے حالات قبول کرنے سے انکار کیا اور اپنے سنہری کنگن بیچ کر لکڑی کے تختوں اور پلاسٹک کی چادروں سے خیمے میں ایک چھوٹا سا حمام بنا لیا۔ وہ اپنا حجاب درست کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ "صفائی کوئی عیاشی نہیں، یہ بیماری سے بچاؤ اور عزت کا تحفظ ہے۔ میں اپنی بیٹی کو عوامی قطار میں مردوں کے بیچ کھڑا نہیں کر سکتی"۔

خاموش نفسیاتی تشدد: صحتِ نفس کے ماہر پروفیسر درداح الشاعر کہتے ہیں کہ صفائی سے محرومی بچوں پر گہرا نفسیاتی اثر ڈالتی ہے کہ فلسطینی بچہ ایسی تربیت پاتا ہے جس میں صفائی اور نجی زندگی کی قدر ہوتی ہے، لیکن آج اسے پانی کی کمی والے عوامی حمامات استعمال کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ یہ احساسِ شرمندگی اور حقارت پیدا کرتا ہے جو دائمی ڈپریشن کا سبب بن سکتا ہے"۔ وہ اسے غیر مستقیم نفسیاتی تشدد کی بدترین شکل قرار دیتے ہیں کیونکہ یہ براہِ راست انسانی عزت پر حملہ ہے۔ وہ اس بات سے بھی خبردار کرتے ہیں کہ جب بچہ گندگی کو معمول سمجھنے لگتا ہے تو وہ اپنی حالت کا شعور کھو بیٹھتا ہے اور مزید تنہائی اور دوسروں کی بے رخی کا شکار ہو جاتا ہے۔

چھوٹے جسموں پر بیماریوں کا گھات

میدانی طبی مراکز میں ڈاکٹر جلدی امراض اور ہاضمے کی بیماریوں میں خطرناک اضافہ ریکارڈ کر رہے ہیں، جن میں خارش، زخم، پیچش اور دماغی بخار شامل ہیں۔ ڈاکٹر جمعہ الشاعر کے مطابق: "صفائی بیماری کے خلاف پہلا دفاعی حصار ہے، جب یہ ٹوٹ جاتا ہے تو بچہ بیکٹیریا اور وائرس کا آسان شکار بن جاتا ہے۔ سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ یہ بیماریاں گنجان بے گھر کیمپوں میں تیزی سے پھیلتی ہیں اور بند گھیروں میں وبا کی صورت اختیار کر لیتی ہیں"۔

ایک عارضی کلینک میں 8 سالہ لیث اپنی خارش زدہ بازو کو کھجاتے ہوئے رو رہا تھا۔ اس کی ماں نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا: "نہ صابن ہے نہ کافی پانی، میرا بیٹا سونے سے ڈرتا ہے کیونکہ خارش رات کو بڑھ جاتی ہے"۔

اگست کے آغاز میں جاری بیان میں انروا نے واضح کیا کہ غزہ میں صابن کا حصول تقریباً ناممکن ہو گیا ہے اور صفائی کے سامان کی باقاعدہ فراہمی صرف اقوام متحدہ کے ذریعے ممکن ہو سکتی ہے۔

ائیر کینیڈا کے تمام ملازمین نے ہڑتال کر دی، فضائی آپریشنز بند

اوٹاوا (یواین آئی) ائیر کینیڈا نے ملازمین کی ہڑتال کے باعث اپنے تمام آپریشنز معطل کر دیے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق ائیر کینیڈا اور کینیڈین یونین آف پبلک ایمپلائز کے درمیان تقریباً 8 ماہ سے معاہدے پر بات چیت چل رہی تھی جس کی ناکامی پر 10 ہزار کے قریب ملازمین نے ہڑتال کا اعلان کر دیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق روزانہ کی بنیاد پر ائیر کینیڈا کی 700 پروازیں مسافروں کو لے کر اڑان بھرتی ہیں تاہم اب ملازمین کی مکمل ہڑتال کی وجہ سے ایک دن میں تقریباً ایک لاکھ 30 ہزار افراد متاثر ہوں گے جب کہ ایک دن میں تقریباً 25 ہزار کینیڈین بیرون ملک میں پھنس سکتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق ملازمین کی جانب سے ہڑتال تنخواہوں میں اضافہ نہ ہونے اور بلا معاوضہ کام کرنے کی وجہ سے کی گئی ہے۔ ائیر لائن انتظامیہ کا کہنا ہے کہ انہوں نے ملازمین کو پیشکش کی ہے جس میں 4 سالوں کے دوران مراعات اور پنشن سمیت کل معاوضے میں 38 فیصد اضافہ شامل ہے۔ انتظامیہ نے مزید کہا کہ ہماری کمپنی کے ملازمین کو کینیڈا میں بہترین معاوضہ دیا جائے گا۔ تاہم یونین نے اس پیشکش سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا کہ پہلے سال میں مجوزہ 8 فیصد اضافہ مہنگائی کی وجہ سے کافی حد تک نہیں ہوا۔

چین کی اقوام متحدہ میں ایران کے خلاف پابندیوں کی مخالفت

بیجنگ (یواین آئی) ترجمان چینی وزارتِ خارجہ نے کہا ہے کہ چین اقوام متحدہ میں ایران کے خلاف پابندیوں کے حق میں نہیں ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق چین وزارتِ خارجہ ترجمان کا کہنا ہے کہ 'چین ایران کے ایٹمی مسئلے کے پُرامن حل کا حمایتی ہے'۔ چینی وزارتِ خارجہ کے ترجمان نے یورپین ممالک کی جانب سے اگست تک سفارتی حل نہ نکلنے کی صورت میں ایران پر پابندیوں کے انتباہ کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا، 'چین ایران اقوام متحدہ میں ایران کے خلاف پابندیوں کے حق میں نہیں اور اس معاملے کے سیاسی اور پُرامن حل پر زور دے گا'۔ چینی دفتر خارجہ کے ترجمان کا کہنا تھا کہ ایران پر پابندیاں نافذ کرنے سے فریقین کے درمیان اعتماد کو نقصان پہنچے گا۔ ترجمان نے مزید کہا کہ چین ایٹمی عدم پھیلاؤ اور خطے میں امن و استحکام کی حمایت کرے گا۔

برطانیہ میں 60 افراد پر فلسطین ایکشن کی حمایت کے الزام میں مقدمہ

لندن: لندن پولیس نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ میں کم از کم 60 افراد پر فلسطین 'ایکشن' تحریک کی حمایت کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ یہ وہی تحریک ہے جسے حال ہی میں قابض اسرائیل کی مخالفت کے باعث برطانیہ میں کالعدم قرار دیا گیا تھا۔ پولیس کے بیان کے مطابق "ہم نے ایسی حکمت عملی وضع کر لی ہے جس کے ذریعے بڑی تعداد میں لوگوں سے تفتیش اور ان پر مقدمات چلائے جاسکیں گے اور اگر ضرورت پڑی تو ہر ہفتے عدالتی کارروائیاں کی جائیں گی"۔ یاد رہے کہ جولائی کے اوائل میں فلسطین ایکشن کو "دہشت گرد تنظیم" قرار دے کر کالعدم کر دیا گیا تھا جس کے بعد سے اب تک اس کے 700 سے زائد حامی گرفتار کیے جا چکے ہیں۔ صرف گذشتہ ہفتے کے آخر میں ہونے والے ایک احتجاج کے دوران 522 افراد کو گرفتار کیا گیا جو لندن کی تاریخ میں کسی ایک احتجاج سے کی جانے والی سب سے بڑی گرفتاری قرار دی جا رہی ہے۔ برطانیہ کے ڈائریکٹر آف پبلک پراسیکیوشن اسٹیفن پارکنسن کا کہنا ہے کہ حالیہ گرفتاریوں کی بڑی تعداد کے باعث یہ مقدمات دائر کیے گئے ہیں اور آنے والے ہفتوں میں مزید فیصلے سامنے آنے کا امکان ہے۔ اس ماہ کے اوائل میں بھی تین افراد پر دہشت گردی کے قانون کے تحت الزامات عائد کیے گئے تھے۔ ان پر الزام تھا کہ انہوں نے کالعدم قرار دی گئی فلسطین ایکشن تحریک کی حمایت کی تھی۔ یہ گرفتاریاں جولائی کے دوران ہونے والے ایک احتجاج میں عمل میں آئیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ایسے الزامات ثابت ہونے کی صورت میں ملزمان کو چھ ماہ تک قید کی سزا اور دیگر سزاؤں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ان گرفتاریوں کے بعد برطانیہ کی وزیر داخلہ ایویٹ کوپر نے حکومتی فیصلے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ "برطانیہ میں قومی سلامتی اور عوام کی حفاظت ہمیشہ ہماری اولین ترجیح ہونی چاہیے۔" فلسطین ایکشن تحریک سنہ 2020ء میں قائم ہوئی اور اس نے اپنے عملی اقدامات کے ذریعے برطانیہ میں شہرت حاصل کی، خصوصاً جب قابض اسرائیل نے 7 اکتوبر سنہ 2023ء کو غزہ میں نسل کشی کی جنگ شروع کی۔

اس تحریک کی نمایاں سرگرمیوں میں وہ کارروائیاں شامل ہیں جن کے ذریعے برطانوی کارخانوں میں اسلحہ سازی کے عمل کو روکنے کی کوشش کی گئی۔ ان اقدامات میں سب سے اہم کارروائی برطانیہ کے شہر برسٹل میں اسرائیلی کمپنی "ایل بٹ سسٹمز" کے ڈرون فیکٹری پر حملہ تھا جس کے نتیجے میں ڈرونز کی تیاری متاثر ہوئی۔ 7 جولائی کو برطانوی حکومت نے فلسطین ایکشن کو باضابطہ طور پر کالعدم قرار دے دیا تھا، اس کے چند دن بعد جب اس تحریک نے جنوبی برطانیہ میں ایک فوجی اڈے پر دھاوا بولا تاکہ برطانیہ کے اسرائیل کو فراہم کیے جانے والے فوجی تعاون کے خلاف اپنا احتجاج ریکارڈ کرا سکے۔ اس فیصلے کو کئی حلقوں کی جانب سے تنقید کا سامنا ہے۔ اقوام متحدہ اور ایمنسٹی انٹرنیشنل نے فلسطین ایکشن پر پابندی کو "قانون سے تجاوز" قرار دیا اور خبردار کیا کہ اس کے بعد کی گئی گرفتاریاں آزادی اظہار رائے کے لیے شدید خطرہ ہیں۔

اطالوی سنیٹر نے پوتن-ٹرمپ سربراہی ملاقات کو امن مذاکرات کا مثبت آغاز قرار دیا

روم، (یو این آئی) اطالوی سنیٹر نے یوکرین کے مسئلے پر پوتن-ٹرمپ ملاقات کو تنازعہ کے حل کے لیے امن مذاکرات کا مثبت آغاز قرار دیا۔

دائیں بازو کی لیگا پارٹی سے تعلق رکھنے والے اطالوی سینیٹر مینوئل ویسکووی نے مقام میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ روسی صدر ولادیمیر پوتن اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے درمیان الاسکا میں ہونے والی ملاقات کو روس-یوکرین تنازعہ حل کرنے کے لیے بات چیت شروع کرنے کے لیے مفید قرار دیا۔

انہوں نے کہا کہ" مجھے یہ ملاقات انتہائی مفید لگ رہی ہے۔ تین میں سے دو عالمی طاقتوں کی نمائندگی کرنے والے دو رہنماؤں کی ملاقات ہوئی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ کیا بات چیت ہوئی، لیکن دونوں طاقتوں کے درمیان برسوں کی خاموشی کے بعد ہونے والی

یہ ملاقات یوکرین کے تنازعہ اور بین الاقوامی مسائل دونوں کے حل تلاش کرنے کے لیے اہم ہے۔ میں اس ملاقات سے بہت خوش ہوں؛ مجھے لگتا ہے کہ یہ اہم بات چیت کا آغاز ہے، جس سے مجھے امید ہے کہ جلد ہی یوکرین میں تنازعہ ختم ہوجائے گا۔"

اطالوی سینیٹر نے کہا کہ دوسری طرف یورپی یونین نے عدم استقامت کا مظاہرہ کیا ہے، اس کی قیادت "مذاکرات کو آگے بڑھانے کی اپنی ذمہ داری" کا احساس کرنے میں ناکام رہی ہے۔ ویسکووی نے اس بات پر مایوسی کا اظہار کیا کہ یورپی کمیشن کی چیئر پرسن ارسولا وان ڈیرلین اور یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کے سربراہ کا جاکلس دونوں" اس صورتحال کو زیر غور نہیں رکھتے ہیں، جس میں بات چیت کی ضرورت ہے"۔

انہوں نے یہ بھی تجویز دی کہ اگر ٹرمپ اس وقت اپنے عہدے پر رہتے تو یوکرین کا تنازعہ بھی شروع نہ ہوتا۔

انہوں نے کہا کہ" میں نے ہمیشہ یقین کیا ہے کہ اگر سفارت کاری نے ساڑھے تین سال پہلے کام کیا ہوتا تو یہاں تک نوبت نہ آتی۔ امن صرف اسی صورت میں حاصل کیا جا سکتا ہے جب ہر کوئی کوشش کرے اور چند قدم پیچھے ہٹ کر حل تلاش کرے۔"

پوتن-ٹرمپ سربراہی ملاقات کے بعد یوروپی یونین کے لیڈروں کی فوری ملاقات ہوگی: میکرون

ماسکو (یواین آئی) فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے ہفتہ کے روز کہا کہ روسی صدر ولادیمیر پوتن اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے درمیان الاسکا میں ہونے والی سربراہی ملاقات کے بعد"ٹھوس" پیش رفت کے لیے یوروپی یونین کے رہنما جلد ہی دوبارہ ملاقات کریں گے۔ پوتن اور ٹرمپ نے الاسکا میں جمعہ کے روز اعلیٰ سطحی بالمشافہ بات چیت کی جو 2 گھنٹے 45 منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات میں دونوں صدور کے علاوہ روس کی نمائندگی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف اور صدر کے معتمد یوری یوشاکوف نے کی اور امریکہ کی نمائندگی سکریٹری مارکو روبیو اور خصوصی ایلچی اسٹیووٹ کوف نے کی۔ میکرون نے سوشل میڈیا نیٹ ورک ایکس پر کہا کہ "ہم ان کے ساتھ اور رضامندوں کے اتحاد میں اپنے تمام شراکت داروں کے ساتھ مل کر کام کریں گے، جن کے ساتھ ہم جلد ہی دوبارہ ملاقات کریں گے، تاکہ ٹھوس پیش رفت ہو۔"

روس-یوکرین جنگ

ٹرمپ کا یوکرینی صدر کو فون، طویل گفتگو، زیلنسکی پیر کو واشنگٹن پہنچیں گے

واشنگٹن (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے الاسکا سے واپسی پر اپنے یوکرینی ہم منصب ولادیمیر زیلنسکی سے طویل گفتگو کی ہے۔سی این این کے مطابق ٹرمپ نے روسی صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ سربراہی اجلاس مکمل ہونے کے بعد صبح 2 بجے (ای ٹی) کے قریب میری لینڈ کے جوائنٹ بیس اینڈریوز پر لینڈ کیا۔وائٹ ہاؤس کی پریس سکریٹری کیرولین لیویٹ کے مطابق صدر نے 6 گھنٹے کی پرواز کا زیادہ تر وقت فون پر گزارا، زیلنسکی سے گفتگو کے بعد ٹرمپ نے نیٹو ارکان سے بھی بات کی۔

پوتن کے ساتھ 2 گھنٹے سے زائد وقت کی ملاقات کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس میں ٹرمپ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ زیلنسکی اور نیٹو حکام کو فون کال کریں گے، ٹرمپ نے کہا کہ میں لازمی طور پر صدر زیلنسکی کو فون کروں گا اور انہیں آج کی ملاقات کے بارے میں بتاؤں گا۔زیلنسکی کے دفتر نے تصدیق کی کہ انہوں نے ہفتہ کی صبح ٹرمپ سے بات کی۔

یوکرینی صدر ولادیمیر زیلنسکی نے کہا ہے کہ وہ پیر کو واشنگٹن ڈی سی میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کریں گے، ٹرمپ کے ساتھ 'طویل اور بامعنی ٹیلی فونک گفتگو' کے بعد انہوں نے کہا کہ یوکرین امن کے حصول کے لیے اپنی بھرپور کوششوں کے ساتھ کام کرنے کی تیاری کی تصدیق کرتا ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ صدر ٹرمپ نے روسی رہنما سے ملاقات اور ان کی گفتگو کے اہم نکات سے آگاہ کیا، یہ اہم ہے کہ امریکا کی طاقت صورتِ حال پر اثرانداز ہو۔انہوں نے مزید کہا کہ پیر کو میں صدر ٹرمپ سے واشنگٹن ڈی سی میں ملاقات کروں گا تاکہ قتل وغارت اور جنگ کو ختم کرنے کے تمام پہلوؤں پر بات ہو سکے، میں اس دعوت پر شکرگزار ہوں۔ زیلنسکی نے امریکی صدر کی جانب سے سہ فریقی ملاقات (پیوٹن، زیلنسکی اور ٹرمپ) کی تجویز کی حمایت بھی کی۔

فرانسیسی حکومت کے مطابق یورپی رہنماؤں نے الاسکا اجلاس کے بعد امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور یوکرینی صدر ولادیمیر زیلنسکی کے ساتھ ایک کال میں شمولیت اختیار کی، جو ایک گھنٹے سے زیادہ جاری رہی۔

ایلیزے پیلس کے مطابق اس کال میں فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون، جرمن چانسلر فریڈرک مرز، برطانوی وزیرِ اعظم کیئر اسٹارمر، اطالوی وزیرِ اعظم جورجیا میلونی، فن لینڈ کے صدر الیگزینڈر راسٹب اور پولینڈ کے صدر کیرول ناوروکی شامل تھے۔نیٹو کے سیکریٹری جنرل مارک روٹے اور یورپی یونین کی صدر ارسلا وان ڈیرلیین نے بھی کال میں شرکت کی۔ کریملن کے اعلیٰ معاون یوری اوشاکوف (جو پیوٹن کے وفد کا حصہ تھے) نے روسی خبر رساں ادارے 'آر آئی اے' سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ الاسکا میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور روسی صدر ولادیمیر پوتن کی ملاقات کے دوران زیلنسکی کو شامل کرنے کا خیال زیرِ غور نہیں آیا۔ان کا یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب ٹرمپ نے سربراہی اجلاس کے بعد کہا تھا کہ پوتن اور زیلنسکی دونوں چاہتے ہیں کہ وہ مستقبل میں دونوں رہنماؤں کی ملاقات میں شامل ہوں تاکہ امن کی راہ پر بات چیت ہو سکے۔ٹرمپ نے فاکس نیوز کو انٹرویو میں کہا تھا کہ وہ دونوں مجھے وہاں چاہتے ہیں،، اور میں وہاں ہوں گا۔

اوشاکوف نے مزید کہا کہ یہ واضح نہیں ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور روسی صدر ولادیمیر پیوٹن کے درمیان اگلی ملاقات کب ہوگی۔

جنگ بندی معاہدہ اب صدر زیلنسکی پر منحصر ہے: ٹرمپ

الاسکا (یواین آئی) امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے روسی صدر سے ملاقات کے بعد ایک بیان میں کہا ہے کہ روس یوکرین جنگ بندی معاہدہ اب صدر وولودیمیر زیلنسکی پر منحصر ہے۔تفصیلات کے مطابق فاکس نیوز سے گفتگو میں امریکی صدر ٹرمپ نے کہا کہ اب جلد ہی صدر پیوٹن اور زیلنسکی کے درمیان ملاقات ہوگی، دونوں رہنما ملاقات میں میری موجودگی بھی چاہتے ہیں۔انھوں نے کہا یہ سوچ غلط تھی کہ تنازعہ حل کرنا آسان ہوگا، یہ سب سے مشکل تھا، روسی صدر پوتن سے ملاقات مثبت رہی ہے، اور روس پر پابندیاں لگانے یا اس بارے میں اب سوچنے کی ضرورت نہیں رہی ہے۔صدر ٹرمپ نے مزید کہا کہ میں اس بات کو یقینی بنانا چاہتا ہوں کہ یہ معاہدہ ہو جائے، ہمارے پاس اس معاہدے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے اچھا موقع ہے۔خیال رہے کہ الاسکا میں امریکی صدر ٹرمپ اور روسی صدر پوتن کے درمیان اہم ملاقات ہوگئی ہے تاہم اس میں جنگ بندی کا اعلان نہ ہوسکا، روسی اور امریکی وفود کے درمیان ملاقات ڈھائی گھنٹے سے زائد وقت تک جاری رہی۔ اس موقع پر امریکہ کی جانب سے وزیر خارجہ مارکو روبیو اور خصوصی مندوب وٹکوف جب کہ روسی وفد میں وزیر خارجہ لاوروف اور ایلچی یوری اوشاکوف بھی موجود تھے۔مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے روسی صدر پوتن کا کہنا تھا کہ ملاقات مثبت اور تعمیری رہی، میرے اور صدر ٹرمپ کے درمیان اچھے براہ راست رابطے ہیں، مذاکرات کی دعوت دینے پر امریکی صدر کے شکرگزار ہیں۔ انھوں نے کہا پائیدار اور دیرپا امن کے لیے جنگ کی بنیادی وجوہ کو ختم کرنا ہوگا، یورپ سمیت دنیا بھر میں سلامتی کے توازن کو بحال ہونا چاہیے۔انھوں نے کہا 2022 میں ڈونلڈ ٹرمپ صدر ہوتے تو یوکرین میں جنگ کی نوبت ہی نہ آتی، سابق امریکی صدر جو بائیڈن کو قائل کرنے کی کوشش کی کہ صورت حال کو تصادم کی سطح پر نہ لائیں۔صدر ٹرمپ نے اپنے خطاب میں کہا کہ روسی صدر سے ملاقات کے بعد یوکرین کے صدر زیلنسکی اور نیٹو حکام سے ٹیلی فون پر بات کروں گا۔

غزہ میں اسرائیل کی جانب سے 160 بچوں کو گولیاں مار کر قتل کیے جانے کا انکشاف

غزہ (یو این آئی) غزہ میں اسرائیلی فوجیوں کی جانب سے 160 بچوں کو گولی مار کر قتل کیے جانے کے واقعات پر برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی نے رپورٹ جاری کردی۔غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق رپورٹ میں انکشاف ہوا ہے کہ 160 میں سے 95 بچوں کو سر یا سینے پر گولی مار کر قتل کیا گیا تھا جن کی عمریں 12 سال سے بھی کم تھیں۔

بی بی سی ورلڈ سروس کی تحقیق کے مطابق نومبر 2023ء میں غزہ میں اسرائیلی فوج کی کارروائیوں کے دوران دو سال اور 6 سال کی بچیاں الگ الگ واقعات میں شہید ہوئیں، یہ دونوں 160 سے زائد ایسے بچوں میں شامل ہیں جو غزہ پر جنگ کے دوران گولیوں کا نشانہ بنے۔انٹرنیشنل کمیٹی آف دی ریڈ کراس نے خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ دنیا اتنے بچوں کو گولیوں کا نشانہ بنانے کو نیو نارمل معمول کے طور پر قبول نہیں کر سکتی۔

اقوام متحدہ کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ جولائی میں غزہ کی پٹی میں تقریباً 13 ہزار بچے شدید غذائی قلت کے باعث اسپتال میں داخل کیے گئے۔

دوسری جانب غزہ میں اسرائیلی فوج کی بمباری سے مزید 41 فلسطینی شہید ہو گئے، امداد کے منتظر 16 فلسطینی بھی شہداء میں شامل ہیں۔

حماس کا اقوام متحدہ کی جعلی جنسی تشدد کی فہرست میں جماعت کو شامل کیے جانے پر سخت احتجاج

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت حماس نے 14 اگست 2025ء کو جاری ہونے والی اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی رپورٹ کو سختی سے مسترد کر دیا ہے، جس میں حماس کو مسلح تنازعات میں جنسی تشدد کے الزامات کے تحت "بلیک لسٹ" میں شامل کیا گیا۔ جمعہ کی شب جاری بیان میں حماس نے واضح کیا کہ یہ فیصلہ قانونی طور پر باطل، حقائق کے منافی اور سیاسی دوغلے پن کی بدترین مثال ہے جو عالمی نظام کی ساکھ کو برباد کر رہی ہے۔ حماس نے کہا کہ اس جھوٹے اور من گھڑت اندراج کی کوئی قانونی بنیاد نہیں، نہ ہی اس میں کسی آزاد، غیر جانبدار اور فیلڈ تحقیقات کا سہارا لیا گیا۔ رپورٹ مکمل طور پر قابض اسرائیل کی سیاسی و جعلی روایات پر مبنی ہے، جس میں نہ کسی آزاد تفتیش کا اہتمام کیا گیا اور نہ ہی کسی نام نہاد متاثرہ سے براہِ راست رابطہ کیا گیا۔

ٹرمپ نے میلانیا کا اہم خط پوتن کے حوالے کر دیا

اینکریج (یواین آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اہلیہ و خاتون اوّل میلانیا ٹرمپ کی جانب سے لکھا گیا اہم خط روسی ہم منصب ولادیمیر پوتن کے حوالے کر دیا۔غیر ملکی خبر رساں ایجنسی روئٹرز کی رپورٹ کے مطابق وائٹ ہاؤس کے دو عہدیداروں نے بتایا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی اہلیہ میلانیا ٹرمپ نے ولادیمیر پوتن کو لکھے گئے ذاتی خط میں یوکرین اور روس میں بچوں کی حالت زار کا ذکر کیا۔

عہدیداروں نے روئٹرز کو بتایا کہ ڈونلڈ ٹرمپ نے الاسکا میں سربراہی اجلاس کے دوران ولادیمیر پوتن کو اہلیہ کا خط پہنچایا کیونکہ وہ خود موقع پر موجود نہیں تھیں۔ اگرچہ حکام اس خط کے مندرجات کے بارے میں لاعلم ہیں تاہم بعض کا کہنا ہے کہ اس میں یوکرین میں جنگ کے نتیجے میں بچوں کے اغوا کا ذکر کیا گیا۔

واضح رہے کہ روس کی جانب سے یوکرین میں بچوں کا مبینہ اغوا ملک کیلیے انتہائی حساس رہا ہے۔ یوکرین نے ہزار بچوں کے اغوا کو خاندان یا سرپرستوں کی رضامندی کے بغیر روس یا روس کے زیر قبضہ علاقے میں لے جانے کا الزام عائد کیا ہے۔ اس سے قبل ماسکو نے کہا تھا کہ وہ جنگ زدہ علاقوں میں بچوں کی حفاظت کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر نے کہا کہ روس نے 2022 میں یوکرین پر مکمل حملے شروع ہونے کے بعد سے لاکھوں یوکرائنی بچوں کو تکلیف پہنچائی ہے اور ان کے حقوق کی خلاف ورزی کی ہے۔

ٹرمپ اور پوتن کے درمیان اینکریج میں واقع امریکی فوجی اڈے پر تقریباً تین گھنٹے تک ملاقات ہوئی جو یوکرین میں جنگ بندی معاہدے کے بغیر اپنے اختتام کو پہنچی۔

دوسری جنگِ عظیم میں انسانی جانوں کے نقصان پر افسوس ہے: جاپانی وزیرِاعظم

ٹوکیو (یواین آئی) جاپانی وزیرِ اعظم نے کہا کہ دوسری جنگ عظیم

انسانی جانوں کے نقصان پر پچھتاوا ہے۔غیر ملکی میڈیا کے مطابق جاپانی وزیرِ اعظم شگیرو ایشیبا دوسری جنگ میں جاپان کے ہتھیار ڈالنے کے 80 سال مکمل ہونے کے حوالے سے ایک خصوصی تقریب میں شرکت کی جہاں انہوں نے کہا کہ جاپان کبھی دوبارہ جنگ کے راستے پر نہیں جائے گا۔ جاپانی وزیرِ اعظم نے کہا کہ جنگ میں ایشیائی ممالک کے خلاف جنگ کا ذمہ دار جاپان نہیں تھا۔ جاپانی حکومت کی جانب سے منعقدہ اس خصوصی تقریب میں 4 ہزار 500 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ جاپانی وزیرِ اعظم شگیرو ایشیبا نے کہا کہ جنگ کے حوالے سے تکلیف دہ یادیں اگلی نسل تک پہنچانا اس لیے ضروری ہے کہ بعد میں زندہ بچنے والے زندگی کی قدر کریں گے اور ان کی عمریں طویل ہوں گی اور اس کے لیے جنگ کا پچھتاوا ہمارے دلوں میں موجود رہنا چاہیے۔

'تم نہیں جیتو گے'، اسرائیلی وزیر کا 'فلسطینی نیلسن منڈیلا' سے جیل میں ملاقات کے دوران طنز

تل ابیب، 16 اگست (یو این آئی) اسرائیل کے دائیں بازو کے قومی سلامتی کے وزیر نے ممتاز فلسطینی رہنما مروان برغوثی سے جیل میں ملاقات کی اور انہیں کہا کہ 'تم نہیں جیتو گے'، جمعے کو سامنے آنے والی ویڈیو میں یہ منظر دکھایا گیا، یہ ملاقات ایک سخت گیر کابینہ رکن کے فلسطینی ریاست کے تصور کو 'دفن' کرنے کا عہد کرنے کے ایک دن بعد سامنے آئی ہے۔

ڈان اخبار میں شائع برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق اسرائیل کے قومی سلامتی کے وزیر ایتمار بن گویر نے اپنے 'ایکس' اکاؤنٹ پر یہ ویڈیو شیئر کی، جس میں انہوں نے دو دہائیوں سے زیادہ عرصے سے قید مروان برغوثی (جو فلسطینیوں میں اتحاد قائم کرنے والی شخصیت سمجھے جاتے ہیں) کو بتایا کہ جو بھی اسرائیل کو دھمکائے گا اسے ختم کر دیا جائے گا۔

یہ جیل کا دورہ رواں ہفتے کے شروع میں ہوا تھا، لیکن عوام کے علم میں تب آیا جب انتہائی قوم پرست وزیر خزانہ بیتسلئیل سموتریچ نے جمعرات کو کہا کہ ایک ایسی بستی پر کام شروع کیا جائے گا جو مغربی کنارے کو دو حصوں میں بانٹ دے گی اور اسے مشرقی یروشلم سے مزید کاٹ دے گی، جسے فلسطینی اپنی مستقبل کی ریاست کا دارالحکومت بنانا چاہتے ہیں۔

سموتریچ نے جمعرات کو ایک نیوز کانفرنس میں کہا تھا کہ یہ حقیقت بالآخر فلسطینی ریاست کے تصور کو دفن کر دیتی ہے، اس لیے کہ کوئی چیز نہیں ہے جسے تسلیم کیا جائے۔

بن گویر کی ایکس پر جاری ویڈیو، جس میں برغوثی کمزور دکھائی دے رہے ہیں، وزیر نے ان سے کہا کہ 'تم جیتو گے نہیں، تاریخ کے ہر دور میں جو کوئی اسرائیل کے عوام کے ساتھ الجھے گا، جو کوئی ہمارے بچوں کو قتل کرے گا، جو ہماری عورتوں کو قتل کرے گا، ہم اسے مٹا دیں گے، تمہیں یہ جان لینا چاہیے'۔

فلسطینی اتھارٹی (پی اے) نے بن گویر کے ان بیانات کو 66 سالہ برغوثی کے لیے 'براہِ راست دھمکی' قرار دیا، برغوثی فتح تحریک کے سینئر رکن ہیں جو اتھارٹی چلاتی ہے اور مغربی کنارے کے قابض اسرائیلی علاقوں کے کچھ حصوں میں محدود شہری اختیار رکھتی ہے۔ پی اے کی وزارتِ خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ وزارت خارجہ انتہائی سخت الفاظ میں ریمون جیل کے انفرادی قید خانے کے حصوں پر انتہا پسند وزیر بن گویر کے دھاوے اور بھائی و رہنما مروان برغوثی کو براہِ راست دھمکی دینے کی مذمت کرتی ہے۔

برغوثی کو 2004 میں 5 بار عمر قید اور 40 سال قید کی سزا سنائی گئی تھی، جب ایک عدالت نے انہیں دوسری فلسطینی انتفاضہ کے دوران اسرائیلیوں پر گھات لگا کر حملے اور خودکش حملوں کی منصوبہ بندی کا مجرم قرار دیا تھا۔

اسرائیل، برغوثی کو بغاوت میں ان کے کردار کی وجہ سے 'خطرناک عسکریت پسند' سمجھتا ہے، تاہم انہوں نے ہمیشہ اپنے خلاف الزامات کی تردید کی ہے۔

مروان برغوثی کی اہلیہ نے فیس بک پر ایک پوسٹ میں انہیں مخاطب کیا اور تحریر کیا کہ 'وہ اب بھی تمہارا پیچھا کر رہے ہیں اور تمہیں ستا رہے ہیں، حتیٰ کہ اس تنہائی والے سیل میں بھی جس میں تم سالوں سے قید ہو'۔

برغوثی کے حامی کہتے ہیں کہ وہ ایک دن 89 سالہ محمود عباس کے بعد فلسطینی صدر بننے کے سب سے مضبوط امیدوار ہیں اور انہیں نیلسن منڈیلا جیسی شخصیت قرار دیتے ہیں جو ان کی منقسم سیاسی فضا کو متحد اور متحرک کر سکتے ہیں۔

6 مئی کو شائع ہونے والے فلسطینی پالیسی اور سروے ریسرچ سینٹر کے ایک سروے کے مطابق مروان برغوثی صدارتی دوڑ میں 64 فیصد ممکنہ ووٹ ڈالنے والوں کی شمولیت کے ساتھ 50 فیصد ووٹ حاصل کریں گے، اگر مقابلہ محمود عباس اور سابق حماس سربراہ خالد مشعل کے ساتھ ہو، فلسطینی اتھارٹی کے صدر کے انتخابات 2005 کے بعد سے نہیں ہوئے۔ زیادہ تر عالمی طاقتیں دہائیوں پرانے اسرائیل-فلسطین تنازع کے حل کے طور پر 2 ریاستی حل کی حمایت کرتی ہیں، جس میں ایک آزاد فلسطینی ریاست مغربی کنارے، غزہ پٹی اور مشرقی یروشلم پر مشتمل ہو اور اسرائیل کے ساتھ وجود رکھے۔ اسرائیلی-فلسطینی امن مذاکرات کا آخری دور ایک دہائی سے زیادہ عرصہ پہلے ناکام ہوگیا تھا اور فلسطینیوں کا کہنا ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادکاری اس مستقبل کی ریاست کی عمل داری کو ختم کر رہی ہے، ان زمینوں کو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے جن پر وہ اپنی ریاست کے لیے دعویٰ کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ نے ان بستیوں کو غیر قانونی قرار دیا ہے، تاہم اسرائیل اس رائے سے اختلاف کرتا ہے۔ سموتریچ کے جمعرات کے اعلان پر بین الاقوامی سطح پر تنقید کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ مغربی کنارے کے گاؤں عتارہ کے رہائشیوں نے کہا کہ ان کے گاؤں پر اسرائیلی آبادکاروں نے حملہ کیا، 3 گاڑیوں کو نذرِ آتش کیا اور ایک دیوار پر دھمکی آمیز نعرے لکھے، اسرائیلی فوج نے کہا کہ وہ اس واقعے کی تحقیقات کر رہی ہے۔

سویڈن میں مسجد پر فائرنگ، متعدد زخمی

اسٹاک ہوم (یواین آئی) سویڈن کے شہر اوری برو میں نماز جمعہ کے وقت ایک مسجد کے قریب اس وقت فائرنگ کا واقعہ رونما ہوا جب نمازی عبادت کر کے مسجد سے باہر نکل رہے تھے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق مسجد پر فائرنگ میں کم از کم 3 افراد شدید زخمی ہوگئے جنہیں فوری اسپتال میں منتقل کیا گیا۔ عینی شاہدین کے مطابق اسپتال میں منتقل کئے گئے زخمیوں میں سے ایک نے اسپتال پہنچ کر دم توڑ دیا جب کہ دیگر دو کی حالت بھی تشویشناک بتائی جارہی ہے۔ پولیس کے مطابق اب تک دو افراد کو گولیاں لگنے کی تصدیق ہوئی ہے جنھیں اسپتال میں طبی امداد فراہم کی جارہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق پولیس کا کہنا ہے کہ تاحال حملہ آور گرفتار نہیں ہوا اور یہ بھی واضح نہیں کہ وہ مسجد کو نشانہ بنا رہا تھا یا کسی مخصوص شخص کو قتل کرنے کی غرض سے پہنچا تھا۔ فائرنگ کے واقعے کے بعد پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا اور ملزم کی تلاش شروع کردی۔ شہریوں کو مسجد سے دور رہنے کی اپیل کی گئی ہے۔ مسجد پر فائرنگ کا یہ واقعہ سویڈن میں اسلاموفوبیا اور مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز جرائم کے سلسلے میں تازہ اضافہ ہے۔ واضح رہے کہ حالیہ برسوں میں سویڈن میں قرآن کی بے حرمتی، مساجد کے باہر نفرت انگیز مظاہرے اور مسلمانوں کے خلاف نفرت پر مبنی جرائم میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

نائیجر میں شدید بارش سے 23 افراد ہلاک، 21 زخمی

نیامی (یواین آئی/ژنہوا) نائجر میں موسلا دھار بارش سے اس سال اب تک 23 افراد ہلاک اور 21 دیگر زخمی ہو چکے ہیں۔ نیشنل فائر گروپ کے کمانڈر نے کہا کہ یہ اطلاع دی۔ لیفٹیننٹ کرنل علی عبدالعزیز نے بتایا کہ بارش کی وجہ سے 3615 مکانات گرے اور 5855 خاندان بے گھر ہوئے جس سے مجموعی طور پر 42559 افراد متاثر ہوئے۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ بارش کے دوران یا اس کے بعد وہ آبی گزرگاہوں کو عبور کرنے، نکاسی کے راستوں کو روکنے، ممکنہ طور پر خطرناک علاقوں میں رہنے اور عارضی پناہ گاہوں میں رہنے سے گریز کریں۔ غور طلب ہے کہ 2024 میں نائجر میں شدید بارشوں کی وجہ سے 396 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ شدید بارش اور سیلاب نے 206474 خاندانوں کو بے گھر کیا، جس سے 1526653 افراد متاثر ہوئے اور 767,158 مکانات تباہ ہوئے تھے۔

الجیریا میں بس حادثہ، 18 افراد کی موت

الجزائر (یواین آئی) الجیریا کی راجدھانی الجزائرس کے مشرق میں ای ایل بارچ کے علاقے میں جمعہ کے روز ایک مسافر بس پل سے دریا میں جا گری۔ جس کے نتیجے میں تقریباً 18 افراد ہلاک اور 9 زخمی ہوگئے۔ الجیریا کی سول پروٹیکشن ایجنسی نے اس حادثے کی جانکاری دی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ حادثہ شام پانچ بجکر 45 منٹ کے قریب پیش آیا۔ انہوں نے بتایا کہ زخمیوں میں سے دو کی حالت تشویشناک ہے۔ زخمیوں کو مقامی اسپتال لے جایا گیا ہے جب کہ مرنے والے افراد کی لاشوں کو مردہ خانے میں رکھا گیا ہے۔ ایجنسی نے حادثے کی اطلاع ملتے ہی 25 ایمبولینس، 16 غوطہ خور اور چار کشتیاں موقع پر بھیج کر امدادی کارروائیاں شروع کر دیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ امدادی کارروائیاں جاری ہیں اور مرنے والوں کی تعداد میں اضافے کا اندیشہ ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق الجیریا میں ہر سال 4000 افراد سڑک حادثات میں ہلاک ہوجاتے ہیں۔ نیشنل روڈ سیفٹی ایجنسی کے مطابق 91 فیصد حادثات انسانی غلطی جیسے ڈرائیور کی تھکاوٹ اور ٹریفک کی خلاف ورزیوں کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ماحولیاتی عوامل جیسے سڑکوں اور گاڑیوں کی حالت بھی حادثات کے سبب بنتے ہیں۔

اسرائیل کا جاسوس ڈرون غزہ میں گر کر تباہ

غزہ (یواین آئی) اسرائیل کا نگرانی کرنے والا چھوٹا ڈرون غزہ شہر میں گر کر تباہ ہوگیا جس کی ویڈیو بھی سامنے آئی ہے۔ ٹائمز آف اسرائیل کی رپورٹ کے مطابق فلسطینی میڈیا اور اسرائیلی دفاعی فورس (آئی ڈی ایف) کے مطابق جاسوسی کرنے والا چھوٹا ڈرون آج صبح غزہ شہر کے رمال میں گر کر تباہ ہوا۔ اسرائیلی فوج نے کہا کہ بغیر پائلٹ والا یہ ڈرون (جس کا نام اسکائی لارک 3 ہے) نگرانی کے مشن پر تھا، یہ تکنیکی خرابی کے بعد شمالی غزہ کی پٹی میں ہنگامی لینڈنگ کے دوران گرا۔ آئی ڈی ایف کے مطابق ڈرون سے معلومات کے لیک ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ اسکائی لارک 3 ایک ٹیکٹیکل جاسوس ڈرون ہے جسے Elbit Systems نے بنایا ہے اور آئی ڈی ایف کی آرٹلری کور کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل بھی کئی اسرائیلی ڈرون تباہ ہو چکے ہیں۔

مالاکنڈ میں رہنما جے یو آئی کے گھر پر فائرنگ
بیٹا، بیٹی جاں بحق، مفتی کفایت اور اہلیہ زخمی

پشاور (یواین آئی) صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع مالاکنڈ کے علاقے بٹ خیلہ جمعیت علمائے اسلام (جے یو آئی) کے ضلعی امیر مفتی کفایت اللہ کے گھر پر فائرنگ کے نتیجے میں مفتی کفایت اور اہلیہ شدید زخمی ہوگئے، جب کہ ان کا بیٹا اور بیٹی جاں بحق ہوگئے۔ ڈان نیوز کے مطابق لیویز حکام کا کہنا ہے کہ مالاکنڈ کے علاقے بٹ خیلہ میں جے یو آئی (ف) کے ضلعی امیر کے گھر پر فائرنگ ہوئی ہے، جس میں مفتی کفایت اللہ اور ان کی اہلیہ زخمی ہوگئے، جنہیں ہسپتال منتقل کیا گیا ہے، فائرنگ سے مفتی کفایت کا بیٹا عصمت اللہ اور بیٹی جاں بحق ہوگئے۔ لیویز حکام نے بتایا کہ فائرنگ مفتی کفایت اللہ کے دوسرے بیٹے اعتصام نے کی، واردات کے بعد ملزم فرار ہوگیا، لاشوں اور زخمیوں کو ڈی ایچ کیو ہسپتال بٹ خیلہ منتقل کیا گیا ہے۔ فائرنگ کی اطلاع ملنے پر ریسکیو ٹیمیں فوری موقع پر پہنچیں اور زخمیوں کو ہسپتال منتقل کیا گیا، تاہم واقعے کے پیچھے کیا عوامل کارفرما تھے، تاحال واضح نہیں ہوسکا، ذرائع کا کہنا ہے کہ فائرنگ کرنے والا ملزم نشے کا عادی ہے، جس کی تلاش جاری ہے۔

یوکرین سہ فریقی ملاقات کی حمایت کرتا ہے: یوکرینی صدر

کیف (یواین آئی) یوکرین کے صدر زیلنسکی نے کہا کہ ان کا ملک سہ فریقی ملاقات کی حمایت کرتا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے کہا کہ یوکرین تعمیری تعاون کے لیے تیار ہے۔ زیلنسکی نے بتایا کہ ان کی امریکی صدر ٹرمپ کے ساتھ ٹیلی فون کال ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ جاری رہی۔ انہوں نے بتایا کہ وہ پیر کو امریکہ کا دورہ کریں گے۔ یوکرینی صدر نے زور دیا کہ یورپ کو مذاکرات کے ہر مرحلے پر بات چیت کا حصہ ہونا چاہیے۔

ترکیہ کا پاکستان میں سیلاب سے بھاری نقصانات پر اظہارِ تعزیت

انقرہ (یواین آئی) ترکیہ نے پاکستان میں سیلاب کے باعث سینکڑوں جانوں کے ضیاع پر تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ ترک وزارت خارجہ کے ایک بیان میں کہا گیا ہے" پاکستان میں سیلاب کے باعث جانوں کے ضیاع پر ہمیں دلی صدمہ پہنچا ہے۔" بیان میں مزید کہا گیا،"ہم اس آفت میں اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھنے والے کی مغفرت کے دعا گو ہیں اور پاکستانی عوام سے تعزیت کرتے ہیں۔" پاکستانی حکام کے مطابق، ہفتے کے روز شدید بارشوں کے باعث آنے والے سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ سے ہلاکتوں کی تعداد 321 تک پہنچ گئی۔ زیادہ تر ہلاکتیں خیبر پختونخوا کے شمال مغربی صوبے میں ہوئیں، جہاں صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے مطابق 307 افراد جاں بحق ہوئے۔ گلگت بلتستان میں پانچ افراد اور پاکستان کے زیر انتظام کشمیر، بھی کہا جاتا ہے، میں نو افراد کے جاں بحق ہونے کی اطلاعات ہیں۔ متعدد علاقوں میں موبائل فون ٹاورز کو نقصان پہنچنے کی وجہ سے مواصلاتی نظام بھی متاثر ہوا ہے۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے خبردار کیا ہے کہ مون سون کی بارشوں کا ایک اور سلسلہ جمعہ سے شروع ہو کر 10 ستمبر تک جاری رہ سکتا ہے۔ حکام نے یہ بھی کہا کہ درجہ حرارت میں اضافے کی وجہ سے بلند پہاڑی علاقوں میں برف اور گلیشیئرز کے پگھلنے کی رفتار تیز ہوگئی ہے، جس سے دریاؤں میں پانی کے بہاؤ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مون سون کی بارشیں، جو عام طور پر جون سے ستمبر تک جاری رہتی ہیں، جنوبی ایشیا بشمول پاکستان میں اکثر تباہی کا باعث بنتی ہیں، لیکن حالیہ برسوں میں موسمیاتی تبدیلیوں نے ان کی شدت اور غیر یقینی کو بڑھا دیا ہے۔

غزہ میں انسانیت کا امتحان لیا جا رہا ہے: طیب اردوان

انقرہ (یواین آئی) ترک صدر رجب طیب اردوان نے کہا ہے کہ غزہ میں انسانیت کا امتحان لیا جا رہا ہے۔ عرب میڈیا کے مطابق ترک صدر رجب طیب اردوان نے غزہ کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ غزہ کے معاملے کو صرف زمین کے چھوٹے سے ٹکڑے کی نہیں بلکہ انسانی تباہی کے طور پر سمجھنا ہوگا۔ ترک صدر نے کہا کہ غزہ کا مسئلہ بڑھتی ہوئی ایسی خلیج ہے جو ہر گزرتے دن کے ساتھ انسانیت کے اجتماعی ضمیر کو زخمی کر رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اسرائیلی بمباری سے بچے، خواتین اور بوڑھے افراد نشانہ بن رہے ہیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو.کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای-میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+
قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعووں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔

علیم طاہر کی شعری انفرادیت

• سراج زیبائی، شیمو گہ کرناٹک

یہ سچ ہے کہ خوبصورت لفظوں کی آرائش سے ہی اچھی شاعری معرض وجود میں آتی ہے۔ شاعر عموماً" اپنے اطراف و اکناف میں جو کچھ کہ دیکھتا اور اپنے مشاہدے میں لاتا ہے اسے اپنی شاعری میں پیش کر دیتا ہے۔ دراصل شاعری اپنی موسیقیت اور دلربائی کی وجہ سے بھی ایک بڑی پر اثر صنف سخن ہے۔ اس حوالے سے دیکھا جائے تو علیم طاہر اپنے ذاتی محسوسات اور اردگرد کے واقعات سے غزل کا تانا بانا تیار کرتے ہیں اور اپنی روایتی انداز کی شاعری کو نئے معنی ومفہوم عطا کر کے ہمارے ذہن ودل، جذبات واحساسات کو آسودہ کر کے راحت بخشتے ہیں۔ واقعتاً" ان کی شاعری کا وصف موضوعات کا تنوع اور جدت پسندی ہے۔

اخلاق ومحبت کے پیکر علیم طاہر میں بے پناہ اپنائیت گفتگو میں نرمی اور گھلاوٹ ہوتی ہے۔ یہ جہاں بھی ہوتے ہیں جان انجمن بن کر رہتے ہیں۔ نہایت خلیق وضع دار اور ایک علم دوست ہیں۔

کہتے ہیں کہ شاعری کا خمیر عشق ومحبت سے اٹھا ہے۔ ہمارے اکثر شعراء نے خالص عشقیہ اور جذباتی شاعری کو اپنی زندگی کا محور بنایا ہے۔

مجنوں گورکھپوری کے قول کے مطابق جمالیات ہی فلسفہ ہے۔ ان کی غزلیہ شاعری میں عشق ومحبت اور درد کے جذبات کا خوبصورت اظہار ملتا ہے۔ اس ضمن میں یہاں ہم موصوف کے چند اشعار نوٹ کرتے ہیں۔

تیری آنکھیں داستان عشق کا روشن ثبوت
خوبصورت شخصیت کا سر بہ سر چھرا لباس
لاش کمرے سے میری نکالی گئی
چھوڑ کر عشق بستر پہ روتا رہا
تیرے بستر پہ عقیدت کے رکھے لب پہلے
پھر کلائی میں ترے عشق کا دھاگا باندھا
عشق آنکھوں سے سجا لینے سے کیا ہوتا ہے
عشق کرنا ہے اگر روح کے اندر بھی تو ہو

ان کے کلام میں الفاظ کی چاشنی اور خیال کی پہنائی قابل ذکر ہے، یہ شعر دیکھئے جس میں اسلوب کی لطافت فکر کی گہرائی اور اظہار کی ندرت قابل لحاظ ہے

ہیرے جیسے تیرے دل کا ایک تعارف ہے
پاک چمکتے دودھ کے جیسے دھلے دھلے الفاظ

علیم نے اپنی شاعری کو بار بار سنوارا اور نکھارا اور خوب سے خوب تر کی کوشش کی ہے اور فکر کی سنجیدگی کے ساتھ اپنے فن کو صحیح طور پر برتنے کا ہنر پیش کیا ہے۔ ان کے رومانی اشعار میں ہم نے لطافت خیال ندرت ادا صفائی اور برجستگی کے عناصر دیکھے ہیں۔ اس بلند نگاہ شاعر کے ہاں ہم نے جابجا ہجر ووصال کے مناظر یوں دیکھے ہیں:

ہریالی سے رنگ برنگے پنچھی نغمے گاتے ہیں

تیری جدائی کا ہر لمحہ مجھ میں روتا جاتا ہے
لوبانوں کی خوشبو جیسی مہکے تیری یاد
دھڑکن دھڑکن سلگ رہا ہے مدھم سا احساس
واٹس ایپ پر ترا میسج بھی نہیں آتا ہے
تجھ کو میں کال لگاتے ہوئے تھک جاتا ہوں
اور پھر یہاں محبوب کے وصال کا منظر دیکھیں
جھیلوں سی آنکھوں سے چھلکے سرگم سا احساس
تم آئے تو خوشی بنا ہے ہر غم سا احساس

تھام لیتا ہے ترا ہاتھ مرے ہاتھوں کو
جب کوئی وقت کبھی مجھ پہ کڑا رہتا ہے

علیم طاہر ایک شگفتہ مزاج شاعر ہیں۔ ان کے سینے میں ایک بیدار دل دھڑکتا ہے جو ہر پل نشاط وکیف سے لبریز رہتا ہے۔ عصری ذائقے کے حوالے سے اگر ہم بات کرتے ہیں تو ان کے اشعار حسی پیکروں سے عبارت ہیں۔

ان کے ہاں غزل اپنی دلکشی دل ربائی اور حسن وجمال کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ شاعر کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ اس کی شاعری میں سہل ممتنع کے اشعار پائے جائیں۔ بالکل مانوس الفاظ میں سادگی اور صفائی سے ہر فکر کو ڈھالا جائے۔ علیم صاحب نے اپنی شاعری کے ذریعے فکر وفن کو نئی جہتوں اور نئی سمتوں سے آشنا کیا جبھی تو ان کے اشعار میں ان کی فکری جولانیاں پوری تابناکیوں سے ابھرتی نظر آتی ہیں۔ یہ اشعار ملاحظہ ہوں:

مجھ کو محبوبہ سے ملنے چاند پہ جانا ہے
میں ستا ہوں پھر بھی دیکھوں مہنگے مہنگے خواب
وہ اک آواز کیا اتری ہے مجھ میں
میں سر سے پا ہوا پورا اجالا

موصوف کی شاعری میں اس طرح کے untold thoughts اکثر اشعار میں مل جائیں گے جو ہمیں نئے ذائقوں سے روبرو کرتے ہیں۔ طاہر نے کئی اصطلاحات اور استعارات کو اپنے کمال مہارت سے شاعری میں برتا ہے۔ ان کے ہاں لفظیات کی بنت آہنگ واسلوب کی انفرادیت قاری کو متاثر کرتی ہے اور معنوی جہات اور لفظوں کے تصرف دونوں لحاظ سے اشعار کی اثر آفرینی دلوں کو چھو لیتی ہے۔ یہاں ہم ان کے چند اشعار نذر قارئین کرتے ہیں جو ہمارے اس خیال کی تصویب کرتے ہیں:

دنیا چھوٹے گی سب سے رکھنا بس یہ دھیان
میزبان ہے یہ قدرت ہر کوئی مہمان
بے چینی سے باہر آ دکھ سارے تو بھول
من کی آنکھ سے کر درشن طاہر خدا مہان

معروف شاعر ندا فاضلی نے دنیا کو یوں اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا

دنیا جسے کہتے ہیں جادو کا کھلونا ہے
مل جائے تو مٹی ہے کھو جائے تو سونا ہے

اور علیم طاہر کہتے ہیں

اصلی ہیرے جیسے لگے کانچ کے چم چم ٹکڑے سی
پرت پرت بدلے ہے مکھوٹا کتنی نقلی دنیا ہے
گرگٹ جیسی رنگ بدلتی چھوٹی ہوئی یہ فطرت سی
ریشم جیسا رکھے لہجہ لیکن باغی دنیا ہے

علیم طاہر اپنے اعلی افکار گہرے جذبوں اور زندگی کی صداقتوں کا بھرپور احساس دلاتے اور اپنے جذبات واحساسات کا بیان نہایت مہذب اور متین انداز میں اس طرح کرتے ہیں

زندگانی کا ہر اک کام محبت سے کیا
پھر محبت کو سرعام محبت سے کیا
اب بھی ملتے ہیں مگر مل کے بھی ملتے ہی نہیں
کاش! آجائے وہ پہلی سی ملاقات کا سکھ

ان کے ہاں غزل کے بدلتے ہوئے رجحانات بڑی شدت سے محسوس کئے جاسکتے ہیں۔ غرض اس طرح علیم طاہر کے کلام کا اگر ہم گہرائی سے مطالعہ کرتے ہیں تو گنجینہء معانی کے کئی در وا ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

یورپ میں خواتین کا افسانہ
(ہجرت کے حوالے سے)

• ڈاکٹر شجاعت علی، اورنگ آباد، مہاراشٹر

میرے Ph.D. کے مقالے "جدید اردو افسانے میں ترک وطن اور ہجرت کے مسائل" کا ایک چاپٹر

طاق پر جزدان میں لپٹی دعائیں رہ گئیں
چل دیئے بیٹے سفر پر گھر میں مائیں رہ گئیں

جدید اردو افسانے میں ہجرت کے موضوع کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اسکے پس منظر میں نہ صرف ۱۹۴۷ء کی ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ہونے والی نقل مکانی بلکہ بین الاقوامی سطح پر ہونے والی ہجرتوں کا احاطہ یوروپ کی خواتین افسانہ نگاروں نے بھی کیا ہے۔

ان جدید خواتین افسانہ نگاروں نے ملک میں ہونے والی تہذیبی اور تاریخی تبدیلیوں کا احساس شدت سے کیا۔ اور سیاسی اور تہذیبی روایتوں کے ٹوٹنے کا درد جن افسانوں میں درآیا ان تخلیقات کا تذکرہ اس مقالے کا موضوع ہے۔

ہندوستانی عوام نے مشترکہ انسانی تہذیب کا خواب بُنا تھا۔ وہ تہذیب کو تقسیم کرنے کے قائل نہ تھے۔ لیکن تقسیم ہند نے انسانی تاریخ کی ایسی ہجرت کا مشاہدہ کیا جو انہوں نے کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا۔ مگر انسانی جسم سماجی، معاشی، اخلاقی اور سیاسی ڈھانچوں کے بکھراؤ کو قبول بھی کرتا ہے اور رد بھی اس کے اپنے پیمانے ہیں، اس کے اپنے میزان ہیں، اسی لیے شاید یہودی نوبل انعام یافتہ ادیب نے کہا تھا۔ "بے جڑ کردار (up-root) ادب کا موضوع نہیں بن سکتے۔"

جان اسپنگر

یوروپ میں مقیم خواتین کی زیادہ تر کہانیاں احساسات و تجربات سے مملو ہیں جس میں انہوں نے اپنے مشاہدے اور تجربے سے ہجرت وبے زمینی کے کرب کو اجاگر کیا۔ یہ آج کے دور کا عالمگیر (phenomina) ہے۔

ترکِ وطن یا ہجرت کا مرحلہ ایک المیہ سے کم نہیں ہوتا کیوں کہ ہجرت یا ترک وطنی کے ساتھ بے جڑ (uproot) ہونے کا احساس ذہن کو چوکے لگاتا رہتا ہے۔

ترکِ وطن دراصل پانے سے زیادہ کھونے کا عمل ہے۔ اسی لیے مولانا ابوالکلام آزاد نے جامع مسجد کی سیڑھیوں سے مسلمانانِ دلی کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا۔

"یہ فرار کی زندگی جو تم نے ہجرت کے مقدس نام پر اختیار کی ہے اس پر غور کرو، اپنے دلوں کو مضبوط بناؤ اور اپنے دماغوں کو سوچنے پر مجبور کرو اور پھر دیکھو کہ تمہارے یہ فیصلے کتنے عاجلانہ ہیں۔ آخر کہاں جارہے ہو؟ اور کیوں جارہے ہو؟"

(مشمولہ ایوان اردو، دسمبر 1988ء)

مگر تقسیم ہند کی اتھل پتھل نے مولانا آزاد کی اس پکار کو نظر انداز کر دیا۔ تقسیم ہند کے نتیجے میں تقریباً ایک کروڑ لوگوں نے ہجرت کے مراحل طئے کئے۔ ہندوستان اور پاکستان کے لوگوں نے کیا کھویا اور کیا پایا؟ اس کا حساب وقت نے آج تک نہیں کیا۔ مگر فنکاروں نے اس واقعہ کو فن پاروں کے ذریعہ صفِ قرطاس پر بکھیر دیا۔

مشہور ادیبہ عصمت چغتائی نے "جڑیں" اس افسانے میں مرکزی کردار 'اماں' سے جو جملہ کہلوایا وہ تاریخی ہے۔

"وطن نہ ہوا پیر کی جوتی ہوگئی۔ ذرا تنگ ہوئی پھینکی دوسری لے لی۔"

تقسیم ہندوپاک سے غیر مطمئن لوگ ہجرت کر کے برطانیہ اور یوروپ کے دوسرے ممالک منتقل ہوگئے۔ لیکن جن لوگوں نے اپنے ملک، اپنی قوم اور اپنے رشتوں کو پیچھے چھوڑ کر ایک نئی دنیا، ایک نئے ماحول اور نئی بلکہ اجنبی زبان اور اجنبی سرزمین پر قدم رکھا تو انہوں نے اپنی شناخت کے لئے اپنی مادری زبان میں ادب تخلیق کرنا شروع کیا، تب تاریخ میں پہلی مرتبہ اردو افسانہ ایسے ممالک میں لکھا جانے لگا جن کی ثقافت اور تہذیب کا مزاج ہندوپاک سے بالکل مختلف تھا۔

اردو ادب میں گذشتہ دہائیوں کے درمیان ایک نئے پہلو کا اضافہ ہوا، اردو کی نئی بستیوں میں تخلیق ہونے والے اردو ادب کی طرف ہے جسے ہم ہجرت یا مہجری ادب کہہ سکتے ہیں۔ ان میں شاعری سے زیادہ افسانوں میں ہجرت کا کرب نمایاں ہے۔ وہی اس مضمون کا موضوع ہے۔ ان افسانوں کی فضاء بالکل نئی ہے، لکھنے والوں کا لہجہ مادری زبانوں سے متاثر نظر آتا ہے۔ خاص طور سے خواتین افسانہ نگاران سے زیادہ متاثر ہیں۔ ایک طرف ان کے لیے مغربی زندگی کی خوشیاں، مسرتیں، آرائشیں ہیں، جو انہیں اپنی طرف راغب کرتی ہیں۔ دوسری طرف مشرق کی پائیداری، کوئل کی کوک، لوک گیت، کھیت کھلیان ہیں جو ان کی آنکھوں میں محرومیاں بھر دیتے ہیں۔

نئے راستے، نئے رشتے، نئے مشاغل کو وہ آہستہ آہستہ گلے لگاتے ہیں اور وہ نئی سرزمین ان کے پاؤں کی زنجیر بن جاتی ہے اور ان کے وطن واپس ہونے کی خواہش آہستہ آہستہ دم توڑ دیتی ہے۔ تارکینِ وطن کی زندگی ہمیشہ حالات کے رحم وکرم پر ہوتی ہے۔ اگر اس کے ملک کے معاشی وسیاسی حالات تبدیل ہوجائیں تو ان تارکینِ وطن کی بقاء بھی خطرے میں آجاتی ہے۔

اس مقالے میں انہیں مہاجر پرندوں کی مجبوریاں رقم ہیں۔ جہاں ان کا غم وملال کہیں آنسو بن کر چمکتا ہے۔ کہیں بارش کا قطرہ بن کر مسکراتا ہے۔ بادل انہیں محرومی کا احساس دلاتے ہیں، یہ مہاجر خواتین افسانہ نگار، بہت جذباتی انداز میں ہمارے دل کے تاروں کو چھیڑتی ہیں۔ کورے کاغذ پر دلکش تصاویر اتارتی ہیں، کبھی روتے ہیں تو کبھی رُلاتے ہیں۔ یہ مہاجر ادیب ایک شہر ایک ملک چھوڑ کر اپنے دل کے اندر جہاں آباد کر لیتے ہیں۔ اپنی ذات کا عرفان انہیں خود سے کبھی اجنبی تو کبھی آشنا بنا دیتا ہے۔ اور ایسے میں کوئی ان کا ہمدم ورفیق ہے تو وہ ہے ان کا قلم۔ دل کی پکار ان سے وہ کہانیاں لکھاتی ہیں جو ہجرت کے کرب سے آشنا ہوتی ہیں۔

جرمنی کی ایسی ہی ایک خاتون افسانہ نگار ہیں نعیمہ ضیاء الدین، جن کے تعلق سے کینیڈا کے خالد سہیل نے لکھا کہ

"نعیمہ ضیاء الدین مہاجر ادیبوں کے اس قافلہ کی مسافر ہیں جن کی دو زبانوں، دو تہذیبوں، دو ثقافتوں اور دو معاشروں میں رہنے کے تجربے نے ان کے داخل کی تیسری آنکھ کھول دی ہے، یہ تیسری آنکھ انہیں انسانی روح کی گہرائیوں میں اترنے میں مددیتی ہے۔"

(منفرد۔ بیاٹ فلیپ)

"مہجور" پنجاب کے ایک گاؤں کے دیہاتی شخص جوگندر ناتھ پال کے پنجاب سے جرمنی ہجرت کی کہانی ہے۔ جرمنی میں اسے تارکین وطن کے ریوڑ میں شامل ہو کر گندے قسم کے کام کرنے پڑے۔

وطن میں محبوبہ دوسرے کی شریک حیات بن گئی، ماں نے اسے تنہا چھوڑ دیا اور وہ دل میں ہجرت کے داغ سموئے جیتا رہا۔ کوئی محلول ان داغوں کو دل سے دھو نہ سکا اور نہ ہی اس میں اتنا حوصلہ پیدا ہوسکا کہ وہ اپنے دل کے ان داغوں کو کھرچ سکے۔ جب ایک سفر کے لئے وہ کیاب (cab) طلب کرتا ہے تب ایک ایشیائی نوجوان سے اس کی ملاقات ہوتی ہے وہ نوجوان cab ڈرائیور بھی ایک مہاجر ہے۔ رسمی تعارف کے بعد جوگندر ناتھ پال اسے مشورہ دیتا ہے۔

"جب تمہارے پاس کچھ رقم پس انداز ہوجائے تم وطن میں جا کر کوئی چھوٹا موٹا کاروبار کرنے کے قابل ہوجاؤ تو وطن فوراً واپس چلے جانا۔ ورنہ ہجرت کے، محبت کے، سفاک اور ظالم تنہائی کے گہرے داغ ہروقت ڈستے رہیں گے۔

(منفرد افسانوی مجموعہ)

"آپ کو تو اس کا تجربہ ہے۔" وہ ایشیائی بولا۔

"یہاں رقم کمانا، کس قدر دشوار ہے عمر نکل جاتی ہے۔ تب کہیں جا کچھ روپیہ جمع ہوجاتا ہے۔ اور پس انداز کرنے کے چکر میں لہو جلانا پڑتا ہے۔" کس قدر اداسی اور بے چارگی تھی اس کے چہرے پر۔!

ترکِ وطن میں واپسی ممکن ہے، ہجرت میں واپسی کی گنجائش نہیں اور پھر وقت کی حکمرانی سے کون بچا ہے؟

اس افسانے میں نعیمہ ضیاء الدین نے جو کچھ کہنا چاہا وہ کرداروں کے ذریعہ کہہ دیا۔ اپنی فکر کو پیش کرنے سے گریز کیا۔ اس لئے "مہجور" جوگندر ناتھ پال کی کہانی نہیں یہ ہر اس مہاجر کی کہانی بن جاتی ہے جو مہاجر ہے۔

صفیہ صدیقی کے دو افسانوی مجموعے "پہلی نسل کا گناہ" اور "چاند کی تلاش" شائع ہو چکے ہیں۔ ان کا آبائی وطن لکھنو ہے۔ تقسیم ہند کے بعد وہ پاکستان ہجرت کر گئیں اور شادی کے بعد لندن میں سکونت پذیر ہیں۔ ان کے افسانے بھی اسی غم کی روداد ہیں جس سے کسی مہاجر کو مفر نہیں۔

"پاگل شہر" کا مرکزی کردار پاکستان سے ہجرت کر کے لندن چلا گیا۔ اور برسوں وہیں مقیم رہا۔ اچھا کمانے کے بعد جب اس کے لڑکے لندن میں رچ بس گئے اور وہ خود ریٹائرمنٹ کی زندگی گذارنے لگا تب اسے وطن واپسی کی سوجھی۔ وہ پینتیس سال بعد مادر وطن کے دامن میں قلبی سکون کی تلاش میں واپس چلا آیا اور یہ بھول گیا کہ قلبی سکون یا توماں کے گود میں ملتا ہے یا گور میں۔ گود کی عمر تو گنوادی۔ گور کا سکون اس کے اپنے اعمال پر انحصار کرتا ہے۔!

وہ اپنے شہر کی ہر چیز سے پیار کرتا ہے۔ اور ہر خرابی کو گلے لگاتا ہے اسے کسی چیز سے کوئی شکایت نہ تھی اسے شکوہ شہر کے گھروں کے بڑے بڑے دروازوں سے تھا۔ "بھلا اتنی اونچی اونچی دیواریں بنانے کا کیا مقصد۔ غیر ملک میں ہم شیشے کے دروازے والے گھروں میں رہے۔ اور اپنے ملک میں اپنوں میں رہنے کے لیے اپنے گرد اتنے مضبوط حصار کھینچ رکھے ہیں۔"

(پاگل شہر۔ صفیہ صدیقی)

اور اس کا اعتماد اس وقت ٹوٹ کر چکنا چور ہوجاتا ہے جب اس کے ہم مذہب اس کے گھر میں ڈاکہ ڈالنے آدھمکتے ہیں اور کچھ نہ ملنے پر مرکزی کردار کو گولی مار دیتے ہیں۔ "میں اپنے وطن کے لیے جان دینا چاہتا تھا لیکن اس طرح تو نہیں۔"

یہ تھا "پاگل شہر" کے اس شہری کا انجام جو اپنے وطن کی یاد میں ان کے رنگین نقوش کو دل پر ثبت کرنے، آخری وقت اپنے ملک کی زیارت کرنے اپنی ہی تہذیب کو گلے لگانے آیا تھا۔ مگر اسے کیا معلوم تھا کہ اب اس کے ملک پر ڈاکوؤں کی حکمرانی ہے۔

اختر اورنیوی ادب میں مقصدیت کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔

"ادب کا بنیادی کام یہ ہے کہ زندگی کے راستے پر نئی روشنی ڈالے حیات کے سچے تجربوں سے موزوں نقش ابھارے۔"

(تحقیق وتنقید۔ اختر اورنیوی صفحہ ۱۷)

صفیہ صدیقی نے موزوں نقش ہی نہیں ابھارے بلکہ اتنے اثر انگیز نقش ہیں کہ سیدھے دل پر اثر انداز ہوجاتے ہیں۔

شاہدہ احمد برصغیر کی خواتین افسانہ نگاروں میں ایک اہم ومعتبر نام ہے۔ ان کی زیادہ تر کہانیاں یوروپ کے پس منظر میں لکھی گئی ہیں۔ ان کے کرداروں میں دکھ آفاقی ہیں۔ انسانی قدروں کی شکست کا نوحہ ان کے ہاں نمایاں ہے۔

شاہدہ احمد کی کہانی "بیرنگ چٹھی" اگلی نسل کے بہتر مستقبل کی خاطر یوروپ کا سفر کرنے والی اس لڑکی کی کہانی ہے جو آج خود ماں کے روپ میں اپنی بیٹی کے مستقبل سے ہراساں اور خوفزدہ ہے۔ وہ بیٹی جو اپنے وطن میں اپنی ماں کو اپنا انتظار کرتا دیکھ آپے سے باہر ہوجاتی۔ آج خود انتظار کے دیے جلائے دہلیز پر بیٹھ کر اپنی بیٹی کا انتظار کرتی ہے۔

اماں کو مغرب کی وہ کہانیاں سناتی ہے جو امید افزا ہیں۔ وطن کے نام بے ٹکٹ چٹھی کے وسیلے سے شاہدہ احمد نے مغرب کی ان سچائیوں کا تذکرہ کیا ہے جن سے فرار ممکن نہیں۔ مٹھی بھر دھوپ، نمک لگی کیریاں، سنترے کی شاخیں یادوں کا ایسا درپن جگاتی ہیں کہ خشک میوے سے بھری ٹوکریاں بھی شرما جائیں۔

ہجرت کا کرب شیریانوں میں خون کے ساتھ دوڑتا ہے۔ مگر لبوں پر "شکر الحمدللہ"، "سب ٹھیک ہے" کی جھوٹی گردان سے اپنے دل کو بہلانا مغرب کی مجبوری کے سودے ہیں۔ وطن کا کرب جملوں میں اس طرح ادا ہوتا ہے۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ گھر بدلنے سے دلی تعلقات اور دماغی سوچ بدل جائے۔ نئے ملک میں نئے رشتے قائم کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ حقیقی رشتوں کو رد کر دیا جائے۔"

(بیرنگ چٹھی، ہجرتوں کا بھنور)

سفر کی کوئی تو قیمت چکانی پڑتی ہے۔ بعض سفر ایسے ہوتے ہیں جن میں منزل کا پتہ ہوتا ہے اور بعض سفر انجانی راہوں پر چلتے رہنے کا نام ہے۔

مختصر افسانہ مکمل انسان کی مصوری کا نام نہیں بلکہ کسی ایک رُخ کو اجاگر کرنا افسانہ نگار کا کام ہوتا ہے۔ یہی کام شاہدہ احمد نے کیا اور اس میں مغرب کے ایک رُخ کو کامیابی سے دکھایا جس تجربہ سے وہ گزریں وہ فطری لگتا ہے۔ محترمہ محسنہ جیلانی BBC کے سامعین کے لیے ایک جانا پہچانا نام ہے۔ انہوں نے بھی ہجرت کے موضوع کو اپنے افسانوں میں برتا ہے۔

افسانہ "آخری ہجرت" اس ماں کی کہانی ہے جو تقسیم ہند کے بعد پاکستان ہجرت کر گئیں۔ اور بیٹا کراچی سے ہجرت کر کے لندن میں آبسا۔ مغرب میں اولاد کی پرورش کے لیے ماں کو "آیا" سمجھ کر لندن لے آیا اور ایک حادثہ میں جب وہ معذور ہوجاتی ہے تب بیٹا اور بہوا سے Old Age Home چھوڑ آتے ہیں۔

محسنہ جیلانی ریڈیو سے وابستہ رہیں اس لیے انہیں کہانی بُننے کا فن آتا ہے۔ وہ یہ بھی اچھی طرح جانتی ہیں کہ کب کہنا ہے اور کب خاموش رہنا ہے۔!

ان کی کہانی ایک ندی کی طرح بہتی ہے اور اپنے ساتھ اچھائیوں کے علاوہ برائیوں کو بھی بہالے جاتی ہے۔ وہ کسی رائے سے گریز کرتی ہیں۔ واقعہ شعوری طور پر ان کی ترجمانی کرنے لگتا ہے اور ایک کامیاب افسانہ یہی ہے۔

یہ کہانی ان خواتین افسانہ نگاروں کی رہی جنہوں نے ماضی کی یادوں کا بھاری بوجھ لیے مشرق سے مغرب کی طرف ہجرت کی۔ مختلف عوامل نے ہجرت کی طرف انہیں مائل کیا۔ مغرب کی چمکدار و اعلیٰ اقدار نے انہیں گلے لگایا۔ محرومی، مایوسی، خوف، استحصال سے انہوں نے اپنے آپ کو الگ کیا اور اپنی ایک نئی دنیا بسائی۔

ترکی مصور کے اس قول پر میں اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں۔

Gonduz Golomu In my country I lost everything. In America I am reborn.

☆☆☆

معذرت

• امیر مہدی
برمنگھم، برطانیہ

اس سیہ رات کی بڑھتی ہوئی تاریکی میں
زلف بر دوش تُو آئی ہے تو کیا آئی ہے
زندگی جینے کا اب میں نے ہنر سیکھ لیا
اب نہیں مجھ کو ملالِ شبِ تنہائی ہے

تھک کے سویا ہے کسی طاق پہ بیتا ہوا کل
ایسا سویا ہے جگاؤں تو جگائے نہ بنے
حرف کرتی ہیں نہ راتیں نہ سخن کرتے ہیں دن
بات بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہ بنے

وقت کی دھند میں دھندلا گئے یادوں کے نقوش
اب کہ تجدیدِ وفا کی کوئی صورت بھی نہیں
خواہشِ لمس کُجا وصل کا ارمان کُجا
اب اِن آنکھوں میں تری دید کی حسرت بھی نہیں

میں جو چاہوں بھی گیا وقت نہیں لوٹے گا
تو جو چاہے بھی تو تُو وہ نہیں ہوسکتی ہے
پوچھ لے آنکھوں سے آنسو تری آنکھوں کی نمی
گردِ ایّام کے دھبے نہیں دھو سکتی ہے

ہم جہاں بچھڑے تھے اس موڑ سے چلتے چلتے
مختلف سمتوں میں اب دور نکل آئے ہیں
عشق تو عشق ہے، اس عشق کی یادیں بھی نہیں
منزلیں بدلیں تو رستے بھی بدل آئے ہیں

☆☆☆

غزل

• ضیا تقوی، لکھنؤ، انڈیا

وہ سبھی کشمکشِ زر سے ابھر آئے ہیں
جو ہمیں شہرِ خموشاں میں نظر آئے ہیں
آپ کی یاد کے آنسو ہیں بہشتی موتی
زہے قسمت مرے حصّے یہ گہر آئے ہیں
روح کی پیاس بجھی، دل کو سکوں ملنے لگا
معجزے یہ بھی محبت میں نظر آئے ہیں
خوف کھاتے نہیں طوفان کی طغیانی سے
وہ جو اس بحرِ محبت میں اتر آئے ہیں
لوگ خوش ہو کے چلے آتے ہیں واپس لیکن
ہم ترے شہر سے بادیدۂ تر آئے ہیں
ان کے ہی نقشِ قدم چوم گی بے شک دنیا
حق کی تائید میں نیزے پہ جو سر آئے ہیں
اب وہاں جاہ وحَشم ہے نہ حکومت کا غرور
ہاتھ کٹوا کے جہاں اہلِ ہنر آئے ہیں
پارسائی انھیں دیتی ہے صلہ توبہ کا
کج روی چھوڑ کے جو سیدھی ڈگر آئے ہیں
دل کیا نذر تو پھر جان بھی دینا تھی ضیا
آپ کیوں چھوڑ کے معشوق کا در آئے ہیں

☆☆☆

غزل

• عمران راقم

اپنے ہوئے نہیں کہ پرائے بھی ہو گئے
دشمن ہمارے عشق کے سائے بھی ہو گئے
اب تک ہمارا حال بھی پوچھا نہیں گیا
برسوں ترے دیار سے آئے بھی ہو گئے
ماتھے پہ میرے آئی نہ اک بار بھی شکن
سو بار تیرے ناز اٹھائے بھی ہو گئے
حاصل حیات میں نہ کوئی تجربہ ہوا
سو سال زندگی کے بتائے بھی ہو گئے
ردعمل بتانے سے قاصر ہیں اب بھی وہ
پہروں جنوں کے قصے سنائے بھی ہو گء
ہم نے تو انکے ظلم پہ اک آف بھی کی نہیں
برسوں جگر کے درد چھپائے بھی ہو گئے
راقم وفا کا مجھ کو نہ اب تک صلہ ملا
دل ان سے سالوں سال لگائے بھی ہو گئے

آپ بیتی

• قتیل شفائی

میرے خوابوں کے شبستاں میں اجالا نہ کرو
کہ بہت دور سویرا نظر آتا ہے مجھے
چھپ گئے ہیں مری نظروں سے خدوخال حیات
ہر طرف ابر گھنیرا نظر آتا ہے مجھے
چاند تارے تو کہاں اب کوئی جگنو بھی نہیں
کتنا شفاف اندھیرا نظر آتا ہے مجھے

کوئی تابندہ کرن یوں مرے دل پر لپکی
جیسے سوئے ہوئے مظلوم پہ تلوار اٹھے
کسی نغمے کی صدا گونج کے یوں تھرائی
جیسے ٹوٹی ہوئی پازیب سے جھنکار اٹھے
میں نے پلکوں کو اٹھایا بھی تو آنسو پائے
مجھ سے اب خاک جوانی کا کوئی بار اٹھے

تم نے راتوں میں ستارے تو ٹٹولے ہوں گے
میں نے راتوں میں اندھیرے ہی اندھیرے دیکھے
تم نے خوابوں کے پرستاں تو سجائے ہوں گے
میں نے ماحول کے شب رنگ پھریرے دیکھے
تم نے اک تار کی جھنکار تو سن لی ہوگی
میں نے گیتوں میں اداسی کے بسیرے دیکھے

مرے غم خوار مرے دوست تمہیں کیا معلوم
زندگی موت کے مانند گزاری میں نے
ایک بگڑی ہوئی صورت کے سوا کچھ بھی نہ تھا
جب بھی حالات کی تصویر اتاری میں نے
کسی افلاک نشیں نے مجھے دھتکار دیا
جب بھی روکی ہے مقدر کی سواری میں نے
مرے غم خوار مرے دوست تمہیں کیا معلوم!

روزنامہ

بہار ووٹر لسٹ، سپریم کورٹ کا تیقن

بہار میں ووٹر لسٹ پر خصوصی نظرثانی کے عمل کے تعلق سے اپوزیشن کے اندیشوں کے دوران سپریم کورٹ نے واضح تیقن دیا ہے کہ اگر یہ واضح ہوجائے کہ یہ کام غیر قانونی طریقہ سے کیا گیا ہے تو اسے ماہ ستمبر تک بھی کالعدم قرار دیا جاسکتا ہے۔ سپریم کورٹ میں اس مسئلہ پر سماعت ہوئی۔ اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے عدالت میں موثر پیروی کی گئی ہے۔ معزز عدالت نے دلائل کی سماعت کرنے کے بعد یہ واضح کردیا کہ قانون کے خلاف کوئی کارروائی قبول نہیں کی جائے گی۔ عدالت کا یہ تبصرہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اپوزیشن کیلئے طمانیت کا باعث بھی ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے مسلسل الزام عائد کیا جارہا ہے کہ الیکشن کمیشن اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے عوام کی شہریت کے تعلق سے سوال کررہا ہے اور ان سے دستاویزات طلب کئے جارہے ہیں جبکہ کمیشن کا ذمہ یہی ہے کہ وہ صرف ووٹر کی شناخت کا تعین کرے۔ شہریت کا مسئلہ الیکشن کمیشن کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔ یہ طئے کرنا مرکزی حکومت اور خاص طور پر وزارت داخلہ کا ذمہ ہے۔ عدالت نے اس بات کو قبول کیا کہ شہریت کا تعین کرنا مرکزی حکومت کا ذمہ ہے تاہم یہ یقینی بنانا کہ کوئی غیر ہندوستانی ووٹر لسٹ میں جگہ حاصل نہ کرپائے یہ طئے کرنا الیکشن کمیشن کا کام ہے۔ اس موقع پر سینئر وکیل ابھیشیک مانو سنگھوی نے کہا کہ یقینی طور پر یہ طئے کرنا الیکشن کمیشن کا کام ہے لیکن جو لوگ پہلے ہی سے ووٹر لسٹ میں موجود ہیں ان کے تعلق سے کمیشن کس طرح سے فیصلہ کرسکتا ہے؟۔ جس طرح سے اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے اعتراضات کئے جارہے ہیں اور جس طرح سے الیکشن کمیشن نے لگاتار اپنے ایجنڈہ کو آگے بڑھایا ہے اور کسی کی تجاویز یا شکایات کو خاطر میں نہیں لایا ہے اس کو دیکھتے ہوئے یقینی طور پر عوام کے ذہنوں میں اندیشے پیدا ہونے لگے تھے۔ یہ اندیشے صرف بہار کے عوام تک بھی محدود نہیں تھے بلکہ یہ اندیشے سارے ملک میں پیدا ہونے لگے تھے کیونکہ الیکشن کمیشن نے سارے ملک میں ووٹر لسٹ پر خصوصی نظرثانی کرنے کے ارادوں کا بھی اظہار کردیا ہے۔ اس وجہ سے عوام میں تشویش تھی۔

اب جبکہ ملک کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ نے یہ واضح کردیا ہے کہ اگر یہ کام غیر قانونی طور پر کیا گیا ہے تو اس کو ماہ ستمبر تک بھی کالعدم قرار دیا جاسکتا ہے تو ایک اطمینان کی لہر پیدا ہوئی ہے۔ یہ طمانیت پیدا ہوئی ہے کہ اگر الیکشن کمیشن کوئی کام غیر قانونی طور پر یا غیر مجاز طور پر کرتا ہے تو عدالت اسے کالعدم کردے گی۔ الیکشن کمیشن جو کچھ بھی اقدامات کررہا ہے اس کو عدالت میں چیلنج کیا جاسکتا ہے اور کمیشن کو پھر سپریم کورٹ میں اپنے اقدامات کی قانونی نوعیت اور اس کا جواز پیش کرنا ہوگا۔ کمیشن جس طرح اپوزیشن جماعتوں کی شکایات کو نظرانداز کررہا ہے یا انہیں خاطر میں لانے تیار نہیں ہے اور کوئی ذمہ داری قبول نہیں کررہا تو اس کا یہ طرز عمل عدالت میں قابل قبول نہیں ہوگا۔ عدالت تو ساری تفصیل' سارا ڈیٹا اور قانونی جواز کمیشن سے طلب کرے گی۔ کمیشن عدالت کو جواب دینے اور عدالتی احکام کی تعمیل کرنے کا پابند ہوگا۔ اس صورتحال میں ملک کے عوام کیلئے ایک اچھی اطلاع ضرور کہی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ اپوزیشن جماعتوں کیلئے بھی ایک ڈھارس کی بات ہے کہ وہ کمیشن کے خلاف عدالت سے رجوع ہوسکتے ہیں اور جو شکایات کمیشن خاطر میں لانے تیار نہیں ہے ان کی تفصیل عدالت کے علم میں لائی جاسکتی ہے اور عدالت کے ذریعہ کمیشن سے جواب طلب کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح اب الیکشن کمیشن کے اقدامات کے تعلق سے جو اندیشے پیدا ہوگئے تھے اور جو تشویش لاحق ہوگئی تھی وہ صورتحال فی الحال دور ہوتی نظر آنے لگی ہے۔

جہاں تک الیکشن کمیشن کا سوال ہے تو اسے اپنی دستوری اور قانونی ذمہ داریوں اور اپنے حدود کا تعین کرلینا چاہئے۔ حکومت یا پھر کسی اور کے دباؤ میں کام کرنے کی بجائے دستوری اور قانونی دائرہ میں رہتے ہوئے کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ کمیشن کی جو ساکھ حالیہ عرصہ میں متاثر ہوئی ہے اسے بہتر بنایا جاسکے اور ملک میں جمہوری اور انتخابی نظام پر پیدا ہونے والے شبہات کو دور کیا جاسکے۔ کمیشن کو اپنے اقدامات کا ازسرنو جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اسے یہ حقیقت تسلیم کرنی چاہیئے کہ اپوزیشن کو نظرانداز کرنے کا طریقہ عدالتوں میں کارگر ثابت نہیں ہوسکتا۔ کمیشن کی متاثر ہوتی شبیہ کو خود کمیشن ہی اپنے اقدامات سے بہتر بنا سکتا ہے۔ ■■

غزہ میں حماس کی مقبولیت برقرار

غیاث الدین دھام پوری

آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں بارش کے باوجود غزہ سے اظہار یکجہتی اور انسانیت کے عنوان سے ہزاروں لوگ سڑکوں پر امڈ آئے، اور شریک احتجاج نے امریکہ اور اسرائیل کے خلاف نعرے بازی اور ترسیل امداد کا مطالبہ کیا، حتی کی ہم سب فلسطینی ہیں کے نعرے بھی لگائے۔ واضح ہو کہ آشٹریلیا میں اسلام ایک اقلیتی مذہب ہے۔ اس کے باوجود غزہ کے حق میں احتجاج عربوں کی غیرت کو للکار رہا ہے۔ عرب ممالک میں اب اتنی جرات نہیں کہ وہ عمل یا میدان جنگ میں اسرائیل سے دو دو ہاتھ کرسکیں؟ بلکہ صہیونیوں سے سازباز کرکے اپنے ہی بھائیوں کو غیر مسلح کرنے کی تدبیریں اور جھوٹے مذمتی بیانیہ جاری کرکے علاوہ درپردہ طور پر اسرائیل کے نرمی اور خیر سگالی کے جذبات اور قبلہ اول کی آزادی کو سبوتاژ کرنے کی سازش کے ذریعے غزہ کے مظلوم مسلمانون کے زخموں پر نمک پاشی کرتے رہتے ہیں، زبانی مذمت اور غزہ کے معصوم ومقہور مسلمانوں کی نسل کشی پر جرا تمندانہ کردار ادا کرنے کے بجائے مگرمچھ کے آنسو بہانے کے سوا کچھ کرتے، 57 اسلامی ممالک کے حکمراں امریکی سامراج کے آشیرواد سے اسرائیل کے سہولت کاری اور غزہ جنگ میں حماس کے بجائے اسرائیل کے ساتھ کھڑے ہیں جس کی جتنی بھی مذمت کیجائے وہ کم ہے۔ البتہ کبھی کبھی یو اے ای، قطر اور ترکی سے تو احتجاج کی آواز آجاتی ہے مگر اردن اور مصر میں احتجاج کی بھی اجازت نہیں۔ البتہ تیونس، مراکش اور الجزائر میں برابر احتجاج ہوتا رہتا ہے۔ مجموعی طور سے اہل غزہ نے اس جنگ میں یہ تو دیکھ ہی لیا کہ کون اپنا ہے اور کون غدار؟ مگر اسی کے ساتھ ایک خوش کن خبر یہ ہے الٹرا فلسطین کے تازہ سروے سے معلوم ہوا ہے کہ حماس کی غزہ میں مقبولیت میں اب تک کوئی کمی نہیں آئی ہے، غزہ میں اب بھی مائیں اپنے بچوں کو لڑکر شہید ہونے کی ترغیب دے رہی ہیں، اسرائیل کو یہ سمجھ تو آہی گئی ہوگی؟ کہ حماس کو ختم کرنا ممکن نہیں؟ نیز دو دو غلے دوست یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے ہیں کہ ماؤں سے ان کے جگر گوشے چھین لینے اور بھوک سے تڑپتے بچوں کی ویڈیو وائرل کرنے کے باوجود ہم کچھ بھی حاصل نہ کرسکے۔ اس لئے کہ اب وہ اپنے ہی بھائیوں عربوں کو درمیان میں لاکر مزاحمت کے قلعے میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کررہے ہیں کہ بے حس عربوں ذریعے ان کو جھکایا اور توڑا جائے، لہٰذا 27، ممالک جن میں قطر سعودی عرب اور مصر شامل ہیں فرانس کی میزبانی میں ایک کانفرس میں شامل رہے، اور اپنے دیرینہ یاروں سے مرعوب ہوکر حماس سے کہ ڈالا کہ وہ ہتھیار ڈالدیں، تاکہ فلسطینی ریاست کے قیام کا راستہ ہموار ہوسکے۔ ان ممالک نے سات اکتوبر کے حملے کی مزمت بھی کی۔ لیکن ان ناخلف کو یہ علم نہیں کہ اہل غزہ اپنے ریت سے بھی قلعے تعمیر کرلیتے ہیں، حالات نے فلسطینیوں کو سکھادیا ہے کہ باہر سے اب کوئی مسیحا نہیں آنے والا، جو کرنا ہے خود ہی کرنا ہے، نتیجتاً مزاحمت اب دوبدو مقابلے میں تبدیل ہوچکی ہے، اب مزید اسرائیلی فوجی گرفتار کرنے کی پلاننگ کی جارہی ہے۔ یہ سب کچھ اس وقت ہورہا ہے جب عرب صلح کے پرچم لہراکر اور گوروں کی گود میں بیٹھ کر خصیہ برداری میں لگے ہوئے ہیں۔ فلسطینیوں کے ساتھ یکجہتی ان کی نصرت مدد واحسان نہیں بلکہ یہ انسانیت کا تقاضا، اسلامی غیرت کا امتحان اور دینی وشرعی فریضہ ہے۔ اب ذرا ترجمان حماس ابوعبیدہ کے دل کو جھنجھوڑنے والے الفاظ (جو امت مسلمہ کے ہر طبقے سے متعلق ہیں) ملاحظہ فرمائیں' امت مسلمہ اور عرب دنیا کے جماعتوں، علمائے کرام اور مبلغین'' تم سب خدا کے حضو ہمارے مخالف ہو، تم ہر اس یتیم، بیوہ، بے گھر، زخمی، دکھی اور بھوکے مسلمانوں کے بھی مخالف ہو، جس کو تم نے اپنی خاموشی کے ذریعے تنہا چھوڑ دیا۔ تمہاری گردنوں پر دسیوں ہزار معصوموں کا بوجھ ہے، جنہیں تم نے مدد سے محروم کردیا، جب تاریخ لکھی جائی گی تو یہ بھی لکھا جائے گا کہ تم ہمارے ساتھ نہ تھے؟ پس تم ہمارے ساتھ رب کے دربار میں ہمارے مخالف ٹھہروں گے؟ غزہ کی آواز اور تمہاری خاموشی خیانت ہے، تم ہمارے خلاف ہو، پورا غزہ زیر بمباری ہے اور غزہ بھوک سے تڑپ تڑپ کر زندگی کی سانسیں ہار رہا ہے۔'' اور فخرالامۃ، قائد طوفان الاقصی، شہید القدس، عظیم مجاہد یحی سنوار مرحوم قوم وملک کیلئے شہید ہوگئے مگر جاتے جاتے کہ گئے کہ'' اگر میں گر جاؤں تو تم میرے ساتھ مت گر جانا بلکہ میرے ہاتھ سے پرچم اٹھالینا جو کسی بھی دن زمین پر نہیں رہا، اور میرے لہو سے ایک پل تیار کرنا جو اس طاقتور نسل کی راہ گزر بنے جو ہماری راکھ سے پیدا ہوگی، اور جب طوفان دوبارہ برپا ہو تو اور میں تمہارے درمیان نہ رہوں تو سمجھ لینا کہ میں آزادی کی راہ کا پہلا قطرہ تھا، اور میں اس لئے زندہ رہا تاکہ تمہیں سفر کی تکمیل کرتے دیکھوں، صہیونیوں کے حلق کا کانٹا بنے رہو، ایسا طوفان بن جاؤ جو پلٹنا نہیں جانتا ہو اور اس وقت تک پرسکون نہ رہو جب تک دنیا یہ نہ جان لے کہ ہم حق والے ہیں، ہم خبروں میں درج کرنے والی گنتیاں نہیں'' بہرحال فرعون کا دریائے نیل میں ڈوبنے کا کوئی پروگرام نہ تھا مگر ڈوب گیا، شداد گلے سینکڑوں سال تک اپنی خود ساختہ جنت میں عیاشیاں کرنے کا خواہاں تھا مگر صرف ایک ہی مچھر اسکی موت کا سبب بن گیا۔ ہٹلر کے ارادے بڑے خطرناک تھے مگر حالات ایسے پلٹے کہ وقت کا حکمراں خودکشی پر مجبور ہوا، سارا غرور تکبر اور ہٹرشاہی کچھ کام نہ آئی، دنیا کے ہر ظالم کو ایک مدت تک ہی وقت ملتا ہے، پھر جب اللہ کی پکڑ آتی ہے تو دھن دولت، طاقت وقوت اور وسائل کچھ بھی کام نہیں آتے۔

> فلسطینیوں کے ساتھ یکجہتی ان کی نصرت مدد واحسان نہیں بلکہ یہ انسانیت کا تقاضا، اسلامی غیرت کا امتحان اور دینی وشرعی فریضہ ہے۔ اب ذرا ترجمان حماس ابوعبیدہ کے دل کو جھنجھوڑنے والے الفاظ (جوامت مسلمہ کے ہر طبقے سے متعلق ہیں) ملاحظہ فرمائیں' امت مسلمہ اور عرب دنیا کے جماعتوں، علمائے کرام اور مبلغین'' تم سب خدا کے حضو ہمارے مخالف ہو، تم ہر اس یتیم، بیوہ، بے گھر، زخمی، دکھی اور بھوکے مسلمانوں کے بھی مخالف ہو، جس کو تم نے اپنی خاموشی کے ذریعے تنہا چھوڑ دیا۔ تمہاری گردنوں پر دسیوں ہزار معصوموں کا بوجھ ہے، جنہیں تم نے مدد سے محروم کردیا، جب تاریخ لکھی جائی گی تو یہ بھی لکھا جائے گا کہ تم ہمارے ساتھ نہ تھے؟ پس تم ہمارے ساتھ رب کے دربار میں ہمارے مخالف ٹھہروں گے؟ غزہ کی آواز اور تمہاری خاموشی خیانت ہے۔

راہل گاندھی کے ہندستانی ہونے پر بھی سوال؟

عبدالعزیز

بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈران اور کارکنان ایک ایسے خاندان پر حملہ آور ہیں جس خاندان نے پشت در پشت انسانوں کی خدمت کی ہے اور ملک کی آزادی میں دوسرے خاندانوں کے مقابلے میں کئی گنا قربانیاں دی ہیں۔ موتی لعل نہرو جواہر لعل نہرو اور ان کے خاندان کے دیگر لوگوں نے آزادیِ ہند کی لڑائی میں مالی اور جانی قربانیاں پیش کی ہیں۔ اندرا گاندھی کو دہشت گردی کا شکار ہونا پڑا۔ راجیو گاندھی کی دہشت گردوں نے جان لے لی۔ ایسے خاندان کے چشم وچراغ راہل گاندھی ہیں۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ سنگھ پریوار (آر ایس ایس) جس نے جنگ آزادی میں حصہ لینے کے بجائے انگریزوں کی مخبری، نوکری اور وفاداری کی ایسے لوگ ایک ایسے خاندان کے ایک ایک فرد کو نفرت کا نشانہ بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ جواہر لعل نہرو جنھوں نے ملک کی ترقی میں عظیم الشان کردار ادا کیا اور ملک کے باشندوں کو سائنٹفک ذہن دینے کی ہر ممکن کوشش کی ان کو رات دن بھارتیہ جنتا پارٹی والے مغلظات اور گالیوں سے نواز رہے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے حالیہ پارلیمانی سیشن میں اپنے دو گھنٹے کی تقریر میں 14 مرتبہ نہرو کا نام لے کر کوسے بغیر نہیں رہے۔ حکمراں جماعت کے دیگر لیڈران بھی اپنے سردار کے نقش قدم پر چلتے نظر آئے۔

راہل گاندھی سیاست میں جب سے آئے بھارتیہ جنتا پارٹی کے نشانے پر ہیں۔ ایک بڑی وجہ تو یہ ہے کہ راہل گاندھی سے زیادہ صاف ذہن، حق پسند ذہن اس وقت ہندستانی سیاست میں کسی اور کا نہیں ہے۔ سنگھ پریوار کی تنگ ذہنیت اور تنگ قوم پرستی کے نظریے پر اگر کوئی سب سے زیادہ وار کرتا ہوا نظر آرہا ہے تو وہ راہل گاندھی ہیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی راہل گاندھی کو کمزور کرنے، بیوقوف بنانے کے لئے ہر طرح سے کوشاں ہے۔ کروڑوں روپے ان کو 'پپو' بنانے کے لئے خرچ کئے گئے۔ ان پر مقدمات پر مقدمات کئے گئے۔ کچھ اس طرح ان کو پریشان کیا گیا کہ وہ از خود سیاست سے باز آجائیں۔ جب وہ اپنے موقف پر ڈٹے رہے تو ان پر ایک ایسا مقدمہ دائر کیا گیا جس سے ان کی پارلیمانی رکنیت ختم ہوگئی اور انھیں چھ سال کے لئے الیکشن لڑنے سے بھی محروم کردیا گیا۔ سپریم کورٹ نے کسی طرح انھیں راحت دی اور ان کی رکنیت بحال ہوئی اور وہ الیکشن لڑنے کے لائق ہوئے، لیکن گزشتہ روز سپریم کورٹ کے دو ججوں کی بنچ کے ایک جج جسٹس دیپانکر دتہ نے راہل گاندھی پر جو تبصرہ کیا وہ انتہائی افسوسناک ہے اور عدالتی کارروائی سے بھی میل نہیں کھاتا۔ راہل گاندھی نے ''بھارت جوڑو یاترا'' کے موقع پر ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ ''چین نے ہماری سرحدوں کا کچھ حصہ اپنے قبضے میں کرلیا ہے اور ہمارے فوجیوں کی جان لے لی ہے پھر بھی حکومت خاموش ہے''۔ اس بیان کو توہینِ ملک قرار دینے کے لئے بی جے پی کے ایک کارکن نے ان پر مقدمہ دائر کردیا۔ اس کی شنوائی گزشتہ روز (4 اگست) عدالت عظمیٰ میں ہورہی تھی۔ جسٹس دیپانکر دتہ نے راہل گاندھی کے وکیل ابھیشک منو سنگھوی سے دریافت کیا کہ ''راہل گاندھی اپوزیشن کے لیڈر ہیں وہ ایسی باتیں کیوں سوشل میڈیا پر کرتے ہیں۔ ان کو اگر سوال پوچھنا ہے تو پارلیمنٹ میں پوچھنا چاہئے۔ اگر وہ سچے ہندستانی ہوتے تو اس طرح کا بیان نہیں دیتے''۔ وکیل سنگھوی نے کہا کہ اگر کوئی اپوزیشن لیڈر ہو اور وہ مدعانہ اٹھائے تو وہ کیسے اپنی ذمہ داری کو ادا کرسکتا ہے۔ اگر وہ سوال نہ کرے تو یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہوگی''۔

ججوں کا کام ہوتا ہے انصاف فراہم کرنا اور دستور میں دیئے گئے قوانین کی تشریح کرنا۔ ججوں کا یہ کام نہیں ہوتا کہ وہ مقدمہ کی شنوائی کرتے وقت کسی کے کردار پر حملہ کریں اور اسے کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے وہ بتانے کی بے جا کوشش کریں۔ جج صاحب نے راہل گاندھی کی ہندستانیت پر سوال کرتے ہوئے ذرا بھی نہیں سوچا کہ ان کا کس خاندان سے تعلق ہے اور وہ کتنی بار پارلیمنٹ کے ممبر ہوئے اور کب سے سیاست میں رہتے ہوئے عام لوگوں کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ معمولی سے معمولی لوگوں سے نہ صرف ملاقات کررہے ہیں بلکہ ان کے روزمرہ کے مسائل کو حل کرنے میں سب سے آگے ہیں۔ جج صاحب نے یہ بھی نہیں سوچا کہ راہل گاندھی سے زیادہ مقبول لیڈر کون ہے۔ جائزے اور سروے سے معلوم ہورہا ہے کہ راہل گاندھی نریندر مودی سے مقبولیت میں کئی گناہ زیادہ ہیں۔ راہل گاندھی رائے بریلی اور کیرالہ کے وائناڈ پارلیمانی حلقے سے دو لاکھ سے زائد ووٹوں سے کامیاب ہوئے۔ جس شخص کو لوگ بڑی تعداد میں اپنا نمائندہ بنا رہے ہیں اور جس کو لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں ہندستانی اپنا لیڈر تسلیم کررہے ہیں اس کے بارے میں یہ کہنا کہ ''وہ بھارتیہ ہے یہ نہیں''۔ یہ نہ صرف راہل گاندھی پر حملہ ہے بلکہ ان تمام ہندستانیوں پر حملہ ہے جنھوں نے اپنا نمائندہ بناکر انھیں لوک سبھا میں بھیجا ہے اور جو ان کو اپنا قائد اور رہنما تسلیم کرتے ہیں۔ عدالت کی طرف سے ایسا رخ اپنانا جیسے دیگر لوگ راہل گاندھی کے خلاف رخ اپنائے ہوئے ہیں، کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ جج صاحب کا یہ پوچھنا کہ ''راہل گاندھی کے پاس کیا ثبوت اور کیا دستاویز ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ چین نے ہندستان کی دو ہزار اسکوائر میٹر پر قبضہ کرلیا ہے''۔ جج صاحب کو شاید آئیڈیا نہیں ہے کہ یہ بات بہت سے صحافیوں نے کہی ہے اور ان سے زیادہ قابل یقین بات راہل گاندھی سے لداخ کے ان باشندوں نے کہی ہے جو چین اور ہندستان کی سرحدوں کے قریب رہتے ہیں۔ یہ سارے مکالمے اور بیانات سوشل میڈیا پر سنے گئے اور نظر آئے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ شک وشبہات کی بنیاد پر کوئی بھی شہری حکومت سے ملک وقوم کے بارے میں سوال کرسکتا ہے۔ یہ بھی ناقابل فہم بات ہے کہ جج صاحب فرما رہے ہیں کہ راہل گاندھی کو پارلیمنٹ میں اپنی بات کہنی چاہئے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ کہاں کہنی چاہئے اور کہاں نہیں کہنی چاہئے یہ ہدایت دینا کیسے کسی جج کا کام ہوسکتا ہے؟ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ جو لوگ لوک سبھا یا راجیہ سبھا کے ممبر نہیں ہیں صحافی ہیں، مصنف ہیں، تنظیموں کے قائد اور رہنما ہیں، ملک کے ذمہ دار افراد ہیں کیا ان کو حق نہیں ہے کہ وہ ایوانِ بالا اور ایوانِ عام سے باہر رہتے ہوئے سوال نہ کریں۔ اگر ایوانوں کی قید لگا دی جائے گی تو جو لوگ روزانہ لکھتے ہیں، سوشل میڈیا پر سوالات کرتے ہیں ان سب پر پابندی عائد ہوجائے گی۔ اس کے علاوہ ملک میں کانفرنسیں ہوتی ہیں، جلسے وجلوس ہوتے ہیں، ان سب کے دوران لیڈران یا شرکاء سوال کرتے ہیں اور حکومت سے ان کی ذمہ داریوں کا حساب کتاب لینا چاہتے ہیں، ان سب پر بھی قدغن لگ سکتا ہے۔ اس سے جمہوریت کیسے باقی رہے گی؟ جمہوریت میں اپوزیشن کا رول بہت اہم ہوتا ہے، خاص طور پر جو لوک سبھا یا راجیہ سبھا کا اپوزیشن لیڈر رہتا ہے اس کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ برطانیہ کے اپوزیشن لیڈر کو 'شیڈو پرائم منسٹر' کہا جاتا ہے۔ شیڈو پرائم منسٹر جسے کہا جائے اس کے بھارتیہ یا ہندستانی ہونے کی کی سند مانگنا کہاں تک جائز اور درست ہے۔

چاروں طرف سے راہل گاندھی پر حملے کئے جارہے ہیں۔ امیروں کا طبقہ الگ ناراض ہے۔ حکمراں جماعت ان کی ناک میں دم کئے ہوئے ہے۔ راہل گاندھی کی پارٹی میں بھی ایسے نادان اور نامعقول افراد ہیں جو ان کے درپے ہیں۔ ایسی حالت میں راہل گاندھی پر عدالت کی طرف سے بے رخی اچھی نہیں ہے۔ عدالت کو تو اپوزیشن لیڈران کے کردار کی ستائش کرنی چاہئے۔ اپوزیشن لیڈر نے لوک سبھا میں کئی تقریریں کی ہیں۔ ان کی بعض تقریریں ایسی ہیں جو اس قدر معقول اور باوزن ہوئی ہیں جو کبھی بھی لوک سبھا میں کسی بھی پارٹی کی طرف سے کسی نے بھی نہیں کی۔ ایسے شخص کی راہ میں روڑے ڈالنا، پریشانیوں کا پہاڑ کھڑا کرنا کیا صحیح ہوگا؟ دو تین روز پہلے کی بات ہے کہ راہل گاندھی نے اپنی بہن پرینکا گاندھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میری بہن نے مجھ سے بہت پہلے کہا تھا کہ ''راہل گاندھی تم آگ سے کھیل رہے ہو، تم کو یہ احساس ہونا چاہئے، یہ بات ماننی چاہئے۔'' میں نے اس پر کہا کہ ''میں آگ سے کھیلتا رہوں گا مجھے کسی کا ڈر اور خوف نہیں ہے''۔

امید ہے کہ آج نہیں تو کل راہل گاندھی کی سچائی اور دیانت داری کو وہ لوگ بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہوں گے جو آج انھیں پابہ زنجیر کرنا چاہتے ہیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کو جاننا چاہئے کہ جواہر لعل نہرو نے اپنی کابینہ میں 'جن سنگھ' جو آج بھارتیہ جنتا پارٹی ہے اس کے بانی شیاما پرساد مکھرجی کو اپنی کابینہ میں شامل کیا تھا۔ راجیو گاندھی نے ان کے بہت بڑے لیڈر اور سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کو علاج کے لئے امریکہ بھیجا تھا۔ شیوسینا کے لیڈر سنجے راوت نے بہت اچھی بات کہی ہے کہ ''جواہر لعل نہرو ملک کے پہلے وزیر اعظم نہیں ہوتے تو بھارتیہ جنتا پارٹی والے جو آج ہمارے سامنے دکھائی دے رہے ہیں وہ یہاں نظر نہیں آتے۔ سردار پٹیل اگر وزیر اعظم ہوتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ سردار پٹیل نے ہی پہلی بار آر ایس ایس پر پابندی عائد کی تھی۔ نہرو جمہوریت پسند تھے اس لئے آر ایس ایس آج بھی قائم ہے اور ان کی سیاسی جماعت پر بھی کوئی پابندی نہیں ہے''۔ ان حقائق کو بھارتیہ جنتا پارٹی والوں کو سمجھنا چاہئے۔ بزدلی اور غیر جمہوری عمل سے باز آنا چاہئے۔ بہادر وہ ہوتا ہے جو بہادری کی داد دیتا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ جس سے وہ لڑتا ہے اس کا ہاتھ پاؤں باندھ دیتا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی جس طرح اپوزیشن لیڈروں اور خاص طور پر راہل گاندھی کے ہاتھ پاؤں باندھ کر مقابلہ آرائی کا مظاہرہ کررہی ہے وہ بزدلی اور انتہائی گھٹیا قسم کا مظاہرہ ہے۔ تاریخ ایسے لوگوں کو معاف نہیں کرتی جو اپنے مقابل کو تنگ اور پریشان کرکے میدان یا اکھاڑے میں لڑنے کے لئے اترتے ہیں۔

گروگرام سے آسام تک مسلمان نشانے پر

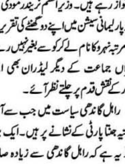

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

پورے ملک میں پش بیک پالیسی کے تحت بنگلہ بولنے والے کو شہریوں کو ہراساں کیا جارہا ہے۔ آسام، گجرات، مہاراشٹر، دہلی، ہریانہ اور ملک کے دوسرے حصوں میں بڑھتے واقعات، دھمکیاں اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی تشویشناک ہے۔ خاص طور پر مسلم طبقے کو غیر قانونی بنگلہ دیشی تارکین وطن، قرار دے کر نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ہریانہ کے گروگرام سے پولس رات کے اندھیرے میں غیر قانونی طریقہ سے بنگلہ بولنے والے مسلمانوں کو گاڑیوں میں بھر کر لے گئی۔ انہیں ہولڈنگ ہوم (ڈٹینشن سینٹر) لے جاکر بری طرح مارا پیٹا گیا۔ خوف پیدا کرنے کے لیے عورتوں اور بچوں کو بھی نہیں بخشا گیا۔ عورتوں کے ساتھ بدتمیزی کرنے کی بھی خبریں ہیں۔ ڈٹینشن سینٹر سے واپس آئے لوگوں کیا کہنا ہے پولس نے اس طرح مارا پیٹا ہے کہ وہ کام کرنے کے لائق نہیں رہے۔ وہاں تین وقت میں صرف ایک وقت کھانا دیا گیا۔ کئی تین دن میں واپس آئے تو کئی کو اور دیر تک وہاں رکھا گیا۔ پولس کے ذریعہ پیسے لے کر چھوڑنے کی بات بھی سامنے آئی ہے۔ متاثرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ سادے کپڑوں میں لوگ یہاں آکر گاڑیوں میں بھر کر نا معلوم جگہ لے جاتے ہیں اور جانوروں کی طرح مارتے ہیں۔

مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ بنگلہ بھاشی مسلمان کوڑا بیننے یا مزدوری کا کام کرتے ہیں۔ کچھ فیکٹری ورکر ہیں جبکہ عورتیں گھروں میں میڈ کا کام کرتی ہیں۔ ان میں کئی ایسے ہیں جو بیس پچیس سال سے یہاں رہ رہے ہیں۔ ان کے پاس آدھار، پین، ووٹر اور راشن کارڈ جیسے درست قانونی دستاویزات موجود ہیں۔ کئی بچے گروگرام کے سرکاری اسکولوں میں پڑھ رہے ہیں۔ یہ جن جگی بستیوں میں رہتے ہیں وہ ان کی اپنی نہیں ہیں بلکہ مقامی لوگوں نے انہیں شیڈ بنا کر دیئے ہیں۔ جس کا وہ ان سے کرایہ وصول کرتے ہیں۔ یہ روزی روٹی کی تلاش میں یہاں آکر بسے ہیں جنہیں پوچھ تاچھ کے نام پر پولس پریشان کررہی ہے۔ نوح کے ممبر اسمبلی آفتاب احمد نے بنگلہ دیشی کے نام پر مغربی بنگال کے مسلمانوں کو پولس کے ذریعہ ستانے اور ہراساں کرنے کے خلاف شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے صحافیوں سے کہا کہ پولس قانونی چارہ جوئی کے بجائے عصبیت کی بنیاد پر کارروائی کر رہی ہے۔ انہوں نے حکومت پر اپنی ناکامی کو چھپانے کے لیے اقلیتی طبقہ کو غیر انسانی طریقہ سے ہراساں کرنے کا الزام لگایا۔

ایسو سی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس کے ندیم خان کا کہنا ہے کہ گروگرام میں بنگلہ دیشی کے نام جنہیں نشانہ بنایا جارہا ہے وہ بنگلہ بولنے والے عام بھارتیہ شہری ہیں۔ جن میں بیشتر کا تعلق غریب اور کمزور طبقے سے ہے۔ گروگرام میں تقریباً دو لاکھ بنگالی مسلمان تھے پولیس کی غیر انسانی، قانون کے من مانے استعمال سے پیدا ہوئے خوف کی وجہ سے نوے فیصد اپنے گھروں کو واپس جاچکے ہیں۔ جو باقی ہیں وہ بھی اپنا سامان باندھ رہے ہیں۔ ان کے مطابق 7 مئی سے 15 مئی تک گروگرام سے ان کے قانونی دستاویزات کو نظر انداز کرکے 1500 لوگوں کو بنگلہ دیش بھیجا گیا ہے۔ ممبئی سے چھ لوگوں کو بنگلہ دیش بھیجا گیا تھا جنہیں بعد میں واپس لینا پڑا۔ آسام میں مئی 2025 سے اب تک 300 سے زائد بزرگ، خواتین اور بچوں کو کسی قانونی عمل کے بغیر بنگلہ دیش بھیج دیا گیا ہے۔ حالانکہ ان کے پاس ہندوستانی شہریت کے دستاویزات موجود تھے۔ 100 لوگوں کو روہنگیا کہہ کر بنگلہ دیش بھیجا گیا۔ جبکہ ان کے پاس یونائٹڈ نیشن کا کارڈ موجود تھا۔ ملک کی راجدھان دہلی کی جیجے کالونی علاقہ میں پولیس اہلکار بنگلہ بولنے والے مسلمانوں سے کہہ رہے ہیں کہ "تم بنگلہ بولتے ہو، اس لئے بنگلہ دیشی ہو" ان کے قانونی دستاویزات کو نظر انداز کرکے انہیں ذلت، دھمکی اور خوف کے سایہ میں بے دخل کیا جارہا ہے۔ دہلی سے 40 لوگوں کو بنگلہ دیش بھیجا گیا ہے۔ انڈمان میں ہاتھ پیر باندھ کر اور آنکھ پر پٹی باندھ کر سمندر میں پھینک دیا گیا۔ ان میں سے کچھ کو نیوی نے بچایا۔ انہوں نے اپنے رشتہ داروں کو فون کرا اپنے دستاویزات منگائے۔

رپورٹس کی مانیں تو سورت، احمد آباد اور دہلی کے مختلف علاقوں بغیر وردی کے مشکوک افراد بنگلہ بولنے والے مزدوروں کو بلاوجہ اغوا کرکے نامعلوم مقامات پر لے جاکر ان پر تشدد کرتے ہیں۔ دھمکیا دینے، خواتین کے ساتھ جسمانی اور صنفی تشدد کرنے کی رپورٹس بھی سامنے آئی ہیں۔ جو قانونی اور اخلاقی طور پر انتہائی سنگین مسئلہ ہے۔ یہ ماحول شہری بستیوں میں خطرناک قسم کے لسانی پولرائزیشن کو فروغ دے رہا ہے۔ اس صورتحال نے مزدور کالونیوں کو شک وشبہات، تعصب اور گروہی دشمنی کا مرکز بنادیا ہے۔ جس سے سماجی ہم آہنگی کو سنگین خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ پولیس کے لئے کسی کا بنگلہ بولنا اور مسلمان ہونا بنگلہ دیشی ہونے کے لیے کافی ہے۔ اس طرح کا رویہ آئین ہند کی دفعہ 14 اور 15 کی صریح خلاف ورزی ہے، جو قانون کے سامنے مساوات، مذہب، نسل، زبان یا جائے پیدائش کی بنیاد پر بھید بھاؤ سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ عزت نفس، قانونی چارہ جوئی اور شہریت کے حق کو محض زبان یا غربت کی بنیاد پر نہیں چھینا جاسکتا۔

ندیم خان کے مطابق زبان کی تفریق سے شروع ہوئی نفرت آگے بڑھ کر ریجن اور پھر مذہب میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جو ٹرین میں حفاظتی اہلکار کو داڑھی ٹوپی والوں کو دیکھ کر گولی چلانے پر آمادہ کردیتی ہے۔ ایک معمولی افواہ فساد برپا کردیتی ہے۔ لوگ حقیقت جاننے کی بھی کوشش نہیں کرتے۔ یہی نفرت گورکشا کے نام پر اپنے ہی جیسے انسان کا قتل کرادیتی ہے۔ ایک مسلم پرنسپل کو بدنام کرنے کے لئے بچوں کے پینے کے پانی میں زہر ملوا دیتی ہے۔ انسان نفرت میں اتنا اندھا بھی ہوسکتا ہے کہ اپنے ہی علاقے کے بچوں کی جان لینے پر آمادہ ہوجائے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ کسی کی جان نہیں گئی بروقت متاثر بچوں کو علاج مل گیا۔ گناہ گار پکڑے بھی گئے۔ عام طور پر سرکاری اسکول میں غریب بچے پڑھتے ہیں۔ غریبوں کو لے کر ملک کا یہ رویہ کتنا مناسب ہے اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نفرت اور عدم برداشت ہی ہے کہ ممبئی کلکتہ انڈیگو فلائٹ میں ایک مسافر دوسرے بیمار مسافر کے تھپڑ مار دیتا ہے۔ جہاز کے عملے اور دیگر مسافروں نے اس کی شدید مخالفت کی اور تھپڑ مارنے والے کو انڈیگو نے بین کردیا۔ نفرت کا زہر سماج میں کس حد تک پھیل چکا ہے اس کا اندازہ لیفٹیننٹ کرنل رتیش کمار سنگھ کے ذریعہ شری نگر میں اسپائس جیٹ کے چار ملازمین کی بے تحاشہ پٹائی سے لگایا جاسکتا ہے۔ جس میں ایک ملازم مدثر احمد کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اسے بچانے والیکا جبڑا ٹوٹا اور باقی بری طرح زخمی ہوئے ہیں۔ یہ واقع اس وقت پیش آیا جب اسپائس جیٹ کے ملازم نے اضافی وزن کا چارج دینے کو کہا۔ وہ دھکا دے کر بورڈنگ گیٹ میں گھس گیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ ائیرپورٹ پر موجود حفاظتی اہلکاروں نے اسے قابو میں نہیں کیا اور اس واقع کو ہونے دیا۔ یہ نفرت اور تفریق کی آگ ملک کو توڑنے والی ہے۔ مندرجہ بالا تمام واقعات یہ بتا رہے ہیں کہ معاشرے میں تشدد اور عدم برداشت قابو سے باہر ہوتی جارہا ہے۔ اگر اب نظریں چرائیں تو تباہی مچنے میں دیر نہیں لگے گی۔

۔۔۔شرح نما۔۔۔

نہیں ہے چاہ بھلی اتنی بھی دعا کر میرؔ
کہ اب جو دیکھوں اسے میں بہت نہ پیار آئے

● ڈاکٹر سبط حسن نقوی
سینٹ جانس کالج، آگرہ

تشریح:
شعر کے قالب میں خیال، فکر، جذبات، تجربات، مشاہدات، تصورات، احساس، اور محسوسات وغیرہ کو ڈھالا جا سکتا ہے۔ شعرا اپنے قالب کے ساتھ ایک خاص وجود میں سامنے آتا ہے۔ انسانی انفرادیت کے پھیلاؤ کو مرد اور وعورت کے دو نقطوں میں سمیٹا جا سکتا ہے۔ مضمون آفرینی اور معنی آفرینی بھی غزل کی دنیا میں دو جنس ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ غزل کو دو حصوں میں تقسیم کر کے جسم اور روح، خارجی اور داخلی لکھنؤ اور دلی کی اصطلاحوں میں دیکھا اور سمجھا جاسکتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے جنسی نقاط افتراق کے ساتھ یکسانیت بھی رکھتے ہیں۔ مرد و زن میں جسمانی اور روحانی سطحوں پر اتفاق و اختلاف دونوں رہتے ہیں۔ مضمون اور معنی آفرینی کی مشترک ہیئت تو ہر شعر میں موجود ملے گی لیکن اشتراک کے ساتھ ان کی اپنی اپنی شناختیں بھی ہیں۔ زیر بحث شعر میں بھی مضمون اور معنی دونوں ہیں لیکن اس کو خالص مضمون بندی کا شعر نہیں کہا جا سکتا۔ جب یہ مضمون آفرینی کی صف میں نہیں کھڑا ہو سکتا تو لامحالہ معنی آفرینی ہی اس کی جائے قرار پاسکتی ہے۔

مضمون آفرینی اور معنی آفرینی کے درمیان حد فاصل کھینچنے کے لئے ہمیں اتنا عرض کرنا پڑے گا کہ معنی تناظر اور مضمون امیج کی تشکیل کرتا ہے۔ مضمون آفرینی تک رسائی کے لئے بصارت و بصیرت اور معنی آفرینی کے لئے تخلیقی شعور درکار ہوتا ہے۔ ناسخ کا مطلع ملاحظہ فرمائیے: مرتبہ کم حرص و رفعت سے ہمارا ہو گیا/ آفتاب ایسا ہوا اونچا کہ تارا ہو گیا۔ تخیل کے زور پر آفتاب کی تصویر بنائی ہے۔ آفتاب کو اتنا اونچا کیا گیا ہے کہ اس کی اصل ہیئت تبدیل ہو کر ایک چھوٹے سے تارے کی ہو گئی ہے۔ مضمون آفرینی تخیل کے زور سے امیج بناتی ہے اور معنی آفرینی شدت کے زور سے تناظر تخلیق کرتی ہے۔ ایک شعر اور ملاحظہ فرمائیے:

چڑھاتی ہے تربت پہ پھولوں کی چادر بدلتی ہے ماں روز کپڑے پسر کے۔ یہ معنی آفرینی کا شعر ہے، اس کا تناظر ہی اہم ہے۔ کسی بدنصیب ماں کا لال دنیا سے چلا گیا ہے۔ ماں روز اس کی قبر پر آتی ہے اور پھولوں کی چادر چڑھاتی ہے۔ اس منظر کو تناظر درکار ہے جس سے کہ شدت پیدا ہو سکے۔ پھولوں کی چادر کے پس منظر میں یہ عرض کروں کہ بیٹے کی چند روز بعد شادی ہونے والی تھی۔ وہ اپنی شادی کی تیاریوں میں تھا کہ گاڑی کے حادثہ میں اس کی موت ہو گئی۔ ماں سہرا دیکھنے کا ارمان دل میں رکھ کر قبر پر پھولوں کی چادر چڑھاتی ہے۔ آپ بھی کوئی تناظر تخلیق کر کے شدت میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

مجھے معنی آفرینی کی بحث سے یہاں اتنا ہی کام تھا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ میرؔ کا زیر شرح شعر معنی آفرینی کی اسی نہج سے تعلق رکھتا ہے۔ معنی آفرینی میں جذبات اور احساسات کا اظہار آسان ہے لیکن محسوس کو بیان میں لانا جوئے شیر کا لانا ہے۔ احساس اور جذبات انسانی سطح پر ہیں لیکن محسوس انفرادیت پر قدم جماتا ہے۔ احساس اور جذبات کسی حد تک اپنی زبان رکھتے ہیں لیکن محسوس وہاں ہوتا جہاں زبان نہیں ہوتی۔ محسوس کو بھی احساس ہی کی زبان میں بیان کرنا پڑتا ہے۔ ظاہر ہے احساس کی زبان میں محسوس کبھی مکمل طور پر آنہیں سکتا۔ محسوس ہمیشہ احساس سے زیادہ ہی ہوتا ہے لہٰذا اظہار کی سطح پر شاعر کو ایک خلش رہتی ہے۔ احساس میں محسوس کو داخل کرنے کے لئے شاعر احساساتی پیکر میں کیفیت کو داخل کرتا ہے۔ احساس کی شدت تو قاری میں منتقل ہو جاتی ہے کیوں کہ انسان کی سطح پر معروضیت کا دخل ہوتا ہے لیکن محسوس ماورائی دنیا کی شئے ہے اور اس میں موضوعیت کا عنصر حاوی ہوتا ہے۔ محسوس کی اپنی کوئی زبان نہیں ہوتی وہ احساس ہی کی زبان میں موضوعیت کو داخل کرتا ہے۔ اس سے محسوس کی سطح انسانی سطح کی عمومیت سے بلند ہو جاتی ہے اور ترسیل میں پیچ پڑ جاتا ہے۔ شیخ ابراہیم ذوق کا مشہور شعر آپ کے ذہن میں ہوگا: اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے/ مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے۔ اس شعر میں احساس کے ساتھ اندیشہ شامل ہے جس سے گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ یہ ایک حالت کا اظہار ہے کیفیت کا نہیں۔ اس میں ایک عام حالت ہے کہ جس بات کو حل سمجھ رہے ہیں اگر وہ حل نہ ہوئی تو!

ایک شعر اور سماعت فرمائیں: آپ کہتے ہیں کہ جا جاتے ہیں/ پھرا کیلے بھی تو گھبرائیے گا۔ اس میں بھی حالت کا بیان ہے۔ عاشق سے جانے کے لئے کہا جا رہا ہے اور وہ جانا نہیں چاہتا ہے۔ عاشق اپنی حالت کا اظہار معشوق کی تنہائی کے پردے میں بیان کرتا ہے۔ جب کہ کہنے والا معشوق ہے اس کو اپنی تنہائی کا علم ہے اس کے باوجود وہ کہہ رہا ہے 'پھر اکیلے بھی تو گھبرائیے گا'۔ میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ احساس حالتیں اور محسوس کیفیتوں کا اظہار ہے۔ احساس انسان کی عام حالتیں اور محسوس خاص کیفیتیں ہوتی ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ اتنا باریک معاملہ ہے کہ قارئین اس بات کو آسانی سے تسلیم نہیں کریں گے۔ میں ایک مفاہمت کا طریقہ نکالتا ہوں وہ یہ کہ احساس اور محسوس کے نتائج مختلف تو ہوں گے ہی، اس بات کو بلا تامل تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ ان دونوں کے درمیان اختلاف کو میں حالت اور کیفیت کی اصطلاحات میں بیان کرنے کی سعی کر رہا ہوں۔

اوپر کی بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ محسوس موضوعی ہے، ماورائی دنیا سے متعلق ہے، اپنی زبان نہیں رکھتا، اظہار کے لئے احساس کی زبان استعمال کرتا ہے، احساس کی زبان جب محسوس میں استعمال ہوتی ہے تو وہ حالت سے کیفیت کی طرف کوچ کرتی ہے۔ اب کچھ اور باتیں عرض کر دوں پھر اس کے بعد دو مثالیں عرض کروں گا، ایک مسعود حسن رضوی ادیب کی کتاب 'ہماری شاعری' سے اور دوسری زیر شرح شعر سے۔ دوسری مثال سے شعر کی شرح بھی ہو جائے گی اور میرا مدعا بھی واضح ہو جائے گا۔

پہلی بات یہ کہ محسوس احساس کی زبان میں جب ظاہر ہوتا ہے تو وہ اپنے ساتھ کچھ کھانچے لے کر آتا ہے۔ یہ کھانچے موضوعیت کو عمومیت کے سانچے میں ڈھالنے میں معاونت کرتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ کیفیت کے اظہار کے لئے شاعر کو منظر تخلیق کرنا پڑتا ہے۔ یہ منظر شاعر کا اپنا تناظر ہوتا ہے اور یہ تناظر موضوعیت کے کھانچوں کے توسط سے دیگر تناظر میں ڈھلتا ہے یعنی کھانچوں کی مدد سے قاری اپنے تناظر کی تخلیق کرتا ہے۔ اس طرح کیفیت شعر سے قاری میں منتقل ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا خیال کی وضاحت کے لئے 'ہماری شاعری' کا سہارا لیتا ہوں۔ ادیبؔ نے اپنی شرح سے مخالفین کو اس بات کا جواب دیا ہے کہ اردو غزل میں گل و بلبل کے سوا کچھ نہیں ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ اردو غزل میں گل و بلبل ہی میں سب کچھ ہے۔ ادیبؔ نے میرؔ کے شعر 'آئی بہار گلشن گل سے بھرا ہے لیکن/ ہر گوشۂ چمن میں خالی ہے جائے بلبل' کی شرح کی ہے اور بہت خوب شرح کی ہے۔ میں اپنی زبان میں اس کا خلاصہ بیان کرتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ والدہ کو بہن کی شادی کا بڑا ارمان تھا۔ وہ ہر وقت فکر میں رہتی تھیں۔ جہیز کی تیاری راتوں کو کپڑوں کے سلنے کا سلسلہ اور ہمہ وقت یہ کوشش کہ یہ اپنے گھر کی ہو جائے تو قبر میں پیٹھ لگے۔ قسمت پر کس کا چارہ ہے، وہ یہ ارمان لے کر دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ ان کے انتقال کے بعد ایک معقول رشتہ آیا اور بہن کی نسبت ٹھہرا دی۔ شادی کے دن قریب آئے مہمانوں کا سلسلہ شروع ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے گھر عزیزوں سے بھر گیا اور شادی کے ہنگامے شروع ہو گئے۔ گانے بجانے کے خلاف ہونے باوجود ڈھولک کی آواز برداشت کرنا پڑ رہی تھی۔ گھر میں گویا بہار آئی ہوئی تھی۔ اچانک ان کو ماں کی یاد آئی جن کو شادی کا بڑا ارمان تھا اور ایسا لگا کہ اماں گھر میں ہیں۔ وہ کبھی مردانے میں نہیں آتی تھیں وہاں بھی ان کی موجودگی محسوس ہو رہی تھی کہ اچانک میرؔ کا یہ شعر یاد آیا 'آئی بہار گلشن گل سے بھرا ہے لیکن/ ہر گوشۂ چمن میں خالی ہے جائے بلبل'۔

ادیبؔ صاحب کے اس تناظر کو سامنے رکھ کر میرؔ کے شعر کی کیفیت کو کشید کیا جا سکتا ہے۔ اب زیر شرح شعر کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ یہ شعر بھی محسوس کی دنیا کا شعر ہے۔ اس کی کیفیت بھی اسی وقت سامنے آسکتی ہے جب کوئی تناظر اس پر چسپاں کیا جائے۔ تناظر کو تخلیق کرنے میں قاری کو اس بات کا خیال رکھنا پڑے گا کہ شعر میں کون کون سے کھانچے ہیں؟

شعر ایک بار پھر ملاحظہ فرمائیے: 'نہیں ہے چاہ بھلی اتنی بھی دعا کر میرؔ/ کہ اب جو دیکھوں اسے میں بہت نہ پیار آئے'۔ اب کھانچے آپ خود تلاش کر لیجئے گا میں تناظر بیان کئے دیتا ہوں۔ ہوا یوں کہ ہمارے پڑوس میں ایک فیملی تھی بڑی خوش و خورم زندگی گذار رہی تھی۔ ابھی شادی کو کوئی زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا، کوئی تین چار برس ہوئے ہوں گے۔ ایک پیارا سے بیٹا بھی تھا۔ تقریباً دو سال کا ہو گیا تھا۔ میں نے دیکھا تھا کہ باپ گھوڑا بنے ہیں اور وہ پیٹھ پر بیٹھا گھڑسواری کر رہا ہے۔ ہر وقت باپ کی گود میں نظر آتا تھا۔ باپ کبھی کچھ دلا رہا، کبھی کھلونے کی دکان پر ہے کبھی ٹافی چاکلیٹ کی دکان پر۔ آفس سے آکر باپ گھر میں نہیں گھس سکتا تھا پہلے گاڑی پر گھماؤ اور چیز دلاؤ تب صاحب زادے اندر آنے کی اجازت دیتے تھے۔ رات میں باپ کے سینے پر سوتا بھی تھا جب سو جاتا تھا تب ماں کے پاس لٹایا جاتا تھا۔ حالات کا رخ بدلتا ہے میاں بیوی میں اختلافات پیدا ہوتے ہیں اور دن بدن یہ بڑھتے جاتے ہیں۔ ایک دن دونوں میں جدائی ہو گئی۔ بچہ ماں کے ساتھ تھا۔ بیوی نے شوہر پر مقدمہ کر دیا۔ میاں عدالت کے کٹگھرے میں ایک طرف اور دوسری طرف ماں اور بیٹا اور بیچ میں پولس موجود تھی۔ باپ کی بیٹے پر نظر پڑتی ہے پیار کا طوفان امڑ آتا ہے لیکن وہ ادھر جانے سے قاصر، بچے کو گود لینے سے محروم ہے۔ اسی دم مجھے میرؔ کا یہ شعر یاد آیا ہے 'نہیں ہے چاہ بھلی اتنی بھی دعا کر میرؔ/ کہ اب جو دیکھوں اسے میں بہت نہ پیار آئے'، اور یہ شعر مجھ پر کھل جاتا ہے۔ امید ہے آپ پر بھی کھل گیا ہوگا۔

☆☆☆

۔۔۔دو شاعر ایک زمین۔۔۔

غزل

● پروین شاکر

بارش ہوئی تو پھولوں کے تن چاک ہو گئے
موسم کے ہاتھ بھیگ کے سفاک ہو گئے
بادل کو کیا خبر ہے کہ بارش کی چاہ میں
کیسے بلند و بالا شجر خاک ہو گئے
جگنو کو دن کے وقت پرکھنے کی ضد کریں
بچے ہمارے عہد کے چالاک ہو گئے
لہرا رہی ہے برف کی چادر ہٹا کے گھاس
سورج کی شہ پہ تنکے بھی بے باک ہو گئے
بستی میں جتنے آب گزیدہ تھے سب کے سب
دریا کے رخ بدلتے ہی تیراک ہو گئے
سورج دماغ لوگ بھی ابلاغ فکر میں
زلف شب فراق کے پیچاک ہو گئے
جب بھی غریب شہر سے کچھ گفتگو ہوئی
لہجے ہوائے شام کے نمناک ہو گئے

غزل

● محبوب خان اصغرؔ

احساس کے دریچے جو نمناک ہو گئے
تازہ ہوا کے جھونکے بھی بے باک ہو گئے
آلودہ سے افکار تھے اور تھا انا کا زعم
اشکوں نے ایسا دھویا کہ ہم پاک ہو گئے
حرف و ہنر سے گم ہوئی وجدان کی روش
وہ ساحلوں پہ تیر کے تیراک ہو گئے
افلاسِ ذکر و فکرِ کے باوصف ذی ہوس
مکّاریوں سے صاحبِ املاک ہو گئے
دیوانگیٔ ظلم ترحّم پہ چھا گئی
دامن ضمیر و نفس کے سب چاک ہو گئے
ضعفِ خودی نے ضبط کی شہ رگ جو کاٹ دی
لہجے مزاجِ صبر کے غمناک ہو گئے
اِفراطِ جہل نے انہیں اُلجھایا اس طرح
اصغرؔ میاں وہ صاحبِ ادراک ہو گئے

ایس معشوق احمد کی "کتابیں جھانکتی ہیں" ایک تاثر

● واجد اختر صدیقی گلبرگہ (کرناٹک)

ادب کی دنیا میں یوں تو کئی کتابیں دھڑا دھڑ شائع ہو رہی ہیں لیکن بعض کتابیں صرف تحریروں تک مکتفی نہیں ہوتیں بلکہ وہ کتابیں اپنے اندر ایک نئی دنیا کو جہانِ معنی کے ساتھ آباد رکھتی ہیں۔ ایسی ہی فکر انگیز اور بصیرت افروز کتابوں میں "کتابیں جھانکتی ہیں" کو شامل کیا جا سکتا ہے جس کے مصنف ایس معشوق احمد ہیں، جن کا تعلق خوبصورت وادی کشمیر کے ضلع کولگام کے ایک علم پرور گاؤں کیلم سے ہے۔

ایس معشوق احمد جہاں ایک اچھے انشائیہ نگار ہیں وہیں وہ ایک عمدہ ادیب، نثر نگار و مبصر بھی ہیں۔ کتابوں کے مطالعے سے انہیں گہرا شغف ہے۔ معشوق نہ صرف کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں بلکہ ان کتابوں کا باریک بینی سے مشاہدہ کرتے ہیں اور ان کا تجزیہ بھی بہت عمدگی سے کرتے ہیں۔ "کتابیں جھانکتی ہیں" سے قبل ان کے دو انشائیوں کے مجموعے "میں نے دیکھا"، اور "کوتاہیاں" شائع ہو کر کافی مقبول ہو چکے ہیں۔ ایس معشوق احمد کا وصف خاص یہ ہے کہ وہ تحقیقی و تجزیاتی مضامین بھی لکھتے ہیں۔ اس موضوع پر ان کی اہم کتاب "دبستانِ کشمیر کے درخشاں ستارے" ہے۔ ان کی چوتھی کاوش "کتابیں جھانکتی ہیں" ہے۔ 188 صفحات پر مشتمل کتاب "کتابیں جھانکتی ہیں" میں فاضل مبصر نے جملہ تیس (30) کتابوں پر اپنے تبصراتی مضامین اور تجزیے شامل اشاعت کیے ہیں۔ آخر میں انھوں نے اپنی تین کتابوں پر معروف اہل قلم کے مضامین شائع کیے ہیں جس سے معشوق کی ادبی معنویت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

اپنی بات میں ایس معشوق احمد نے بجا طور پر لکھا ہے کہ "سنجیدہ قارئین ناپید ہوتے جا رہے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے موجودہ زمانے میں زیادہ تر وقت کمپیوٹر کے پردہ پر گزر جاتا ہے اور کتابیں جھانکتی ہیں بند الماری کے شیشوں سے۔" ایس معشوق احمد نے اپنی کتاب کا عنوان ممتاز شاعر گلزار کی نظم سے اخذ کیا ہے جس میں گلزار نے تمثیلی انداز میں کتابوں کی بے چینی کا اظہار بڑی ہی کربناکی سے کیا ہے۔

"کتابیں جھانکتی ہیں" کے پیش لفظ میں ڈاکٹر ریاض توحیدی کشمیری لکھتے ہیں کہ "ایس معشوق احمد کسی بھی کتاب کا سنجیدہ مطالعہ کرتے ہیں پھر بڑی عمدگی سے اس پر تبصرہ بھی لکھتے ہیں اور کتاب کی اہم چیزوں کو اجاگر کرتے رہتے ہیں تاکہ قارئین بھی اس کتاب کی اہمیت اور پڑھنے کی طرف مائل ہو جائیں۔ ایسے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی لازمی بن جاتی ہے جو آج کے اس مادی دور میں کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں اور پھر اس پر تبصرہ لکھتے ہیں۔"

یہ کتاب صرف ایک کتاب نہیں بلکہ یہ کتاب ہندوستان بھر کے معروف، ممتاز اور نئے لکھنے والا اشعراء وادباء کی تیس (30) نئی کتابوں کا حوالہ پیش کرتی ہے۔ یہ کتاب بنیادی طور پر ادبی تبصروں پر مشتمل ہے جن میں مصنف نے معروف وابھرتے ہوئے ادباء وشعراء کی تخلیقات کو نہایت سنجیدگی، گہرائی اور خلوص کے ساتھ نہ صرف پڑھا ہے بلکہ ان کو ادب کی کسوٹی پر پرکھا بھی ہے۔ یہ کتاب صرف تبصروں کا مجموعہ نہیں بلکہ اردو ادب کے عصری مزاج، منہاج، تخلیقی رویوں اور فکری جہات کی جھلکیاں بھی پیش کرتی ہے۔

ایس معشوق احمد مطالعے، مشاہدے اور تجزیئے کا جنون رکھتے ہیں۔ سیکڑوں کتابیں ان کے مطالعے میں آئی ہیں۔ اکثر کتابوں پر انھوں نے تبصرے اور تجزیئے رقم کئے ہیں۔ اس کتاب میں بھی انھوں نے کئی کتابوں پر عرق ریزی سے اظہار خیال کیا ہے جس میں چند قابل ذکر کتابیں یوں ہیں محمد اسد اللہ کی "ہوائیاں"، "کیسا ہے یہ جنون: ایک جائزہ" منور عثمانی کی "فرنٹ سیٹ"، انطباق: ایک مختصر جائزہ، لا بہ لا: ایک جائزہ، احساس و ادراک: ایک جائزہ، رحیم رہبر: "حصار کے آئینے میں"، دستک سی در دل پر: ایک نظر وغیرہ۔

کتابوں پر تبصرہ کرتے ہوئے ایس معشوق احمد نے اس کتاب کی مناسبت سے ایک عنوان تجویز کر کے اس کتاب کا تبصرہ پیش کیا ہے جیسے خرافات کی شائستگی، پرکالہ گفتار کی خوش گفتاری، اماں نامہ: نشاط کی نشاط انگیزی، گلرنگ کی رنگا رنگی، حسن انتخاب کی حسن بیانی وغیرہ۔ اس طرز سے ان تبصروں میں مزید جان اور دلکشی پیدا ہو گئی ہے۔

ایس معشوق احمد کا انداز و بیان نہایت شیریں، رواں دواں، سلیس شائستہ اور تجزیاتی ہے وہ محض تعریفی جملوں پر اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ ہر کتاب کے پس منظر، اسکے ادبی مقام، اسلوب اور موضوعاتی اہمیت کو وضاحت کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ ان کا تبصراتی فن صرف ادیبوں اور شعراء کو ہی آئینہ نہیں بتاتا بلکہ عام قاری کے لیے بھی ان کا طرز تخاطب ادبی رہنمائی کا درجہ رکھتا ہے۔ ایس معشوق احمد جب منور عثمانی کی فرنٹ سیٹ کا جائزہ لیتے ہیں تو ان کے انشائیوں میں جہاں خوبیاں دیکھتے ہیں ان کی تعریف و تحسین میں جھجک محسوس نہیں کرتے اور جہاں کہیں کمی اور خامی نظر آتی ہے اس کا برجستہ اظہار اور نشاندہی کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ "انشائیہ نگار واعظ بن جائے یا نصیحت آموز باتیں کرے تو انشائیے کا بہاؤ اور اسلوب متاثر ہوتا ہے۔ انشائیہ نگار خیالات کو فلسفی کے انداز میں بھی آگے نہیں بڑھا سکتا۔ منور عثمانی بعض انشائیوں میں واعظ اور فلسفی بن کر بعض نصیحت آموز باتیں کرتے ہیں جو ایسے کھٹکتی ہیں جیسے اندھیرے میں فرنٹ سیٹ پر مخالف سمت سے آنے والی گاڑی کی تیز روشنی سے انسان برداشتہ خاطر ہوتا ہے۔ کم زور لمحہ اور تعارف کو انشائیہ کہنا میرے لئے ذرا مشکل ہے کہ ان کے انداز بیان میں انشائیہ نگار نہیں بلکہ ناقد نظر آتا ہے۔"

ایس معشوق احمد صرف ایک نقاد یا تبصرہ نگار نہیں بلکہ وہ اردو ادب کے ایک سنجیدہ طالب علم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جنھوں نے اپنے مطالعہ، مشاہدے اور زبان پر عبور سے یہ بات ثابت کی ہے کہ وہ تنقید کو محض فن کے طور پر نہیں بلکہ ایک ادبی ذمہ داری کے طور پر برتتے ہیں۔ "کتابیں جھانکتی ہیں" میں شامل تبصرے محض رسماً یا تعریفی نہیں بلکہ ہر تحریر میں ایک تحقیقی، تنقیدی اور فکری پہلو نمایاں ہے۔ مصنف نے ہر کتاب کو اسکے ادبی، ثقافتی اور فکری تناظر میں پرکھا ہے جس سے قاری کو اصل مواد کے علاوہ اسکے سیاق وسباق کا بھی علم ہوتا ہے۔

کتاب کا عنوان "کتابیں جھانکتی ہیں" اپنے اندر ایک علامتی جمالیات کی خوبی رکھتا ہے۔ گویا ہر کتاب ایک آنکھ ہے جو معاشرے کو اس کے المیوں، رویوں، خوشیوں اور سچائیوں کو جھانک کر بیان کرتی ہے اور ایس معشوق احمد ان آنکھوں کے ذریعہ ہمیں اس دنیا کی تفہیم عطا کرتے ہیں۔ اس کتاب میں تنقید کا مثبت، غیر جانب دارانہ اور شائستہ انداز ملتا ہے جو ایس معشوق احمد کی خاصیت ہے۔

"کتابیں جھانکتی ہیں" نہ صرف ادب کے طلباء کے لیے بلکہ ہر سنجیدہ قاری کے لیے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ یہ کتاب ہمیں نہ صرف کتابوں کے اسرار و رموز و سمجھنے میں مدد دیتی ہے بلکہ تبصرے کے فن سے بھی روشناس کراتی ہے۔ ایس معشوق احمد کی یہ کاوش قابل تحسین اور لائق مطالعہ ہے اور امید کی جاسکتی ہے کہ وہ آئندہ بھی ادب کی آبیاری میں اپنا خون جگر صرف کرتے رہیں گے۔ ■■

رقیب سے!

● فیض احمد فیض

آ کہ وابستہ ہیں اس حسن کی یادیں تجھ سے
جس نے اس دل کو پری خانہ بنا رکھا تھا
جس کی الفت میں بھلا رکھی تھی دنیا ہم نے
دہر کو دہر کا افسانہ بنا رکھا تھا
آشنا ہیں ترے قدموں سے وہ راہیں جن پر
اس کی مدہوش جوانی نے عنایت کی ہے
کارواں گزرے ہیں جن سے اسی رعنائی کے
جس کی ان آنکھوں نے بے سود عبادت کی ہے
تجھ سے کھیلی ہیں وہ محبوب ہوائیں جن میں
اس کے ملبوس کی افسردہ مہک باقی ہے
تجھ پہ برسا ہے اسی بام سے مہتاب کا نور
جس میں بیتی ہوئی راتوں کی کسک باقی ہے
تو نے دیکھی ہے وہ پیشانی وہ رخسار وہ ہونٹ
زندگی جن کے تصور میں لٹا دی ہم نے
تجھ پہ اٹھی ہیں وہ کھوئی ہوئی ساحر آنکھیں
تجھ کو معلوم ہے کیوں عمر گنوا دی ہم نے
ہم پہ مشترکہ ہیں احسان غم الفت کے
اتنے احسان کہ گنواؤں تو گنوا نہ سکوں
ہم نے اس عشق میں کیا کھویا ہے کیا سیکھا ہے
جز ترے اور کو سمجھاؤں تو سمجھا نہ سکوں
عاجزی سیکھی غریبوں کی حمایت سیکھی
یاس و حرمان کے دکھ درد کے معنی سیکھے
زیر دستوں کے مصائب کو سمجھنا سیکھا
سرد آہوں کے رخ زرد کے معنی سیکھے
جب کہیں بیٹھ کے روتے ہیں وہ بیکس جن کے
اشک آنکھوں میں بلکتے ہوئے سو جاتے ہیں
ناتوانوں کے نوالوں پہ جھپٹتے ہیں عقاب
باز و تولے ہوئے منڈلاتے ہوئے آتے ہیں
جب کبھی بکتا ہے بازار میں مزدور کا گوشت
شاہراہوں پہ غریبوں کا لہو بہتا ہے
آگ سی سینے میں رہ رہ کے ابلتی ہے نہ پوچھ
اپنے دل پر مجھے قابو ہی نہیں رہتا ہے

مسکراتا کون ہے۔ ایک تجزیہ

● محمد انس۔ ناگپور

طنزیہ ومزاحیہ ادب یوں تو تفریح طبع کا ایک اہم ذریعہ ہے مگر اسی کے ساتھ وہ ضرر رساں بھی ہے؛ طنز کے تیر جس پر چلتے ہیں وہ اسے مشتعل بھی کرتے ہیں، کسی کا مذاق اڑایا جائے، اس کے عیبوں کی نشاندہی کی جائے تو وہ اسے گراں گزرتی ہے۔ ظرافت میں یہ سب ہوتا ہے لیکن اس کے افادی پہلو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مشہور مزاح نگار رشید احمد صدیقی کہتے ہیں: یہ ظرافت کے مقاصد میں شامل نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مقصد اصلاحِ احوال ہے۔ ظرافت اچھے برے کا احساس پیدا کر کے ہمیں برائیوں سے پرہیز کرنے اور بہتر زندگی کی طرف راغب کرنے کی کوشش ہے۔

زیر تبصرہ کتاب 'مسکراتا کون ہے' بھی اسی قسم کی ایک کوشش نظر آتی ہے۔ اسے توصیف احمد نے مرتب کیا ہے۔ اس کتاب میں معروف انشائیہ نگار محمد اسد للہ کے طنزیہ ومزاحیہ مضامین اور انشائیوں کا ایک انتخاب پیش کیا گیا ہے۔ اس میں ہنستی مسکراتی ہوئی ۳۴ ظریفانہ تحریریں ہیں۔ کتاب کے سرورق پر لکھا ہے 'محمد اسد للہ کی شگفتہ نگارشات'۔

مرتب نے ۲۹ صفحات پر مشتمل اپنے پیش لفظ میں مصنف کے متعلق معلومات کے علاوہ ان کی ظرافت کا تنقیدی جائزہ بھی پیش کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

محمد اسد اللہ بنیادی طور پر انشائیہ نگار ہیں۔ بھارت میں انشائیہ نگاری میں طنزیہ ومزاحیہ تخلیقات کو شامل کیا جاتا ہے۔ اس لیے انھوں نے اپنے ادبی سفر کی ابتدا اسی قسم کے مضامین سے کی۔ ان میں بھی انشائیے کی بنیادی خوبیاں مثلاً نکتہ آفرینی، بے تکلفی، گہری بات کو آسان اور سہج طریقے سے پیش کرنا اور ایسے اسلوب کو بروئے کار لانا جس میں نثر اور شاعری کا ملا جلا آہنگ ہو، موجود ہیں اس قسم کی ان کی تحریریں ان کے مجموعے 'پر پرزے' میں موجود ہیں۔ (ص ۱۸)

مشہور ادیب وشاعر رؤف خیر نے کتاب کے ابتدائی صفحات میں محمد اسد اللہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے انھوں نے ان مضامین کے حوالے سے محمد اسد اللہ کی ظرافت کا بہترین تجزیہ کیا ہے، وہ لکھتے ہیں: محمد اسد اللہ انشائیہ اور طنز ومزاح میں ڈبل رول ادا کرتے ہیں۔ وہ ادبی سواری میں منزلِ اوراق' کی طرف تنہا سفر کرتے ہوئے بھی دو ٹکٹ خرید لیتے ہیں۔ اسد اللہ اور انشائیہ بھارت میں لازم وملزوم سمجھے جاتے ہیں۔ (شیر انشائیہ۔ محمد اسد اللہ)

محمد اسد اللہ ان چند ادیبوں میں شمار کئے جاتے ہیں جنھوں نے ڈاکٹر وزیر آغا کی انشائیہ نگاری کی تحریک سے وابستگی اختیار کی اور اس صنف کے فروغ کے لیے نہ صرف معیاری انشائیے لکھے بلکہ اپنی تنقیدی اور تحقیقی کاوشوں کے ذریعے بھی اس ادبی تحریک کے لیے مفید وکارآمد ثابت ہوئے۔ محمد اسد اللہ کے انشائیوں میں بھی طنز ومزاح وافر مقدار میں پایا جاتا ہے بحیثیت انشائیہ نگار یہ ان کی ایک امتیازی خوبی شمار کی جاتی ہے۔

اس کتاب میں جہاں ان کے ظریفانہ مضامین شامل ہیں وہیں ایسی تخلیقات بھی موجود ہیں جو اپنے اندر ایک عمدہ انشائیہ کی خوبیاں لیے ہوئے ہیں۔ ایسے مضامین میں 'بخار، دوسرا کان، سوتن، شادی کے بعد، عید کی شاپنگ اور تپلی گلی اور منہ چھپا کے جیو قابلِ ذکر ہیں۔

اس کتاب کے ایک مضمون 'آہ مولانا' میں ہمارے تعلیمی اداروں کی اس صورتِ حال کا مذاق اڑایا گیا ہے جہاں آزاد بھارت کے پہلے وزیرِ تعلیم کی پہچان اب دھندلی ہو چلی ہے۔ اسی طرح 'شادی کے بعد' میں شادی کے بعد حالات کس تیزی سے بدلتے ہیں اور ان کی وجہ سے کس طرح مضحکہ صورتِ حال پیدا ہوتی ہے اس کا نقشہ دلچسپ انداز میں کھینچا گیا ہے۔ 'ڈاکٹر بنے تھے یگانہ' پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے والوں کی سہل پسندی اور علم وادب سے بے گانگی پر طنز ہے۔ مہمانوں کا سیلاب بدلتی ہوئی قدروں کا دلچسپ بیان ہے۔ 'منہ چھپا کے جیو' اور 'عید کی شاپنگ اور تپلی گلی' کرونا کے زمانے میں اچانک بدلنے والی صورتِ حال کو پیش کرتے ہیں۔

مسکراتا کون ہے کی شگفتہ تحریروں میں تنوع اور نیا پن موجود ہیں۔ اس کتاب کے چند دیگر قابلِ ذکر مضامین درج ذیل ہیں۔ اردو کی سپاری، پچا چھکن اور موبائیل، خروہ افسانہ کہ آشفتہ بیانی مانگے، گاؤں کے راستے، ایک گدھے کا خطبہ صدارت، باقی سب خیریت ہے، میں ذرا جلدی میں ہوں وغیرہ۔ محمد اسد اللہ نے سماج، سیاست اور ادب کو خاص طور پر طنز کو نشانہ بنایا ہے اس سلسلے میں ان کا مشاہدہ اور طنز کرنے کی صلاحیت قابلِ داد ہے۔ اس کا اندازہ درج ذیل اقتباسات سے لگایا جا سکتا ہے۔

ہمارے گھر کا صدر دروازہ بیڈروم سے اتنی دوری پر واقع ہے جتنا کسی شیخی باز آدمی کی باتیں حقیقت سے دور ہوا کرتی ہیں۔ (کاش نہ لگواتے کال بیل)

میں انھیں اپنا دشمن بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس آدمی کو سوائے عقل کے کسی سے دشمنی آتی ہی نہیں۔ (میاں چپاتی)

دورانِ مطالعہ آپ کسی چیز پر فلک قہقہہ لگانا چاہیں تو یہ ناچیز حاضر ہے۔ (پیش لفظ)

اب آدمی تلاشِ روزگار میں لوکل ٹرین اور سٹی بس کے دھکے کھاتا ہے اور بے تکان جیتا ہے۔ آج کل دانے دانے پر ہی نہیں بس اور ٹرین کے دھکوں پر بھی ہمارا نام لکھا ہوا ہے۔ (مہمانوں کا سیلاب)

لوگ صاحب سے اتنا نہیں ڈرتے جس قدر اس کے چمچے سے گھبراتے ہیں کہ وہ باس کو ان کے خلاف نہ جانے کب کیا گھول کر پلا دے۔ (چمچوں کے بارے میں)

سب کے منہ پر ماسک چڑھے ہیں گویا اپنے کرتوت کے سبب انسان کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا۔ ہمارے لیے تو یہ مفید ثابت ہوا کہ اسے پہن کر ہم قرض داروں کے سامنے دندناتے پھرتے ہیں۔ (منہ چھپا کے جیو)

یہ ہلکے پھلکے مضامین نہ صرف تفریح طبع بلکہ باذوق قارئین کے لیے ذہنی آسودگی کا بھی ذریعہ ہیں۔ یہ کتاب فخر الدین میموریل کمیٹی لکھنو کے تعاون سے منظرِ عام پر آئی اس کا سرورق بامعنی اور کتاب خوبصورت ہے۔ قیمت بھی مناسب ہے۔ اسے الفاظ پبلی کیشنز کامٹی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ■■

غرب اردن اور القدس کی تقسیم کے لیے سموٹریچ کا "ای 1" سازشی منصوبہ کیا ہے؟

غزہ: قابض اسرائیل کی فوج پوری تیزی کے ساتھ منصوبہ "ای 1" پر عملدرآمد کے لیے وقت تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ یہ استعماری منصوبہ مشرقی القدس کے قریب تقریباً 12 کلومیٹر رقبے پر محیط ہے، جس کا مقصد صہیونی بستی "معالیہ ادومیم" کو القدس سے جوڑنا اور شہر کو اس کے فلسطینی ماحول سے کاٹنا ہے تاکہ مقبوضہ شہر میں ایک نیا آبادیاتی منظر نامہ مسلط کیا جا سکے۔ یہ منصوبہ دراصل نوے کی دہائی میں سامنے آیا تھا اور قابض اسرائیل کے نام نہاد "گریٹر اسرائیل" کے منصوبے میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا اصل مقصد غرب اردن کے مختلف حصوں کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دینا اور فلسطینی ریاست کے قیام کی ہر ممکن صورت کو دفن کرنا ہے۔

منصوبے کی تفصیل: 'ای 1' نامی منصوبہ یہودی بستیوں "معالیہ ادومیم" اور "بسگات زئیف" کے درمیان واقع ہے۔ یہ علاقہ (سیکٹرج) میں آتا ہے اور مکمل طور پر قابض اسرائیل کے تسلط میں ہے۔ اس میں بیت المقدس کے علاقے عناتا، العیسویہ، الزعیم، العیزریہ اور ابو دیس کے قیمتی فلسطینی علاقے شامل ہیں، جو مشرقی القدس کے حیاتیاتی تسلسل کا حصہ ہیں۔ یہ منصوبہ تقریباً 12 ہزار دونم رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کے ذریعے القدس اور معالیہ ادومیم کو ایک دوسرے سے جوڑ کر القدس کو غرب اردن سے کاٹ دیا جائے گا اور شمالی و جنوبی غرب اردن کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا جائے گا۔ بزلئیل سموٹریچ نے حالیہ بیان میں کہا کہ "اب فلسطینی ریاست کا تصور ہمیشہ کے لیے دفن ہو جائے گا"۔ اس نے اعلان کیا کہ یہ منصوبہ صہیونیوں کے لیے سب سے اہم ہے، جس کا مقصد غرب اردن کو القدس سے کاٹنا اور فلسطینی توسیع کو روکنا ہے۔

تاریخی پس منظر: سنہ 1967ء میں القدس پر قبضے کے بعد 1975ء میں اسحاق رابین کی حکومت نے "معالیہ ادومیم" بستی قائم کی جو بعد میں غرب اردن کی سب سے بڑی اور تیزی سے بڑھنے والی بستیوں میں شمار ہونے لگی۔ نوے کی دہائی کے اوائل میں صہیونی وزیر ارئیل شیرون نے اس بستی کو ہزاروں مکانات، ہوٹلوں اور صنعتی زون کے ذریعے بڑھانے کا منصوبہ پیش کیا، لیکن اس وقت سیاسی مذاکرات کی وجہ سے اسے وقتی طور پر روک دیا گیا۔

1994ء میں اس منصوبے کو "ای 1" کے نام سے دوبارہ پیش کیا گیا۔ اس کے تحت 500,12 دونم رقبے پر کنٹرول، 1 کلومیٹر پر صنعتی زون، 4 ہزار صہیونی رہائشی یونٹس اور 10 ہوٹل بنانے کا منصوبہ تھا۔ عالمی دباؤ کی وجہ سے اس پر مکمل عمل درآمد نہ ہو سکا مگر قابض اسرائیل نے بنیادی ڈھانچے کی تیاری جاری رکھی۔

ذیلی منصوبے: 'ای 1' کے تحت صہیونی ریاست نے کئی ذیلی منصوبے بھی منظور کیے، جن میں درج ذیل پروجیکٹ شامل ہیں۔

سنہ 2002ء میں 350,1 دونم پر صنعتی علاقہ تعمیر کیا گیا۔ 2005ء میں 180 دونم پر صہیونی پولیس کا ہیڈکوارٹر تعمیر کیا گیا ہے۔ عناتا اور شعفاط کی 500 دونم زمین چھین کر اسے کچرا پھینکنے کے مقام میں بدلنے کا اعلان کیا گیا۔ ہزاروں رہائشی یونٹس، ہوٹل رومز اور باغات شامل ہیں جن میں حالیہ منصوبے کے تحت 401,3 نئے رہائشی یونٹس شامل ہیں۔

زندگی کا تانا بانا" منصوبہ: اس میں فلسطینیوں کے لیے متبادل سڑکیں بنائی جا رہی ہیں تاکہ وہ صہیونی بستیوں سے گزرتے ہوئے القدس نہ پہنچ سکیں۔ ان میں العیزریہ اور الزعیم کو ملانے والی سڑک اور ایک اور سڑک جو الخان الاحمر کو مشرقی القدس سے جوڑتی ہے شامل ہیں۔ یہ سب راستے صرف فلسطینیوں کے لیے ہیں جبکہ صہیونیوں کے لیے علیحدہ مرکزی شاہراہیں مخصوص ہیں۔

عملدرآمد کا طریقہ اور مقاصد: قابض اسرائیل اس منصوبے کو زمینوں کی ضبطی، مکانات کے انہدام اور بدوی فلسطینی آبادیوں خصوصاً الخان الاحمر اور مشرقی پہاڑی علاقوں سے جبری بے دخلی کے ذریعے آگے بڑھا رہا ہے۔ مقامی فلسطینیوں کو ان کی زمینوں تک رسائی سے محروم کیا جا رہا ہے۔ اس منصوبے کا بڑا مقصد "معالیہ ادومیم" کو باضابطہ طور پر قابض اسرائیل میں شامل کرنا، القدس کو اس کے فلسطینی ماحول سے مکمل طور پر کاٹ دینا، آبادیاتی توازن کو صہیونیوں کے حق میں موڑ دینا اور شمالی وجنوبی غرب اردن کے جغرافیائی ربط کو ختم کر دینا ہے۔

یہ منصوبہ "گریٹر اسرائیل" کے منصوبے کا حصہ ہے جس کے تحت 600 کلومیٹر رقبے کو صہیونی تسلط میں لایا جائے گا، جو غرب اردن کی کل زمین کا 10 فیصد ہے۔

بین الاقوامی موقف: اس منصوبے پر فلسطینی عوام نے بھرپور احتجاج کیا ہے اور اسے یورپی یونین، اقوام متحدہ اور عرب و اسلامی ممالک نے یکسر مسترد کیا ہے۔ عالمی سطح پر یہ تنقید کی جا رہی ہے کہ یہ منصوبہ نہ صرف بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی ہے بلکہ دو ریاستی حل کو بھی دفن کرنے کی صہیونی سازش ہے۔

ہلیری کلنٹن نے ٹرمپ کو نوبل انعام دلانے کیلئے شرط رکھ دی

واشنگٹن (یو این آئی) سابق امریکی وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو ایک شرط پر نوبل امن انعام کے لیے نامزد کریں گی۔ سابق امریکی وزیر خارجہ اور ٹرمپ کے صدارتی انتخاب کی حریف ہلیری کلنٹن نے ٹرمپ پوتن ملاقات سے متعلق ایکس پر پوسٹ شیئر کیا، ہلیری کلنٹن کا کہنا ہے کہ وہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو ایک شرط کے تحت نوبل امن انعام کے لیے نامزد کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ شرط یہ ہے کہ اگر ٹرمپ یوکرین کو اپنا علاقہ چھوڑے بغیر روس یوکرین جنگ کو ختم کرنے میں کامیاب ہو گئے تو وہ انہیں نوبل انعام کیلئے نامزد کریں گی۔ سابق امریکی وزیر خزانہ نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پوتن وقت کے ساتھ ساتھ اس علاقے سے دستبردار ہو جائیں گے جس پر انہوں نے قبضہ کیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صدر ٹرمپ جنگ بندی کے لئے دباؤ ڈال رہے ہیں، جو ان کی عالمی امن ساز کے طور پر ساکھ کو مضبوط کر سکتا ہے لیکن اس عمل میں یوکرین کا کوئی علاقہ روس کو نہ دیا جائے یوکرین جنگ کا پرامن اختتام تاریخی اقدام ہوگا۔ واضح رہے کہ اس ہفتے کے شروع میں ٹرمپ نے کہا تھا کہ کچھ "علاقوں کی تبدیلی" ہو سکتی ہے، یاد رہے کہ روس اس وقت یوکرین کے تقریباً 18 فیصد علاقے پر قابض ہے۔ یاد رہے کہ اسرائیل سمیت متعدد ممالک ڈونلڈ ٹرمپ کو امن معاہدے یا جنگ بندی کروانے کیلیے نوبل انعام کا حقدار سمجھتے ہیں اور انہوں نے امریکی صدر کو اس کیلیے نامزد بھی کیا ہے۔ واضح رہے کہ ہر سال سینکڑوں امیدواروں کا انتخاب ناروے کی نوبل کمیٹی کرتی ہے جس کے پانچ اراکین کا تقرر ناروے کی پارلیمنٹ 19ویں صدی کے سویڈش صنعت کار الفریڈ نوبل کی مرضی کے مطابق کرتی ہے۔

دہلی: پتے شاہ درگاہ احاطہ میں اندوہناک حادثہ

اچانک چھت گرنے سے 5 افراد جاں بحق، کئی افراد ملبہ میں دبے، ریسکیو مہم جاری، حادثہ کے بعد چیخ وپکار

نئی دہلی: (ایجنسی) دہلی کے حضرت نظام الدین علاقہ میں 15 اگست کی سہ پہر خوفناک حادثہ پیش آیا، جس میں کم از کم 5 جانیں تلف ہو گئی ہیں۔ واقعہ ہمایوں کی قبر کے پیچھے موجود پتے شاہ درگاہ میں پیش آیا، جہاں کمرے کی چھت اور اس سے ملحق ایک دیوار منہدم ہو گئی۔ جب چھت گری تو وہاں کم وبیش 16 افراد موجود تھے، جو ملبہ میں دب گئے۔ اس حادثہ کے بعد وہاں چیخ وپکار مچ گئی۔ لوگوں کی آواز سن کر قریب میں موجود لوگ اور پولیس والے فوراً وہاں پہنچے۔ فائر بریگیڈ محکمہ کو بھی حادثہ کی اطلاع فوراً دے دی گئی۔ خبر ملتے ہی جائے وقوع پر پہنچی فائر بریگیڈ کی ٹیم نے ریسکیو مہم شروع کی اور ملبہ میں دبے لوگوں کو نکال کر ایمس پہنچانا شروع کیا۔ کم وبیش 15 لوگوں کو اسپتال لے جایا گیا جن میں سے 5 کو ڈاکٹروں نے مردہ قرار دے دیا۔ دیگر زخمی افراد کا علاج شروع ہو چکا ہے۔ مہلوکین میں 3 خواتین اور 2 مرد شامل بتائے جا رہے ہیں۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق دہلی پولیس اور فائر بریگیڈ کی ٹیم ریسکیو آپریشن جاری رکھے ہوئی ہے۔

پولیس اور فائر بریگیڈ نے بتایا کہ پتے شاہ درگاہ احاطہ میں موجود ایک کمرے کی چھت گرنے کے سبب یہ حادثہ پیش آیا۔ ملبہ کو مستقل ہٹایا جا رہا ہے۔ 15 سے 16 لوگوں کے دبے ہونے کی اطلاع ملی تھی، ان میں سے 5 لوگوں کی موت واقع ہو گئی ہے۔ کچھ میڈیا رپورٹس میں بتایا جا رہا ہے کہ ریسکیو آپریشن میں این ڈی آر ایف کی بھی مدد لی گئی ہے۔ چونکہ ملبہ کافی زیادہ جمع ہو گیا تھا، اس وجہ سے فائر بریگیڈ ٹیم کو بہت وقت لگ رہا تھا۔ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے این ڈی آر ایف کو بلایا گیا جس کے ساتھ سنیپر ڈاگ بھی تھا۔ اس سے ملبہ میں دبے لوگوں کی تلاش آسان ہو گئی۔

گاندھی کے ساتھ ساورکر کی تصویر پر کانگریس برہم

'مجاہدین آزادی میں بھی ملاوٹ، ملک سستا تیل مانگ رہا ہے سستی کامیڈی نہیں'

نئی دہلی: (ایجنسی) 79ویں یوم آزادی کے موقع پر پٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت کی جانب سے سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی ایک پوسٹ تنازعے کا سبب بن گئی ہے۔ وزارت نے اپنے ایکس (سابقہ ٹوئٹر) اکاؤنٹ پر ملک کو آزادی کی مبارکباد دیتے ہوئے ایک پوسٹر جاری کیا، جس میں مہاتما گاندھی، بھگت سنگھ، سبھاش چندر بوس اور ساورکر کی تصاویر شامل تھیں۔ خاص طور پر ساورکر کی تصویر گاندھی جی کے بالکل ساتھ لگائی گئی، جس پر کانگریس نے سخت ردعمل ظاہر کیا۔ وزارت کی جانب سے پوسٹ میں لکھا گیا تھا، "جب ہم اپنے وطن کی آزادی کا جشن منا رہے ہیں، تو یاد رکھیں، آزادی تب ہی پروان چڑھتی ہے جب ہم اسے ہر روز اتحاد، ہمدردی اور عمل سے سیراب کرتے ہیں۔" یہ پوسٹ منظر عام پر آتے ہی کانگریس رہنماؤں نے فوری طور پر تنقید شروع کر دی۔ کانگریس کے ترجمان پون کھیڑا نے ایکس پر طنزیہ انداز میں لکھا، "پٹرول میں ایتھنال کی ملاوٹ کرتے کرتے اب آپ مجاہدین آزادی میں بھی ملاوٹ کرنے لگے! جو تاریخ میں بڑے نہیں بن سکے، انہیں پوسٹر میں بڑا بنا رہے ہو۔ ملک آپ سے سستا تیل مانگ رہا ہے، سستی کامیڈی نہیں۔"

کانگریس کے جنرل سکریٹری (تنظیم) کے سی وینوگوپال نے بھی اس معاملہ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے لکھا، "ہر یوم آزادی پر مودی کی قیادت والی بی جے پی یہ طے شدہ معمول بناتی ہے کہ تاریخ کو مسخ کرے اور غداروں کو ہیرو بنا کر پیش کرے۔ یہ آرویل طرز کی تصویر، جس میں برطانوی حکومت سے رحم کی درخواست کرنے والے ساورکر کو گاندھی جی، جو بلاشبہ مہاتما تھے اور جنہوں نے ہمیں آزادی دلائی، سے برتر دکھایا گیا ہے، اور پنڈت نہرو و سردار پٹیل جی کو مکمل طور پر غائب کر دیا گیا ہے، آزادی کے متوالوں کی تضحیک کی کھلی مثال ہے۔" انہوں نے مزید کہا، "ایسی حرکتوں کی اور کیا توقع کی جاسکتی ہے اُن لوگوں سے جن کے باپ دادا نے برطانوی سامراج کے ساتھ مل کر نفرت اور تقسیم کے وہ بیج بوئے جن کے اثرات آج تک ہمیں ستا رہے ہیں؟"

وہیں، انڈین یوتھ کانگریس کے سابق صدر شرینواس بی وی نے بھی سخت زبان میں ردعمل دیا۔ انہوں نے ساورکر کو 'انگریزوں کی پنشن پر پلنے والا' اور 'مہاتما گاندھی کے قتل کی سازش میں شریک ایک غدار وطن' قرار دیا۔ شرینواس نے کہا کہ یوم آزادی پر ساورکر کو گاندھی سے بڑا دکھانا ان تمام آزادی کے متوالوں کی توہین ہے جن کی قربانیوں سے ہندوستان کو آزادی ملی۔ کانگریس رہنماؤں کا کہنا ہے کہ حکومت آزادی کی تحریک کے حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہی ہے اور تاریخ کو اپنے نظریاتی ایجنڈے کے مطابق بدلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ان کے مطابق ساورکر کا کردار متنازعہ رہا ہے اور انہیں مہاتما گاندھی جیسے قائد کے برابر یا اس سے بڑا پیش کرنا نہ صرف تاریخ کے ساتھ ناانصافی ہے بلکہ عوام کے جذبات کو مجروح کرنے کے مترادف ہے۔

"آزادی صرف جشن نہیں، ذمہ داری بھی ہے"

یوم آزادی پر چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس بی آر گوئی کا خطاب

نئی دہلی: (ایجنسی) یوم آزادی کی تقریب کے موقع پر سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس بی آر گوئی نے کہا کہ آزادی صرف جشن منانے کا موقع نہیں، بلکہ یہ اس بات کی یاددہانی ہے کہ ہم پر ایک بڑی ذمہ داری عائد ہے، ایک ایسا بھارت بنانے کی جو مساوات، آزادی اور بھائی چارے پر قائم ہو۔

قانونی برادری کی نمائندگی اور تقرری کا عمل: چیف جسٹس گوئی نے وکلا برادری کی طرف سے پیش کردہ مطالبات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ کا کالجیم مختلف ریاستوں سے تعلق رکھنے والے باصلاحیت وکلا کی ہائی کورٹس کے لیے سفارش کرتا رہا ہے اور اس عمل میں شفافیت اور اہلیت کا خیال رکھا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ دونوں مساوی آئینی عدالتیں ہیں اور تقرری کے عمل میں پہلا قدم ہائی کورٹ کالجیم کو لینا ہوتا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ججوں کی جانب سے امیدواروں سے براہ راست انٹرویوز کا سلسلہ بھی مفید ثابت ہو رہا ہے، جس سے ان کی صلاحیت اور معاشرتی خدمت کا جذبہ بہتر طور پر جانچا جا سکتا ہے۔

قانونی برادری کی ذمہ داری: ہر مقدمہ اہم ہے: چیف جسٹس گوئی نے وکلا کو یاد دلایا کہ ہر مقدمہ، خواہ کتنا ہی معمولی کیوں نہ لگے، کسی کے لیے زندگی، عزت یا بقا کا مسئلہ ہو سکتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ وکلا کا کام صرف قانون کی تشریح نہیں، بلکہ انصاف کے حصول کے لیے اخلاقی قیادت دینا ہے۔ انھوں نے کہا کہ "ہمارے فیصلے اور دلائل صرف عدالتوں تک محدود نہیں، بلکہ وہ بھارت کے سماجی و اخلاقی تانے بانے کو تشکیل دیتے ہیں۔"

آزادی، مساوات اور بھائی چارہ — ہمارا آئینی فرض: چیف جسٹس نے کہا کہ سیاسی جمہوریت اس وقت تک پائیدار نہیں ہو سکتی جب تک اس کی بنیاد سماجی جمہوریت پر نہ ہو۔ انھوں نے ڈاکٹر امبیڈکر کے الفاظ یاد دلائے کہ "اگر آج کے بعد کوئی غلطی ہوتی ہے تو ہم اس کا الزام انگریزوں کو نہیں دے سکتے، قصوروار ہم خود ہوں گے۔" انھوں نے زور دیا کہ عدلیہ اور قانونی برادری کو آئینی اقدار کا محافظ بن کر کام کرنا چاہیے۔ آزادی کو وسعت دینا، محروم طبقات کے حقوق کا تحفظ کرنا، اور قانون کی حکمرانی کو مضبوط کرنا ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اپنے خطاب کے اختتام پر انھوں نے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ سنتھال برادری کی بیٹی کا ملک کی سب سے بلند آئینی عہدے تک پہنچنا بھارت کے سفر کی علامت ہے، لیکن ابھی مساوات، انصاف اور شمولیت کے خواب کی تکمیل باقی ہے۔ انھوں نے کہا کہ "آئیے ہم ایسا بھارت بنائیں جہاں کوئی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے، کوئی عورت عدم تحفظ کا شکار نہ ہو اور کوئی شہری اتنا چھوٹا نہ ہو کہ اسے سنا نہ جائے۔"

خوفناک سڑک حادثہ، 10 مسافر ہلاک، 35 زخمی

پٹنہ: (ایجنسی) مغربی بنگال کے بردوان میں ایک المناک سڑک حادثے میں 10 لوگوں کی موت ہو گئی، جب کہ تقریباً 35 لوگ زخمی ہو گئے۔ تمام زخمیوں کو بردوان میڈیکل کالج اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ مشرقی بردوان کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سنگیت داس نے اس کی تصدیق کی ہے۔ ابتدائی معلومات کے مطابق حادثہ اس وقت پیش آیا جب مسافروں سے بھری بس سڑک کنارے کھڑے ٹرک سے ٹکرا گئی۔ مسافر گنگا ساگر میں نہا کر واپس آ رہے تھے۔ بس درگاپور کی طرف جا رہی تھی۔ یہ حادثہ مشرقی بردوان میں قومی شاہراہ نمبر 19 پر نالہ فیری گھاٹ پر پیش آیا۔ تصادم اتنا زوردار تھا کہ بس کا اگلا حصہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ واقعہ کے بعد موقع پر کہرام مچ گیا۔ مقامی لوگوں نے سب سے پہلے امدادی کام شروع کیا اور پولیس کو بھی اطلاع دی گئی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور مقامی انتظامیہ کے اہلکار موقع پر پہنچ گئے۔ انھوں نے راحت اور بچاؤ کا کام شروع کر دیا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی ضلع کے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس آرک بنرجی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ عائشہ رانی اسپتال پہنچے۔ اس دوران مشرقی بردوان کے پولیس سپرنٹنڈنٹ سنگیت داس نے بتایا کہ یہ بس یاترا پر جا رہی تھی۔ اسی دوران راستے میں بس کا ٹرک سے حادثہ ہو گیا۔ پولیس افسر نے تصدیق کی کہ خوفناک بس حادثے میں 10 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ 35 افراد زخمی ہوئے۔

ملک کی سالمیت کے تحفظ کیلئے قومی اتحاد بیحد ضروری۔ شیخ ابوبکر احمد

کالی کٹ: (ایجنسی) ملک کی عظیم الشان اسلامی یونیورسٹی جامعہ مرکز الثقافۃ السنیہ میں ۷۹ واں یوم جشن آزادی نہایت ہی جوش وخروش اور جذبہ حب الوطنی کے ساتھ منایا گیا۔ گرانڈ مفتی آف انڈیا شیخ ابوبکر احمد نے پرچم کشائی کی۔ اور قوم کے نام اپنے پیغام میں قومی اتحاد کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آزادی کی صحیح تعبیر آئینی اقدار کو برقرار رکھنے، اور قومی اتحاد ہے۔

شیخ ابوبکر نے کہا کہ آزادی حاصل کرنے کیلئے ہر مذہب، ذات، طبقہ کے لوگوں نے متحدہ جدوجہد کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی سالمیت کے تحفظ کے لئے قومی اتحاد ضروری ہے۔ یہ دن صرف جشن منانے کا نہیں ہے بلکہ ہمیں اپنی ذمہ داری یاد دہانی کراتا ہے، وطن کے تئیں سچی محبت، قومی اتحاد، جذبہ ایثار کا عہد کریں۔ شیخ نے ملک کے تمام شہریوں کو مبارکباد پیش کی، جنگ آزادی کے مجاہدین کو خراج عقیدت پیش کیا۔ تقریب میں مرکز بوائز اسکول اور انٹرنیشنل اسکول کے طلبہ شریک رہے۔ اور آئینی اقدار، ملکی روایات اور قومی اتحاد کا پختہ عہد بھی کیا۔ پروگرام کی صدارت ڈائریکٹر جنرل سی محمد فیضی نے کیا۔ علاوہ ازیں طلبہ نے مختلف قومی، ثقافتی رنگارنگ پروگرام پیش کیا۔ قبل ازیں مرکز کے مختلف شعبہ جات تحت الگ الگ کیمپس میں 79 ویں یوم آزادی دھوم سے منائی گئی، تقریب میں 24 ریاستوں کے طلبہ شریک رہے۔ مرکز کشمیری ہوم کے طلبہ نے شاندار تعلیمی ومکالماتی مظاہرہ پیش کیا۔ پورا کیمپس ہندوستان زندہ آباد کے نعرہ سے گونج اٹھا۔ روشن اور کامیاب مستقبل کے پیغام کے ساتھ گنگا جمنی تہذیب پر آزادی کی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ملک کی پہلی بغیر ڈرائیور والی منی بس سروس حیدرآباد میں شروع

حیدرآباد: ملک کی پہلی بغیر ڈرائیور والی منی بس حیدرآباد پہنچ گئی ہے۔ اس کے ساتھ ایک نئے مستقبل کا آغاز ہو گیا ہے۔ تاہم ان گاڑیوں کو ابھی تک عوام کے لیے نہیں کھولا گیا ہے۔ فی الحال ان بسوں کو خصوصی طور پر آئی آئی ٹی حیدرآباد کیمپس کے اندر چلایا جا رہا ہے۔ آئی آئی ٹی حیدرآباد کے ذریعہ تیار کردہ خودمختار نیویگیشن ڈیٹا ایکویزیشن سسٹم ٹیکنالوجی سے چلنے والی یہ بسیں گذشتہ تین دنوں سے آئی آئی ٹی کیمپس میں روزانہ چل رہی ہیں۔ عملے کے مطابق بھارت میں یہ پہلا موقع ہے کہ بغیر ڈرائیور والی بسیں عملی طور پر چلائی جا رہی ہیں۔ ان خودکار بسوں کے لیے ٹیکنالوجی کی ترقی آئی آئی ٹی حیدرآباد کے ایک خاص ریسرچ اکائی ٹیکنالوجی انوویشن ہب آن آٹونومس نیویگیشن (TIHAN) نے تیار کیا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ یہ بسیں مکمل طور پر بجلی سے چلتی ہیں، جس سے یہ ماحول دوست ہیں۔ فی الحال، آئی آئی ٹی کیمپس میں گاڑیوں کے دو ماڈل ایک چھ سیٹوں والی اور دوسری چودہ سیٹوں والی بسیں چل رہی ہیں۔ انہیں طلباء اور پروفیسرز مین گیٹ سے کیمپس کے مختلف حصوں تک جانے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔

یوم آزادی: عمر عبداللہ نے کی بخشی اسٹیڈیم میں پرچم کشائی

کیا پہلگام کے قاتل اور پاکستان میں بیٹھے آقا یہ طے کریں گے کہ ہم ایک ریاست ہوں گے یا نہیں: وزیر اعلیٰ جموں وکشمیر

کشمیر: (ایجنسی) جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے مرکز کے زیر انتظام اس خطہ کو مکمل ریاست کا درجہ تک ملنے پر انتہائی رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے یوم آزادی کے موقع پر سری نگر کے بخشی اسٹیڈیم میں پرچم کشائی کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اپنا یہ غم ظاہر کیا۔ انھوں نے تقریر کے دوران کہا کہ دہشت گردی یہ طے نہیں کریں گے کہ جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ ملے گا یا نہیں۔ عمر عبداللہ کا یہ بیان سپریم کورٹ کے اس تبصرہ کے پیش نظر سامنے آیا ہے جس میں چیف جسٹس بی آر گوئی کی صدارت والی بنچ نے کہا تھا کہ جموں وکشمیر کو دوبارہ ریاست کا درجہ دینے سے پہلے وہاں کی زمینی حالت پر توجہ دینی چاہیے۔ عدالت نے یہ بھی کہا تھا کہ پہلگام جیسے واقعات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اسی حوالے سے وزیر اعلیٰ نے پہلگام حملے کا ذکر کرتے ہوئے اسے افسوسناک قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ "کیا پہلگام کے قاتل اور پاکستان میں بیٹھے آقا یہ طے کریں گے کہ ہم ایک ریاست ہوں گے یا نہیں؟" وہ مزید کہتے ہیں کہ "ہر بار جب ہم ریاست کا درجہ حاصل کرنے کے قریب پہنچتے ہیں، تو وہ اسے نقصان پہنچانے کے لیے کچھ نہ کچھ کرتے ہیں۔ کیا یہ مناسب ہے؟" جموں وکشمیر کو مکمل ریاست کا درجہ دیے جانے کو عمر عبداللہ نے ایک سزا سے تعبیر کیا۔ انھوں نے کہا کہ "ہمیں اس جرم کی سزا کیوں دی جا رہی ہے جس میں ہمارا کوئی کردار نہیں ہے۔ جموں وکشمیر کے لوگ خود اس حملے کے خلاف کھڑے ہوئے اور کٹھوا سے لے کر کپواڑہ تک احتجاجی مظاہرے کیے گئے۔" وہ واضح لفظوں میں کہتے ہیں کہ "بدقسمتی سے ہمیں آج پہلگام حملے کی سزا مل رہی ہے۔" وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے اپنی تقریر کے دوران سپریم کورٹ کے ذریعہ مرکزی حکومت کو مکمل ریاست کا درجہ دیے جانے کا مطالبہ کرنے والی عرضی پر جواب دینے کے لیے دی گئی 8 ہفتوں کی مہلت کا بھی ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ ان 8 ہفتوں کے دوران جموں وکشمیر کا ریاستی درجہ بحال کرنے کا مطالبہ شدت کے ساتھ رکھنے کے لیے ایک وسیع دستخطی مہم چلائی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ کا کہنا ہے کہ "آج سے ہم ان 8 ہفتوں کا استعمال ریاست کا درجہ بحال کرنے کے لیے دستخطی مہم کے تحت گھر گھر جا کر یں گے۔

ایس آئی آر: کب منظر عام پر آئے گی بہار کے ہٹائے گئے 65 لاکھ ووٹرس کی تفصیل؟ الیکشن کمیشن کا جواب آیا سامنے

نئی دہلی: (ایجنسی) بہار اسمبلی انتخاب سے عین قبل ووٹرس کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کرانے سے متعلق الیکشن کمیشن کا فیصلہ ہنگامہ کا سبب بن گیا ہے۔ ایس آئی آر کے بعد الیکشن کمیشن نے جب ڈرافٹ ووٹر لسٹ جاری کیا، اس کے بعد تو ہنگامہ مزید بڑھ گیا ہے۔ معاملہ سپریم کورٹ میں ہے اور کئی محاذ پر الیکشن کمیشن کو مشکلات کا سامنا ہے۔ سپریم کورٹ نے گزشتہ روز اس معاملے پر سماعت کرتے ہوئے الیکشن کمیشن کو ہدایت دی تھی کہ ایس آئی آر میں حذف کیے گئے 65 لاکھ ناموں کو منظر عام پر لایا جائے۔ ساتھ ہی عدالت عظمیٰ نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ کام طے مدت میں کیا جانا چاہیے، اور یہ 48 گھنٹے مناسب لگتا ہے۔ اس معاملے میں الیکشن کمیشن کا جواب سامنے آ گیا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'ٹی وی 9 بھارت ورش' کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن 20 اگست تک حذف کردہ ناموں کی تفصیل سیاسی پارٹیوں کو فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یعنی آئندہ 5 دنوں میں مکمل ڈاٹا سامنے آ جائے گا۔ الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ عام شہریوں کو مزید سہولت فراہم کرنے کے مدنظر سپریم کورٹ کے مشوروں سے ادارہ متفق ہے، اور سپریم کورٹ کی ہدایات پر عمل کیا جائے گا۔ رپورٹ میں دی گئی جانکاری کے مطابق الیکشن کمیشن نے اپنے جواب میں کہا کہ جلد ہی حذف کردہ ناموں کو منظر عام پر لایا جائے گا۔ 20 اگست سے سبھی سیاسی پارٹیوں کو بی ایل او کے ذریعہ دی گئی مردہ، 2 مقامات پر مقیم اور ہجرت کر چکے ووٹرس کی فہرست فراہم کی جائے گی۔ یہ فہرست نام حذف کیے جانے کی وجوہات سمیت ڈرافٹ رول میں بھی ڈالی جائے گی۔ اسے الیکٹورل افسران اور چیف الیکشن افسر کی ویب سائٹ پر بوتھ وار ای پی آئی سی نمبر سے تلاش کیا جا سکے گا۔ الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ ڈرافٹ لسٹ سے باہر ہو چکے ووٹر آدھار کی ایک کاپی کے ساتھ اپنا دعویٰ پیش کر سکتے ہیں۔ یہاں درخواست دہندہ صرف وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو ڈرافٹ لسٹ (65 لاکھ) میں نہیں ہیں اور وہ صرف وہی دعویٰ داخل کر سکتے ہیں جو اصولوں کے مطابق فارم 6 میں ہونا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی فارم 6 میں پہلے سے ہی آدھار شامل ہے۔

یوم آزادی پر 127 سپاہیوں کو بہادری کے اعزاز

نئی دہلی: (ایجنسی) صدر جمہوریہ ہند دروپدی مرمو نے یوم آزادی کے موقع پر مسلح افواج اور سنٹرل آرمڈ پولیس فورسز کے جوانوں کی شجاعت اور خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کل 127 سپاہیوں کو بہادری کے ایوارڈ دینے کا اعلان کیا، جبکہ 40 دیگر اہلکاروں کو نمایاں خدمات پر ممتاز سروس ایوارڈ سے نوازنے کا فیصلہ کیا گیا۔

اعلان کے مطابق بہادری کے اعزازات میں چار کو کیرتی چکر، 15 کو ویر چکر اور 16 کو شوریہ چکر دینے کی منظوری دی گئی۔ ویر چکر حاصل کرنے والوں میں ہندوستانی فضائیہ کے نو وہ جری پائلٹ شامل ہیں جنہوں نے آپریشن سندور کے دوران غیر معمولی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے پاکستان کے فوجی اڈوں کو نشانہ بنایا۔

ہندوستانی فضائیہ کی اس کامیاب کارروائی نے دشمن کی جارحیت کا بھرپور جواب دیتے ہوئے اس کے حوصلے پست کر دیے۔ آپریشن سندور کے دوران شاندار قیادت اور منصوبہ بندی پر ہندوستانی فضائیہ کے ڈائریکٹر جنرل آپریشنز ایئر مارشل اودھیش بھارتی اور فضائیہ کے نائب سربراہ نرمدیشور تیواری سمیت تینوں افواج کے سات سینئر افسران کو سروتم یودھ سیوا میڈل دینے کا اعلان کیا گیا۔ یہ اعزاز جنگی خدمات میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والوں کے لیے دیا جاتا ہے۔

صدر جمہوریہ کے دفتر سے جاری تفصیلات کے مطابق دو افسران کو آرمی میڈل (گیلنٹری)، 58 کو آرمی میڈل (گیلنٹری)، چھ کو نیوی میڈل (گیلنٹری) اور 26 کو ایئر فورس میڈل (گیلنٹری) دینے کی منظوری دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ سات اہلکاروں کو سروتم یودھ سیوا میڈل، نو کو اتم یودھ سیوا میڈل اور 24 کو یودھ سیوا میڈل سے نوازا جائے گا۔

مزید برآں، صدر جمہوریہ نے 290 مینشن ان ڈسپیچز کی بھی منظوری دی، جن میں فوج کے لیے 115، بحریہ کے لیے پانچ، فضائیہ کے لیے 167 اور بارڈر روڈز ڈیولپمنٹ بورڈ (بی آر ڈی بی) کے لیے تین اعزازات شامل ہیں۔ مینشن ان ڈسپیچز اُن اہلکاروں کو دیا جاتا ہے جنہوں نے کسی آپریشن یا مشن میں نمایاں کارکردگی دکھائی ہو، چاہے وہ جنگ کے میدان میں ہو یا دیگر عسکری سرگرمیوں میں۔

یوم آزادی پر دیے جانے والے یہ اعزازات نہ صرف بہادری اور قربانی کے اعتراف کا نشان ہیں بلکہ یہ مسلح افواج کے اہلکاروں کو اپنی خدمات میں مزید جذبے اور عزم کے ساتھ حصہ لینے کی ترغیب بھی دیتے ہیں۔ آپریشن سندور میں شامل جوانوں اور افسران کی کارکردگی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ بھارتی مسلح افواج ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لیے پوری طرح تیار اور مستعد ہیں۔

آپریشن سندور کے دوران جرأت کا مظاہرہ کرنے والے 9 فضائیہ پائلٹس کو ویر چکر

'میں نے کبھی لوری نہیں سنی، بہادری کے قصے سن کر بڑی ہوئی ہوں'، کرنل صوفیہ قریشی نے کے بی سی 17 میں سنائی داستان

نئی دہلی: (ایجنسی) ٹیلی ویژن کے مشہور ومقبول ریلٹی شو 'کون بنے گا کروڑپتی' آج (15 اگست 2025)، یعنی جمعہ کی شام انتہائی خاص ہونے والا ہے۔ آج کے ایپی سوڈ میں بالی ووڈ کے سپر اسٹار امیتابھ بچن کے سامنے وہ 3 بہادر خواتین بیٹھی نظر آئیں گی جنھوں نے ہندوستانی فوج میں اپنی خاص شناخت قائم کی ہے۔ ہندوستانی فوج سے منسلک کرنل صوفیہ قریشی، ہندوستانی فضائیہ کی ونگ کمانڈر ویومیکا سنگھ اور ہندوستانی بحریہ کی کمانڈر پریرنا دیوستھلی۔ اس ایپی سوڈ کا جو پرومو سامنے آیا ہے، اس میں امیتابھ بچن حیران اور جذباتی ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ خاص طور پر صوفیہ قریشی کی باتوں سے وہ بہت متاثر دکھائی دے رہے ہیں۔ سونی ٹی وی کے تازہ پرومو میں کرنل صوفیہ قریشی نے اپنی فیملی کی باوقار تاریخ کے بارے میں بات کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اس ویڈیو میں انھوں نے بتایا کہ وہ ایک ایسے کنبہ سے تعلق رکھتی ہیں، جہاں ہر کوئی فوج میں تھا۔ صوفیہ قریشی نے یہ بھی انکشاف کیا کہ ان کی پردادی کے آبا واجداد رانی لکشمی بائی کے لیے لڑے تھے۔ اپنی پرورش کے بارے میں بات کرتے ہوئے صوفیہ نے کہا کہ "میں نے کبھی لوری نہیں سنی، بلکہ بچپن سے بہادری کے قصے سنے ہیں۔ ان کہانیوں نے مجھے ہمت دی اور میرے اندر ملک کے تئیں محبت کا جذبہ پیدا کیا۔" انھوں نے مزید بتایا کہ فوج میں ہر فوجی کو ایک جیسی تربیت ملتی ہے، چاہے وہ افسر ہو یا سپاہی، اور یہی مساوات فوج کو مضبوط بناتی ہے۔ کون بنے گا کروڑپتی کے آئندہ ایپی سوڈ میں خواتین کی خودمختاری کا ذکر کرتے ہوئے ونگ کمانڈر ویومیکا سنگھ ایک بے حد اہم بات بتاتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ "ایک ایئر کرافٹ کو نہیں پتہ ہوتا کہ اس کے کنٹرولز پر ایک آدمی بیٹھا ہے یا عورت۔"

حکومت کو سبق سکھانے کی ضرورت ہے: شرد پوار

ممبئی: شرد پوار، ادھو ٹھاکرے اور ہرش دھن سپکل مہاراشٹر اسپیشل پبلک سیکورٹی بل ے خلاف اسٹیج پر اکٹھے ہوئے اور مہایوتی ومت کی سخت تنقید کی۔ سابق مرکزی وزیر شرد ر نے کہا کہ مہاراشٹر کا خصوصی عوامی تحفظ نون لوگوں کی اظہار رائے کی آزادی کو کچل ے گا۔ عوامی تحفظ مخالف قانون کی جدوجہد کمیٹی نے یشونت راؤ چوان سینٹر میں ایک کونسل کا نمام کیا تھا۔

اس موقع پر شرد پوار نے کہا کہ یہ جلد بازی ں لایا گیا قانون ہے۔ اس سے لوگوں کی زادی اظہار پر اثر پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہوریت کی اقدار بحران کا شکار ہیں، اداروں پر ملے ہو رہے ہیں۔ عدالتی نظام میں بھی دراندازی ئی ہے۔ عوامی تحفظ کے قانون نے فکر اور ادی حقوق پر حملہ کیا ہے۔ اب اس حکومت کو ق سکھانے کی ضرورت ہے اور اس کے لیے ہم ی قوت کے ساتھ آپ کے ساتھ ہیں۔ پوار نے اعتراف کیا کہ جب بی جے پی زیر قیادت ومت نے گزشتہ ماہ اسمبلی میں پہلی بار بل پیش یا تھا تو اس کی مؤثر طریقے سے مخالفت نہیں کی ئی تھی، لیکن انہوں نے کہا کہ قانون ساز کونسل ں ضروری اقدامات کیے گئے تھے۔

سابق وزیر اعلیٰ اور شیوسینا کے سربراہ ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ ہم حکومت کی طرف سے ئے گئے پبلک سیکورٹی ایکٹ کو منسوخ کرنے ے لیے لڑیں گے۔ جہاں بھی ضرورت ہو میں نے کو تیار ہوں۔ ٹھاکرے نے کہا کہ مہاراشٹر وصی پبلک سیکورٹی بل میں غداری کا کوئی ذکر ہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسا کوئی ریفرنس تا تو ان کی جماعت اس کی حمایت کرتی۔

ممبئی کی ترقی کی رفتار کو کسی سمجھوتہ کے بغیر بڑھایا جائے گا

ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے مختلف پروجیکٹوں کا افتتاح کی دوران وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کا بیان، کوسٹل روڈ آج سے 24 گھنٹے کھلی رہے گی، ہر سال کم از کم 50 کلومیٹر میٹرو لائنوں کی تعمیر کا کام شروع ہونے کا دعویٰ

ممبئی: کچھ سال پہلے، ہم نے 59 منٹ کے اندر ممبئی کا خواب دیکھا تھا۔ یہ خواب جلد پورا ہوگا۔ میٹرو نیٹ ورک تیزی سے پھیل رہا ہے اور ہر سال کم از کم 50 کلومیٹر میٹرو لائنیں مکمل ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ سڑکوں کا جال بخوبی بنایا جا رہا ہے اور دو اہم لنک پلوں کا افتتاح کیا گیا ہے جو ممبئی والوں کو ٹریفک جام سے نجات دلائیں گے۔ اس سے مشرقی اور مغربی مضافاتی علاقوں کے درمیان سفر میں وقت کی بچت ہوگی۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے یوم آزادی کے موقع پر ممبئی والوں کے لیے ان پروجیکٹوں کا افتتاح کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا۔

ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی اور برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن کے مختلف پروجیکٹوں کا افتتاح اور وقف وزیر اعلیٰ نے کیا۔ باندرہ میں ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے پوڈیم میں فڑنویس اس وقت وزیر اعلیٰ بول رہے تھے۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے، نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار، ثقافتی امور کے وزیر ایڈوکیٹ آشیش شیلار، برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن کمشنر بھوشن گگرانی، ممبئی ریجنل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے کمشنر ڈاکٹر سنجے مکھر جی موجود تھے۔

یہ کہتے ہوئے کہ ممبئی میں ساحلی سڑک کل (15 اگست) سے شہریوں کے لیے 24 گھنٹے کھلی رہے گی۔ فڑنویس نے کہا کہ ڈرائیوروں کو کوسٹل روڈ پر ٹریفک قوانین پر عمل کرنا چاہئے، پوری کوسٹل روڈ سی سی ٹی وی کی نگرانی میں ہے۔ یہ سڑک ٹریفک کے نقطہ نظر سے انقلابی ہوگی۔ فڑنویس نے کہا کہ اس میں واکنگ ٹریکس اور سائیکل ٹریکس شامل ہیں جو پیدل چلنے والوں کے لیے پرکشش ہیں۔ چیف منسٹر شری فڑنویس نے کہا کہ مغربی ایکسپریس ہائی وے پر ٹریفک کی بھیڑ کو کم کرنے کے لیے متوازی راستے بنائے جا رہے

ہیں۔ ممبئی کے مختلف حصوں کو جوڑنے والی سرنگیں، لنک پل اور فلائی اوور ٹریفک کو کم کرنے کے لیے کارآمد ثابت ہوں گے۔ اس کا مقصد ممبئی میں جاری ترقیاتی پروجیکٹوں کو 2028-29 تک مکمل کرنا ہے۔ ممبئی کو ترقی دیتے وقت ہم اصرار کرتے ہیں کہ اسے ماحول دوست ہونا چاہیے۔ ماحولیات کو نظرانداز کرکے پائیدار ترقی حاصل نہیں کی جاسکتی۔ اس لیے ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد کرتے وقت ماحولیات کو پہلے مدنظر رکھا جا رہا ہے۔ نئے تعمیر ہونے والے منصوبوں کے لیے غیر ملکی ٹیکنالوجی سے بہتر اور جدید ٹیکنالوجی استعمال کی جا رہی ہے۔ جلد ہی، میٹرو جیسے ایئر کنڈیشنڈ اور خودکار ڈور کوچز مضافاتی ریلوے میں بھی دستیاب ہوں گے۔ میٹرو پروجیکٹس نہ صرف ٹریفک کو بہتر بنانے کے لیے ہیں بلکہ روزگار پیدا کرنے کا ایک مؤثر طریقہ بھی ہیں۔ ملازمین کو اچھی رہائش اور سہولیات فراہم کرنے سے ان کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ یقین بھی ظاہر کیا کہ ممبئی کی ترقی کی رفتار کو ترقی میں کسی سمجھوتہ کے بغیر بڑھایا جائے گا۔

ڈپٹی چیف منسٹر ایکناتھ شندے نے کہا کہ شہر میں جاری پروجیکٹ شہریوں کے طرز زندگی میں مثبت تبدیلیاں لا رہے ہیں۔ میٹرو نیٹ ورک 450 کلومیٹر سے زیادہ تک پھیلا ہوا ہے، جس سے مشرقی اور مغربی مضافاتی علاقوں کے درمیان سفر آسان ہو جائے گا۔ ٹریفک کا ہجوم کم ہوگا، ایندھن کی بچت ہوگی اور وقت کی بچت ہوگی۔ پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے میٹرو اور دیگر منصوبوں پر تیز رفتاری سے عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کچھ منصوبے مقررہ وقت سے پہلے مکمل ہو چکے ہیں۔

نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے کہا کہ ممبئی کی ترقی کی رفتار ملک کی ترقی کے لیے ضروری ہے۔ ممبئی چونکہ مالیاتی راجدھانی ہے اس لیے اس کی ہمہ جہت ترقی کے لیے ترقیاتی کام کیے جا رہے ہیں۔ حکومت عوامی تحفظ اور معیاری انفراسٹرکچر کے لیے پرعزم ہے۔ اس موقع پر منڈالا میں ممبئی میٹروپولیٹن ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے ذریعہ 70 کروڑ روپے کے میٹرو ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح کیا گیا۔ یہ تربیتی ادارہ میٹرو کے لیے ہنرمند افرادی قوت فراہم کرے گا اور تربیت کے اخراجات کو بچائے گا۔ دوسری ریاستوں میں میٹرو پروجیکٹس کے لیے افرادی قوت کو تربیت دے کر آمدنی حاصل کی جائے گی۔ اس کے علاوہ، چمبور-سانتا کروز لنک کیبل اسٹیڈ برج، روڈ پارٹ 1 ایشیا میں 100 میٹر کے رداس کے ساتھ سب سے بڑا خمیدہ کیبل اسٹیڈ پل ہے۔ اس کے علاوہ مالونی میں 90 کروڑ روپے کی ملازمین کی رہائش گاہ کی عمارت جس میں دو عمارتیں ہیں جن میں کل 156 فلیٹس ہیں۔ کلانگر جنکشن پر آرم ڈی فلائی اوور اور 5.25 کلومیٹر طویل وہار کھیترا، دھرم ویر پر پیدل چلنے والے انڈر پاس، سوراجیا رکشک چھترپتی سنبھاجی مہاراج ممبئی کنارا روڈ کا افتتاح کیا گیا۔

ڈبہ والوں کو 25 لاکھ روپے میں 500 مربع فٹ کا مکان ملے گا

وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کا ڈبہ والا انٹرنیشنل ایکسپیرینس سنٹر کے افتتاح کے موقع پر اعلان

ممبئی: یوم آزادی کے موقع پر ڈباوالا کمیونٹی کے لیے ایک تاریخی اعلان کرتے ہوئے، وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نے اعلان کیا کہ 500 مربع فٹ کا مکان صرف 25.50 لاکھ روپے میں دستیاب کرایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سستی ہاؤسنگ پروجیکٹ پردھان منتری آواس یوجنا اور دیگر سرکاری اسکیموں کے ذریعے مکمل کیا جائے گا۔

وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نے باندرہ ویسٹ میں ڈبا والا انٹرنیشنل ایکسپیرینس سنٹر کا افتتاح کیا۔ اس وقت انہوں نے اعلان کیا کہ ڈبہ والوں کو کم قیمت پر مکانات دستیاب ہوں گے۔ اس موقع پر ثقافتی امور کے وزیر اور ممبئی مضافاتی ضلع کے سرپرست وزیر ایڈووکیٹ۔ آشیش شیلار، ایم ایل اے شری کانت بھارتیہ، یوگیش ساگر، تمل سیلوان کے ساتھ نوتن ممبئی ٹفن باکس سپلائر چیریٹی ٹرسٹ کے صدر الهاس مکے، ممبئی ٹفن باکس سپلائر ایسوسی ایشن کے صدر رامداس کارونڈے، سکریٹری کرن گاونڈے وغیرہ موجود تھے۔ چیف منسٹر مسٹر فڑنویس نے کہا کہ 135 سال کے سفر میں ہمارے ڈبا والے کمپیوٹر یا مصنوعی ذہانت کا استعمال کیے بغیر انسانی ذہانت کی طاقت پر عالمی شہرت یافتہ انتظامی ہنر دکھا رہے ہیں۔ انہوں نے ایک بھی غلطی کیے بغیر، ایک دن کی تاخیر کیے بغیر کام کیا۔ یہ دنیا میں ایک منفرد روایت ہے۔ انہوں نے 'ڈباوالا بھون' کو ایک بین الاقوامی تجربہ مرکز میں تبدیل کرنے کی تعریف کی اور یہاں ورچوئل ریلیٹی کے ذریعے، صبح کے بھجن سے لے کر مقامی سفر، ڈبے اور کھانے کی تقسیم تک، ڈباوالا کلچر کا براہِ راست تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ بتاتے ہوئے کہ ڈبہ والا برادری کی غیر نشہ آور، وارکاری روایت پر مبنی خدمت پوری دنیا کے لیے متاثر کن ہے، وزیر اعلیٰ مسٹر فڑنویس نے کہا کہ وہ مستقبل میں اس مرکز کے لیے بہتر سہولیات اور خدمات فراہم کریں گے۔

چیف منسٹر مسٹر فڑنویس نے ڈباوالا ہاؤسنگ پروجیکٹ کے لئے زمین فراہم کرنے والے مسٹر ترپاٹھی کے ساتھ ساتھ جیش شاہ اور پوری ٹیم کی خصوصی طور پر تعریف کی جنہوں نے بغیر منافع کے بہترین معیار کی تعمیر کو انجام دینے کی ذمہ داری لی۔ انہوں نے بتایا کہ تمام عمل کو شفاف طریقے سے مکمل کرنے کے بعد آج معاہدے پر دستخط کیے گئے۔

ڈبہ والا سنٹر دنیا بھر کے سیاحوں کو متاثر کرے گا: آشیش شیلار

ممبئی: ڈبہ والوں کے کام کی تعریف کرتے ہوئے، ثقافتی امور کے وزیر ایڈوکیٹ آشیش شیلار نے کہا کہ ممبئی والوں کے لیے یہ قابل فخر لمحہ ہے کہ وٹھل کا نام لے کر لوگوں کی خدمت کرنے والے ممبئی کے ڈبہ والوں کا بین الاقوامی تجربہ مرکز کھڑا ہے۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ یہ مرکز ممبئی کی شناخت کو دوگنا کر دے گا اور ایک ایسا مرکز بن جائے گا جو پوری دنیا کے سیاحوں کو متاثر کرے گا اور انتظامی اسباق فراہم کرے گا۔ آشیش شیلار نے مختلف طبقات جیسے مل مزدوروں، بی ڈی ڈی چال، دھاراوی، کماٹھی پورہ کے رہائشیوں کے ساتھ ساتھ ماہی گیروں، فٹ پاتھ پر رہنے والوں کے لیے مکانات اور تعمیر نو کے کام شروع کرنے کے لیے وزیر اعلیٰ فڑنویس کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ چیف منسٹر نے ممبئی والوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مسلسل کوششیں کی ہیں۔

نواب ملک ایکشن موڈ میں، انتظامی کمیٹی کی میٹنگ سے انتخابی مہم کا آغاز

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی طرف سے ممبئی میونسپل کارپوریشن کے آئندہ انتخابات کے لیے انتظامی کمیٹی کی صدارت کی ذمہ داری جب سینئر لیڈر اور سابق وزیر نواب ملک کو سونپی گئی، تو انہوں نے بغیر وقت ضائع کیے فوری طور پر عملی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا۔ اس ضمن میں انتظامی کمیٹی کی پہلی میٹنگ آج شام باندرہ کے ایم آئی جی کلب میں منعقد ہوئی، جہاں پارٹی کے اعلیٰ عہدیداران اور ممبئی کے مختلف اضلاع کے عہدیداران نے شرکت کی۔ میٹنگ میں بلدیاتی انتخابات کے لیے جامع حکمت عملی، تنظیمی ڈھانچے کی مضبوطی اور عوامی رابطہ مہم کی منصوبہ بندی پر تفصیلی غور کیا گیا۔

نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے قومی صدر اور ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار اور صوبائی صدر و رکن پارلیمنٹ سنیل تٹکرے نے ممبئی کی انتخابی ذمہ داری نواب ملک کے سپرد کی تھی۔ اس فیصلے کے بعد نواب ملک نے واضح کیا کہ ممبئی میں پارٹی کو مضبوط کرنا اور بلدیاتی سطح پر کامیابی حاصل کرنا ان کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ آنے والے دنوں میں گلی، محلوں اور وارڈ سطح پر تنظیم کو متحرک کیا جائے گا اور عوامی مسائل کو براہِ راست سنا اور حل کیا جائے گا تاکہ پارٹی کے تئیں عوام کا اعتماد مزید بڑھایا جا سکے۔ اس پہلی میٹنگ میں نواب ملک کی قیادت میں ممبئی کے کارگزار صدر سدھارتھ کامبلے، شیواجی راؤ نلاوڈے، رکن اسمبلی ثنا ملک شیخ، سابق رکن اسمبلی ذیشان صدیقی، صوبائی جنرل سکریٹری سنتوش دھووالی، صوبائی نائب صدر بھاسکر وچارے، صوبائی ترجمان سنجے تٹکرے شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ مدعو اراکین میں جنوبی ممبئی کے ضلعی صدر مہندر پانسرے، شمال مغربی ضلعی صدر اجے وچارے، شمالی ممبئی کے ضلعی صدر اندر پال سنگھ، شمال مشرقی ممبئی کے ضلعی صدر سریش بھالیراؤ اور ممبئی کے جنرل سکریٹری راجو گھوگے سمیت کئی دیگر عہدیداران بھی موجود تھے۔ میٹنگ میں تمام اضلاع کے نمائندوں نے اپنی اپنی رائے اور زمینی صورتِ حال سے متعلق رپورٹ پیش کی۔

کوئی شخص قانون سے بالاتر نہیں

کبوتر خانہ کے تنازع پر راج ٹھاکرے کا بیان، اگر کوئی جین بھکشو یا کوئی دوسرا شخص عدالتی حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو کارروائی کی جانی چاہیے

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے ممبئی میں کبوتروں کو کھانا کھلانے پر عائد پابندی ہٹانے سے انکار کر دیا۔ دریں اثنا، مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ راج ٹھاکرے اس پورے تنازع میں داخل ہو گئے ہیں۔ جمعرات کو ممبئی میں پارٹی عہدیداروں کی میٹنگ کے بعد راج ٹھاکرے نے کہا کہ کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے۔ وزیر ہو یا مذہبی شخصیت۔ راج ٹھاکرے نے کہا کہ صحت کو لاحق خطرات کی وجہ سے بامبے ہائی کورٹ نے کبوتروں کو عوام میں کھلانے پر واضح طور پر پابندی لگا دی ہے۔ ڈاکٹروں نے بیماری کے پھیلاؤ سے خبردار کیا ہے۔ اس کے باوجود خلاف ورزیاں جاری ہیں۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ ماہر پینل کی رپورٹ کے بعد مزید فیصلہ کیا جائے گا۔ بی ایم سی نے حال ہی میں دادر میں کبوتر گھر کا احاطہ کیا تھا۔

راج ٹھاکرے نے کہا کہ اگر کوئی جین بھکشو یا کوئی دوسرا شخص حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو کارروائی کی جانی چاہئے۔ راج ٹھاکرے نے کہا کہ حیرت کی بات ہے کہ وزیر منگل پربھات لودھا بھی احتجاج میں شامل ہو گئے۔ کیا انہیں عدالتی حکم کا علم نہیں؟ یا وہ اسے نظر انداز کر رہے ہیں؟ ٹھاکرے نے کہا کہ اگر ہائی کورٹ نے اس پر پابندی لگا دی ہے تو جین بھکشوؤں کو بھی اس پر غور کرنا چاہیے۔ کئی ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ کبوتروں سے کیا بیماریاں ہو سکتی ہیں لیکن اگر کبوتروں کو کھانا کھلانا ہے تو پولیس کو ان کو کھلانے والوں کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے۔

ہائی سیکورٹی رجسٹریشن نمبر پلیٹس کی تنصیب کی آخری تاریخ میں 30 نومبر تک توسیع

ممبئی: ریاستی حکومت نے یکم اپریل 2019 سے پہلے رجسٹرڈ گاڑیوں پر ہائی سیکیورٹی رجسٹریشن نمبر (ایچ ایس آر پی) پلیٹیں لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایسی پرانی گاڑیوں کو پہلے 15 اگست 2025 تک کی آخری تاریخ دی گئی تھی۔ تاہم، گاڑیوں کے مالکان کی جانب سے ان پلیٹوں کو نصب کرنے کے لیے کم ردعمل کی وجہ سے، ہائی سیکیورٹی رجسٹریشن نمبر (ایچ ایس آر پی) نمبر 1 اپریل سے پہلے رجسٹرڈ گاڑیوں پر ہائی سیکیورٹی رجسٹریشن نمبر (ایچ ایس آر پی) پلیٹس لگانے کی آخری تاریخ) 2019 کو 30 نومبر 2025 تک بڑھایا جا رہا ہے۔ گاڑیوں کے مالکان کو چاہیے کہ وہ اپنی گاڑیوں پر ہائی سیکورٹی رجسٹریشن نمبر (ایچ ایس آر پی) چسپاں کرنے کے لیے محکمہ ٹرانسپورٹ کی ویب سائٹ transport.maharashtra.gov.in پر جائیں اور ہائی سیکورٹی رجسٹریشن نمبر (ایچ ایس آر پی) چسپاں کرنے کے لیے 30 نومبر 2025 تک اپوائنٹمنٹ لیں۔ اس کے بعد ہائی سیکورٹی رجسٹریشن نمبر (ایچ ایس آر پی) چسپاں ہوگا۔

سڑک پر درخت گرنے سے ٹیکسی ڈرائیور زخمی

ممبئی: بدھ کی صبح شیواجی پارک میں سڑک کے کنارے ے بہت بڑا درخت جڑوں سے ٹوٹ کر چلتی ٹیکسی پر گر گیا۔ جس ے سبب ٹیکسی ڈرائیور سلمان خان (35) شدید زخمی ہو گیا اور سے فوری طور پر باندرہ کے بھابھا اسپتال لے جایا گیا۔ بدھ کی م تک ان کی حالت مستحکم بتائی گئی تھی۔ بی ایم سی کے گارڈن ڈپارٹمنٹ کے مطابق یہ مکمل طور پر اگا ہوا ٹ کا درخت تھا اور باہر سے اچھی حالت میں تھا۔ ایل جے روڈ کے تمام درختوں کو حال ہی میں کاٹ دیا گیا کیونکہ یہ وہ سڑک ہے جہاں گنپتی کے جلوس نکالے جاتے ہیں۔ جب یہ گرا تو دیکھا گیا کہ یہ اندرونی طور پر اثر ہوا ہے، جس سے اس کی جڑیں کمزور ہو گئی ہیں۔ حکام نے بتایا کہ سڑک پر کنکریٹائزیشن میں اضافے ی وجہ سے جڑوں کے کمزور ہونے کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔

کتوبر اور دسمبر کے درمیان بی ایم سی انتخابات کا امکان

ممبئی: مہاراشٹر کے وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نے کہا ہے کہ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم ی) کے انتخابات اکتوبر، نومبر یا دسمبر میں ہونے کا امکان ہے، حالانکہ حتمی فیصلہ الیکشن کمیشن (ای سی) رے گا۔ بدھ کو خطاب کرتے ہوئے فڑنویس نے زور دے کر کہا کہ انتخابات کی تاریخ کا فیصلہ کرنے اختیار الیکشن کمیشن کے پاس ہے نہ کہ ریاستی حکومت کے پاس۔ فڑنویس کے مطابق الیکشن کمیشن نے تخابات کے لیے زمینی سطح پر تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلا مرحلہ، جس میں ضلع یشدوں، نگر پالیکاؤں اور مہانگر پالیکاؤں کے لیے وارڈوں کی تشکیل شامل ہے، تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ ایک بار مکمل ہونے کے بعد، اپ ڈیٹ شدہ ووٹر لسٹ جاری کی جائے گی۔

پراپرٹی ٹیکس ادا کرنے کی آخری تاریخ 3-4 ماہ تک بڑھا دی

ممبئی میں پراپرٹی ٹیکس کا بل تیار نہیں ہونے کے سبب بی ایم سی کا فیصلہ

ممبئی: مالی سال 26-2025 کے نظرثانی شدہ بل کی پرنٹنگ میں تاخیر کی وجہ سے، بی ایم سی نے پراپرٹی ٹیکس ادا کرنے کی آخری تاریخ 3-4 ماہ تک بڑھا دی ہے۔ بی ایم سی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ بل بنانے میں کچھ تکنیکی وجوہات کی وجہ سے وقت بڑھ گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستانی پوسٹ آفس سسٹم کی ٹیکنالوجی میں بہتری کے عمل کی وجہ سے بل بھیجنے میں تاخیر ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ سے، بی ایم سی نے مالی سال 2025-26 کی پہلی ششماہی کے لیے جائیداد کے مالک کو پراپرٹی ٹیکس ادا کرنے کی آخری تاریخ بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

بی ایم سی کے ایک اہلکار نے بتایا کہ مالی سال 2025-26 کے پہلے چھ ماہ کے لیے پراپرٹی ٹیکس ادا کرنے کی مدت 13 اگست 2025 تک تھی، لیکن جائیداد کے مالکان کو اس کی ادائیگی کے لیے 3 ماہ سے بھی کم وقت ملا ہے۔ لہذا، بی ایم سی نے اب اسے ادا کرنے کی آخری تاریخ کو بڑھا کر 1 نومبر 2025 کر دیا ہے۔

اے (قلابہ) بی، سی (کالبا دیوی)، ڈی (گرانٹ روڈ)، ای (بائیکلہ)، ایف ساؤتھ (پریل)، ایف نارتھ (ماٹونگا)، جی ساؤتھ (ورلی)، جی نارتھ (دادر)، ایچ ایسٹ (باندرا ایسٹ)، ایچ ویسٹ (باندرا ویسٹ)، کے ویسٹ (اندھیری ویسٹ)، پی ساؤتھ (گوریگاؤں)، نارتھ (بائیکلا)، آر او (سی)، ایم ایسٹ (گوونڈی) اور ایم ویسٹ (چمبور) میں رہنے والے پراپرٹی ہولڈرز یکم نومبر 2025 تک پہلے 6 ماہ کے لیے پراپرٹی ٹیکس ادا کر سکتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی، مشرقی (اندھیری ایسٹ)، آر نارتھ (دہیسر)، ایل (کرلا)، این (گھاٹکوپر)، ایس (بھانڈوپ) اور ٹی (ملنڈ) وارڈوں میں رہنے والے لوگ یکم دسمبر 2025 تک پراپرٹی ٹیکس ادا کر سکتے ہیں۔

وسئی ویرار میونسپل کارپوریشن کے سابق کمشنر سمیت 4 گرفتار

منی لانڈرنگ کیس میں انیل کمار پوار سمیت دیگر کے خلاف کارروائی، دیگر ملزمین 20 اگست تک ای ڈی کی ریمانڈ پر

ممبئی: ممبئی: انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی ٹیم نے وسئی ویرار میونسپل کارپوریشن (وی وی سی ایم سی) سے متعلق زمین گھوٹالہ معاملے میں بڑی کارروائی کی ہے اور سابق آئی اے ایس افسر انیل پوار سمیت 4 ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ ای ڈی ٹیم نے منی لانڈرنگ کی روک تھام ایکٹ (پی ایم ایل اے) کی دفعہ 19 کے تحت یہ گرفتاریاں کیں۔ وسئی ویرار میونسپل کے سابق میونسپل کمشنر انیل پوار کے علاوہ دیگر ملزمین میں وسئی ویرار میونسپل کارپوریشن کے بلڈر اور کونسلر سیتارام گپتا، بیٹے ارون گپتا اور وی وی سی ایم سی کے معطل ڈپٹی ٹاؤن پلانر وائی ایس ریڈی شامل ہیں۔

عیاں رہے کہ ممبئی کی ایک خصوصی پی ایم ایل اے عدالت نے جمعرات کے روز وسئی ویرار سٹی میونسپل کارپوریشن کے سابق کمشنر انیل پوار، ٹاؤن پلاننگ کے معطل ڈپٹی ڈائریکٹر وائی ایس ریڈی، بلڈر سیتارام گپتا اور ان کے بھتیجے ارون گپتا کو 20 اگست تک ای ڈی کی حراست میں بھیج دیا تھا۔ ان تمام افراد پر الزام ہے کہ انہوں نے پالگھر ضلع میں 60 ایکڑ سرکاری اور نجی اراضی پر، جو عوامی سہولیات کے لیے مختص تھی، 41 غیر قانونی عمارتیں تعمیر کرنے کے سلسلے میں مبینہ منی لانڈرنگ میں کردار ادا کیا۔

گزشتہ روز ای ڈی نے ان سب کو گرفتار کیا تھا اور آج دوپہر کو پولیس کی سخت سکیورٹی میں عدالت میں پیش کیا گیا۔ اس سے قبل انہیں ممبئی میں مرکزی ایجنسی کے دفتر میں مشترکہ پوچھ گچھ کے لیے طلب کیا گیا تھا، جہاں ان کے بیانات ریکارڈ کیے گئے، ان کے ٹھکانوں پر چھاپے مارے گئے اور ان کے مبینہ کردار کی ایک تفصیلی ٹائم لائن تیار کی گئی۔ عہدیداروں کے مطابق، بدھ کو ہونے والی تفتیش نے ان کی شمولیت کی تصدیق کر دی، جس کے بعد رات گئے انہیں منی لانڈرنگ کی روک تھام ایکٹ کے تحت حراست میں لے لیا گیا۔

ای ڈی کا کہنا ہے کہ یہ کیس اس الزام سے جڑا ہے کہ شہری اور ٹاؤن پلاننگ کے کچھ افسران نے میونسپل ادارے کے اندر موجود ایک طاقتور نیٹ ورک کے ساتھ مل کر نجی بلڈرز کی مدد کی۔ اس نیٹ ورک میں بااثر میونسپل افسران، سیاسی شخصیات اور بعض بدمعاش بلڈرز شامل تھے، جنہوں نے مبینہ طور پر عوامی مفاد کے لیے مختص زمین کو نجی رئیل اسٹیٹ میں تبدیل کرنے کی سازش کی۔ ایجنسی نے اس عمل کو ایک "گہرا گٹھ جوڑ" قرار دیا، جس نے عوامی زمین کو ایک "نجی سونے کی کان" میں بدل دیا۔

داڑھی اور مونچھیں لگا کر بہنوئی کے والد کے گھر میں ہوئی داخل

بزرگ کو باتھ روم میں بند کر کے 1.5 کروڑ روپے مالیت کے زیورات کی لوٹ، سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے ملزمہ گجرات سے گرفتار

وسئی: مانک پور تھانہ علاقے کے شاستری نگر علاقے میں پیر کی دوپہر 1.5 کروڑ روپے مالیت کی زیورات لوٹ کر فرار ہونے والی ایک خاتون کو کرائم برانچ کی سینٹرل یونٹ نے گجرات کے نوساری سے گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ملزم خاتون بزرگ شخص کے بیٹے کی سالی بتائی جاتی ہے۔ معلومات کے مطابق اودھو جی کھمجی بھانوشالی (66) اپنی بیوی، دو بیٹوں اور بہوؤں کے ساتھ شاستری نگر، وسئی (مغربی) کے کشور کنج اپارٹمنٹ میں رہتے ہیں۔ ان کی بیوی اور دونوں بہوئیں رکھشا بندھن کے لیے اپنے اپنے ماموں کے گھر گئی تھیں۔ پیر کو اس کے دونوں بیٹے کام پر گئے اور وہ گھر میں اکیلا تھا۔ دوپہر ڈیڑھ بجے کے قریب ایک شخص اس کے گھر آیا اور اس سے کچھی زبان میں بات کی۔ اس نے کہا کہ وہ ایک گھر خریدنا چاہتا ہے۔

بھانوشالی کا تعلق کچھ سے ہے اس لیے اس نے دروازہ کھولا۔ اس آدمی نے کہا کہ اسے باتھ روم جانا ہے۔ بھانوشالی نے اسے بتایا کہ یہ اس کا بیت الخلا ہے۔ کچھ دیر بعد وہ بیت الخلا سے باہر آیا اور بھانوشالی کو بتایا کہ بیت الخلا میں نل سے پانی کا اخراج ہے۔ جیسے ہی بھانوشالی ٹوائلٹ میں چیک کرنے کے لیے گئے، اس نے اسے دھکا دے کر اندر سے بند کر دیا اور الماری کھول کر سونے اور چاندی کے زیورات لے کر فرار ہو گئے۔ بھانوشالی نے کھڑکی کے شیشے کھولے اور زور سے چلایا۔ اس کے بعد محلے کے لوگ اندر آئے اور اسے ٹوائلٹ سے باہر لے گئے۔ اس نے مانک پور پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔

کرائم برانچ کی تین ٹیموں اور مانک پور پولیس کی دو ٹیموں نے تفتیش شروع کر دی۔ دیر رات سینٹرل یونٹ کی ٹیم نے نوساری پولس کی مدد سے ملزم خاتون جیوتی موہن بھانوشالی کو گرفتار کر لیا۔ پولیس کے مطابق وہ نقلی داڑھی اور مونچھ لگا کر آئی تھی۔ چوری کرنے کے بعد وہ وسئی اسٹیشن گئی، وہاں سے ٹرالی بیگ خریدا اور ایک لاج میں کپڑے بدل کر پھر گجرات چلی گئی، جہاں سے اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

گنیش اُتسو سے قبل ممبئی گوا قومی شاہراہ پر فوری کارروائی کے احکامات

کولہاڈ مانگاواں بائی پاس کیلئے 21 کروڑ 90 لاکھ روپے کی منظوری، گڑھوں کی شکایت پر فوری کارروائی ہوگی

ممبئی: گنیش اُتسو کے موقع پر ہر سال کوکن جانے والے لاکھوں عقیدت مندوں کے سفر کو آسان بنانے کے لیے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے آج ایک اہم اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ممبئی گوا قومی شاہراہ پر پیش آ رہی مشکلات کے حل کے لیے فوری اقدامات کرنے کی ہدایت دی۔ اس موقع پر کولہاڈ سے مانگاواں کے درمیان تمام بائی پاس کاموں کے لیے 21 کروڑ 90 لاکھ روپے کی منظوری دی گئی۔

یہ اجلاس سہیادری گیسٹ ہاؤس میں نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی صدارت اور رکن پارلیمنٹ سنیل تٹکرے کی پہل پر منعقد ہوا۔ اس میں ریاستی اور علاقائی سطح کے تمام متعلقہ افسران اور عوامی احتجاج کمیٹی کے عہدیداران شریک تھے۔ کوکن میں گنیش اُتسو 27 اگست سے شروع ہو رہا ہے، جس کے پیش نظر لاکھوں کی تعداد میں کوکن کے باشندے اپنے آبائی علاقوں کا رخ کرتے ہیں۔ اس پس منظر میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے ریاستی صدر اور رائے گڑھ لوک سبھا حلقے کے رکن پارلیمنٹ سنیل تٹکرے نے ممبئی گوا شاہراہ کی مرمت اور ٹریفک کی روانی بہتر بنانے کے لیے ٹھوس اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔

رکن پارلیمنٹ تٹکرے نے یہ بھی بتایا کہ 10 اگست کو ممبئی گوا شاہراہ عوامی احتجاج کمیٹی نے پنویل کے پلسپے پھاٹا پر احتجاج کا آغاز کیا۔ کمیٹی کے عہدیداران نے رکن پارلیمنٹ تٹکرے کے موقف کی تائید کرتے ہوئے کئی مطالبات پیش کیے۔ اس پر نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے حکمتِ عملی کے تحت فیصلہ کرتے ہوئے کولہاڈ سے مانگاواں کے درمیان نامکمل سرنگوں کے باعث پیدا ہونے والے ٹریفک جام کو ختم کرنے کے لیے 21 کروڑ 90 لاکھ روپے کی منظوری دی اور ان کاموں کو فوراً مکمل کرنے کی ہدایت جاری کی۔

انہوں نے محکمہ تعمیراتِ عامہ کے وزیر کی صدارت میں ایک کمیٹی قائم کر کے ان کاموں کی نگرانی کرنے کے احکامات دیے۔ ساتھ ہی شاہراہ پر جہاں کہیں بھی گڑھے موجود ہیں، ان کی شکایت درج کرنے کے لیے ایک ہیلپ لائن شروع کرنے اور شکایت موصول ہونے کے 24 گھنٹوں کے اندر کارروائی کرنے کی بھی ہدایت دی۔ اجلاس کے بعد عوامی احتجاج کمیٹی کے عہدیداران نے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے احتجاج ختم کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ اس موقع پر محکمہ تعمیراتِ عامہ کے وزیر شیوندر سنگھ راجے بھوسلے اور وزیر برائے خواتین و طفل ترقی ادیتی تٹکرے بھی موجود تھیں۔

ڈیجیٹل گرفتاری کے تحت معمر خاتون سے 7.8 کروڑ کی ٹھگی

ممبئی: سائبر ٹھگوں نے ڈیجیٹل طور پر ممبئی کی ایک معمر خاتون کو گرفتار کر کے اس سے 7 کروڑ 80 لاکھ روپے لوٹ لیے۔ 81 سالہ خاتون سائبر ٹھگوں کی زد میں اس قدر آ گئی کہ اصلی پولیس والوں کے لیے گھر کے دروازے بند کر دیے۔ پولیس ٹیم مالک مکان کی مدد سے اس کے گھر میں داخل ہوئی اور اسے ڈیجیٹل حراست سے باہر لے گئی۔ اگر پولیس متحرک نہ ہوتی تو بزرگ خاتون مزید رقم سے محروم ہو جاتی۔ ممبئی پولیس کے مطابق 81 سالہ خاتون جنوبی ممبئی میں اکیلی رہتی ہے۔ اس کے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے اور اس کی دو بیٹیاں بیرون ملک رہتی ہیں۔ 10 جولائی کو سائبر ٹھگوں نے اسے پولیس ہونے کا بہانہ بنا کر بلایا۔ ٹھگوں نے اسے بتایا کہ کچھ لوگ اس کی رقم منی لانڈرنگ کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ پھر، کارروائی کی دھمکی دے کر، انہوں نے اسے ڈیجیٹل طور پر گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد، خاتون نے اپنے سیونگ اکاؤنٹ، فکسڈ ڈپازٹ اور موچول فنڈ سے مجموعی طور پر 7.8 کروڑ روپے ٹھگوں کے بتائے ہوئے اکاؤنٹ میں منتقل کر دیے۔ کروڑوں روپے کی اچانک منتقلی کے باعث سائبر پولیس الرٹ ہو گئی۔ 11 اگست کو آزاد میدان پولیس کی ایک ٹیم خاتون کے گھر پہنچی۔ خاتون نے دروازہ کھولا، لیکن پولیس کو اندر نہیں جانے دیا، اس کے بعد ساؤتھ ریجن سائبر تھانے کی ایک اور ٹیم وہاں پہنچی، لیکن خاتون گیٹ کھولنے پر راضی نہیں ہوئی۔ پولیس والے اسے سمجھاتے رہے کہ وہ اصلی پولیس ہیں، لیکن وہ نہیں مانی۔ دراصل سائبر ٹھگوں نے خاتون کو بتایا تھا کہ گیٹ پر کھڑے لوگ فرضی پولیس ہیں۔

خیبر پختونخوا: طوفانی بارشوں اور بادل پھٹنے سے سیلاب، اموات کی تعداد 307 تک جا پہنچی

پشاور (یو این آئی) خیبر پختونخوا میں طوفانی بارشوں اور کلاؤڈ برسٹ کے بعد سیلابی صورتحال سے 48 گھنٹے میں ہونے والی اموات کی تعداد 307 تک جا پہنچی ہے۔

ڈان نیوز کے مطابق صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (پی ڈی ایم اے) کی جانب سے آگاہ کیا گیا ہے کہ صوبے بھر میں طوفانی بارشوں اور سیلابی ریلے میں بہہ جانے سے اموات کی مجموعی تعداد 307 ہوگئی ہے۔ بونیر میں 184، شانگلہ میں 36، مانسہرہ میں 23، سوات میں 22، باجوڑ میں 21، بٹگرام میں 15 اور دیر میں 5 اموات ریکارڈ کی گئی ہیں۔

پی ڈی ایم اے کی جانب سے بارشوں اور سیلاب کے باعث صوبے کے مختلف اضلاع میں جانی و مالی نقصانات کی ابتدائی رپورٹ جاری کی گئی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ 48 گھنٹوں کے دوران ہونے والی بارشوں اور سیلاب کے باعث مختلف حادثات میں اب تک 307 افراد جاں بحق اور 23 زخمی ہوئے ہیں۔ پی ڈی ایم اے کے مطابق جاں بحق افراد میں 279 مرد، 15 خواتین اور 13 بچے شامل ہیں جب کہ زخمیوں میں 17 مرد، 4 خواتین اور 2 بچے شامل ہیں۔

پی ڈی ایم اے کے مطابق بارشوں اور سیلابی ریلوں کے باعث مجموعی طور پر 74 گھروں کو نقصان پہنچا، جس میں 63 گھروں کو جزوی نقصان ہوا جب کہ 11 گھر مکمل تباہ ہوگئے۔ سیلاب سے سب سے زیادہ متاثرہ ضلع بونیر میں اب تک مجموعی طور پر 184 افراد جاں بحق ہوئے ہیں۔

پی ڈی ایم اے کے مطابق حادثات سوات، بونیر، باجوڑ، تورغر، مانسہرہ، شانگلہ اور بٹگرام کے اضلاع میں پیش آئے، تیز بارشوں اور سیلاب ے باعث سب سے زیادہ متاثرہ اضلاع بونیر، باجوڑ اور بٹگرام ہیں۔

پی ڈی ایم اے کے مطابق شدید بارشوں کا موجودہ سلسلہ 21 اگست تک وقفے وقفے سے جاری رہنے کا امکان ہے۔

وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا علی امین گنڈاپور کی خصوصی ہدایت پر بارشوں اور سیلاب ے باعث متاثرہ اضلاع ے لیے امدادی فنڈز جاری کر دیے گئے ہیں، وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کی خصوصی ہدایت پر تمام متعلقہ اداروں و امدادی سرگرمیاں تیز رنے ی ہدایت کی گئی ہے۔ پی ڈی ایم اے کی جانب سے بتایا گیا ہے کہ امدادی ٹیمیں اور ضلعی انتظامیہ آپس میں م※ل رابطے میں ہیں اور صورت حال ی نگرانی ی جا رہی ہے، پی ڈی ایم اے نے پہلے ہی سے موسمی صورتحال کے پیش نظر تمام ضلعی انتظامیہ کو پیشگی اقدامات اٹھانے کے لیے مراسلہ ارسال کر دیا تھا۔

پی ڈی ایم اے نے تمام متعلقہ اداروں کو سیاحتی مقامات پر بند شاہراوں اور رابطہ سڑکوں کی بحالی کے لیے تمام وسائل بروئے کار لانے کی ہدایت کی ہے۔ تمام سیاحوں کو موسمی صورتحال سے آگاہ کرنے اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ہدایت بھی کی گئی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ پی ڈی ایم اے کا ایمرجنسی آپریشن سینٹر مکمل طور پر فعال ہے، عوام کسی بھی ناخوشگوار واقعے کی اطلاع، موسمی صورتحال سے آگاہی اور معلومات کے لیے فری ہیلپ لائن 1700 پر رابطہ کریں۔

دوسری جانب ڈپٹی کمشنر بونیر کاشف قیوم نے بتایا کہ اب تک 185 لاشیں نکالی جا چکی ہیں، 100 سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں، جب کہ چغرزئی کے علاقے میں 30 افراد لاپتا ہوئے ہیں، حتمی اعداد و شمار آج جاری کر دیے جائیں گے۔

خیبر پختونخوا کے بونیر، سوات اور باجوڑ اضلاع میں پاک فوج اور فرنٹیئر کور (ایف سی) کا فلڈ ریلیف آپریشن جاری ہے، پاک فوج کے ہیلی کاپٹرز میں راشن اور دیگر سامان متاثرین کو فراہم کیا جا رہا ہے۔ سیلاب زدہ علاقوں سے لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ پاک فوج کے مزید دستے بھی ریلیف آپریشن میں حصہ لینے کے لیے روانہ کیے جا چکے ہیں، تمام متاثرہ افراد کو بحفاظت ریسکیو کرنے اور محفوظ مقامات پر منتقل کرنے تک آپریشن جاری رہے گا۔

کوکین اسمگل کرنے کی کوشش ناکام

سعودی عربیہ: سعودی عرب میں کسٹمز حکام نے 28.9 کلوگرام منشیات اسمگل کرنے کی کوشش ناکام بنادی۔ یہ "کوکین" جدہ اسلامی بندرگاہ کے ذریعے آنے والی ایک ترسیل میں چھپائی گئی تھی۔ سعودی کسٹمز کے مطابق یہ ترسیل بندرگاہ کے ذریعے موصول ہوئی جس میں "جما ہوا گوشت" شامل تھا۔ جب کسٹمز کے طریقہ کار اور سیکیورٹی ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ تربیت یافتہ کتوں کی مدد سے اس کا معائنہ کیا گیا تو اندر چھپائی گئی "کوکین" کی یہ مقدار برآمد ہوئی۔ ادارے نے باور کرایا ہے کہ وہ مملکت کی درآمدات اور برآمدات پر سخت کسٹم نگرانی جاری رکھے ہوئے ہے اور اسمگلنگ کے سرغنوں کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لیے ہمہ وقت تیار ہے۔ اس کا مقصد اپنی حکمت عملی کے اس اہم ستون کو یقینی بنایا جا سکے جو معاشرے کے تحفظ اور سیکیورٹی کو اس قسم کی آفات اور دیگر ممنوعہ اشیاء کی اسمگلنگ سے بچانے پر مبنی ہے۔ کسٹمز کے ترجمان الحربی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اسمگلنگ کی روک تھام میں اپنا کردار ادا کریں تا کہ معاشرے اور قومی معیشت کو محفوظ رکھا جا سکے۔ ترجمان نے بتایا کہ ادارہ ان چینلوں کے ذریعے اسمگلنگ کے جرائم اور مشترکہ کسٹم قانون کی خلاف ورزیوں سے متعلق اطلاعات کو مکمل رازداری کے ساتھ وصول کرتا ہے اور اگر اطلاع درست ثابت ہو تو اطلاع دینے والے کو مالی انعام بھی دیا جاتا ہے۔

چینی سمگلنگ رِنگ کے باعد سری لنکا کی جواہرات کی صنعت کو استحصال کا سامنا

کولمبو: سری لنکا کی جواہرات کی صنعت کو چینی شہریوں کی شمولیت کی وجہ سے نمایاں استحصال کا سامنا ہے، جن کا تخمینہ ہے کہ انہوں نے اربوں روپے کے جواہرات غیر قانونی طور پر برآمد کیے ہیں، جس سے ایک متوازی مارکیٹ بنتی ہے جو جائز کاروبار اور قومی معیشت کو نقصان پہنچاتی ہے۔ چینی افراد سیاحت کی آڑ میں سری لنکا میں داخل ہوتے ہیں، ٹیکسوں اور قواعد و ضوابط سے بچنے کے لیے ناجائز ذرائع سے جواہرات خریدتے ہیں، جس کے نتیجے میں کولمبو کے رسمی جواہرات کے شعبے کو کافی معاشی نقصان اور قیمتی زرمبادلہ اور ٹیکس محصولات کا نقصان ہوتا ہے۔ حالیہ واقعات مسئلے کے پیمانے پر روشنی ڈالتے ہیں، بشمول ایک چینی تاجر سے رقوم کی ضبطی اور ہوائی اڈے پر اسمگل شدہ قیمتی پتھروں کی روک تھام، غیر قانونی جواہرات کی تجارت اور منی لانڈرنگ کے لیے ایک منظم انداز کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ غیر قانونی سرگرمی نہ صرف مقامی معیشت اور روایتی جواہرات کے تاجروں کو نقصان پہنچاتی ہے، عدم مساوات کو بڑھاتی ہے، بلکہ مغربی منڈیوں میں سری لنکا کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچاتی ہے، کیونکہ خریدار تیزی سے تھائی لینڈ جیسے متبادل مرکزوں کا رخ کرتے ہیں۔

یونان: اسرائیلی سیاحوں کے بحری جہاز کے سامنے انسانی حقوق کے کارکنوں کا احتجاج

ایتھنز: فلسطینیوں کی حمایت میں احتجاج کر کے اسرائیلی ریاست کے جبر کو ہدف بنانے والے احتجاجی کارہن یونان کی دائیں بازو کی حکومت کے لیے دردسر بن رہے ہیں۔ یونان کی دائیں بازو کی حکومت نے غزہ کی جنگ کے دوران مسلسل مشرق وسطیٰ کے ملکوں کے ساتھ تعلقات کو اس طرح نبھایا ہے کہ جیسے تنے ہوئے رسے پر چلنا ہو۔ جمعرات کے روز ایتھنز کے باہر منہ اندھیرے پولیس نے ان احتجاجیوں کو احتجاج سے باز رکھنے لیے آنسو گیس کا استعمال کیا تا کہ سینکڑوں احتجاجیوں کو لے کر آنے والے بحری جہاز کو روک سکے۔ ان پولیس والوں کا رخ اسی کراؤن آئرس کی طرف تھا۔ جس پر انہیں غصہ ہے جو احتجاجی کارکنوں کو اپنی طرف متوجہ کر کے یونان میں امن و امان کے لیے مسائل پیدا کر رہے ہیں۔ سیاحت یونانی معیشت میں ایک اہم ستون کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن فلسطین کے حامی انسانی حقوق کے کارکن غزہ میں جاری اسرائیلی ریاست کی جنگ کو مکمل ختم کرنا چاہتے ہیں جس میں اب تک اکسٹھ ہزار سے زائد فلسطینیوں کو قتل کیا جا چکا ہے۔ کارکنوں کے عسکری محاذ جو کہ کمیونسٹ یونین سے وابستہ ہے اس احتجاجی ریلی کی اپیل کی تھی۔ جو کراؤن آئرس کے سامنے جمع تھے۔ احتجاج کرنے والے کارکنوں میں سے ایک جارج مائیکلائڈز نے اے ایف پی کہا ہم ایسے لوگوں کو برداشت نہیں کر سکتے جو فلسطینیوں کی نسل کشی میں کسی بھی طرح حصہ ڈال رہے ہوں۔ اس 43 سالہ ٹیچر کا کہنا تھا کہ ہم ہر شہری کو اور ہر جگہ تحفظ دینے کے حامی ہیں۔ نہ صرف یہ کہ ان سیاحوں کو ہی تحفظ دیا جائے جو ہمارے لیے بزنس لے کر آتے ہیں۔

حزب اللہ کی خانہ جنگی کی دھمکی پر لبنان میں غصے کی لہر!

بیروت: لبنان میں حزب اللہ تنظیم نے حکومت پر الزام عائد کیا کہ وہ ملک میں کسی بھی فتنے یا خانہ جنگی کی ذمے دار ہوگی، کیونکہ اس نے اسلحہ جمع کر کے صرف ریاست کے پاس رکھنے کے فیصلے پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے۔ جماعت نے اس فیصلے کے مقابلے کا عندیہ بھی دیا۔ اس بیان کو کہیں اشتعال انگیز اور کہیں دھمکی آمیز قرار دیتے ہوئے ردعمل اور تنقید سامنے آنے کا سلسلہ جاری ہے۔ لبنانی وزیرِ انصاف عادل نصار نے آج جمعے کو "ایکس" پلیٹ فارم پر لکھا کہ "لبنان کے دفاع کے نام پر اسلحہ رکھنے والوں کا لبنان کو اپنے اسلحے کے دفاع میں تباہ کرنے کی دھمکی دینا، اس نعرے کو ختم کر دیتا ہے کہ یہ اسلحہ لبنان کے دفاع کے لیے ہے"۔ ان کا اشارہ حزب اللہ کی جانب تھا۔ لبنانی وزیرِ صنعت جو عیسیٰ الخوری نے بھی ایکس" پر لکھا کہ "جنگ کا فیصلہ کسی ایک فرقے کی سیاہی سے نہیں بلکہ پورے وطن کے دستخط سے ہوتا ہے"۔ ان کا کہنا تھا کہ لبنانی مذہبی فرقوں کے درمیان میثاقیہ (قومی میثاق کا اصول) لبنان کی روح ہے، جو اسے اس بات سے محفوظ رکھتی ہے کہ کوئی ایک فرقہ دوسرے پر غالب نہ آ جائے"۔ لبنانی فورسز پارٹی نے العربیہ/ الحدث سے گفتگو میں کہا کہ حزب اللہ فوج اور ریاست سے مقابلہ چاہتی ہے۔ سابق رکنِ پارلیمنٹ فارس سعید کا کہنا تھا کہ حزب اللہ دفاعی پوزیشن میں آ چکی ہے اور اس کے بیانات محض خوف و ہراس پیدا کرنے کے لیے ہیں۔ کتائب پارٹی کے رکنِ پارلیمنٹ سامی الجمیل نے حزب اللہ کے نائب سیکریٹری جنرل نعیم قاسم کے بیان پر لبنانی تعزیرات کے ان مضامین کا حوالہ دے کر ردعمل دیا جو جنگ کی دھمکی یا امن عامہ کو خراب کرنے والے بیانات کی مذمت کرتے ہیں۔ رکنِ پارلیمنٹ اشرف ریفی نے بھی خبردار کیا کہ حزب اللہ کی دھمکیوں کے بعد لبنان خانہ جنگی کے خطرات سے دوچار ہو سکتا ہے۔ انھوں نے کہا "بس اب آگے کو بھاگنا بند کیا جائے"۔ ریفی کا اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ حزب اللہ ذمہ داری سے بچنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ان کے مطابق نعیم قاسم اپنی شکست کے بعد ریاست اور عوام کو دھمکا رہے ہیں اور ان بیانات کو روکنا ضروری ہے۔ اس حوالے سے تحریکِ تغییر" نے عدلیہ سے مطالبہ کیا کہ قاسم کو ان بیانات پر جوابدہ ٹھہرایا جائے۔ انھوں نے کہا کہ حکومتی خاموشی امن عامہ کے لیے خطرہ ہے۔ رکنِ پارلیمنٹ ندیم الجمیل نے زور دیا کہ حکومت کو غیر قانونی اسلحے کے معاملے پر فیصلہ کن اقدام کرنا چاہیے، کیونکہ اس پر قابو پانا ہی ملک کے امن و استحکام کی ضمانت ہے۔ اس سے قبل حزب اللہ کے نائب سیکریٹری جنرل نعیم قاسم نے ایک ٹی وی خطاب میں حکومت پر الزام لگایا تھا کہ وہ اپنے اسلحے سے محروم کرنے کے فیصلے کے ذریعے لبنان کو اسرائیل کے حوالے کر رہی ہے۔ انھوں نے خبردار کیا کہ یہ اقدام "خانہ جنگی" کا باعث بن سکتا ہے۔ قاسم نے کہا کہ حکومت اسرائیلی اور امریکی فیصلوں پر عمل کر رہی ہے خواہ اس کا نتیجہ خانہ جنگی اور داخلی فتنہ ہی کیوں نہ ہو"۔ ان کے مطابق نواف سلام کی حکومت نے انتہائی خطرناک فیصلہ" کیا ہے جو ملک کو بڑے بحران سے دوچار کرے گا۔ نعیم قاسم نے کہا کہ حزب اللہ اپنے اسلحے سے اس وقت تک دست بردار نہیں ہوگی جب تک اسرائیلی حملے بند نہیں ہوتے، اور جماعت ہر وقت مقابلے کے لیے تیار ہے۔ یہ سخت بیانات اس پس منظر میں سامنے آئے کہ حکومت نے اگست کے آغاز میں فوج کو ہدایت دی تھی کہ وہ سال کے اختتام تک حزب اللہ کو اسلحے سے محروم کرنے کی منصوبہ بندی کرے۔ یہ فیصلہ امریکی دباؤ اور اس خدشے کے تحت کیا گیا کہ حزب اللہ اور اسرائیل کے درمیان چند ماہ قبل کی جھڑپوں کے بعد اسرائیل اپنے نئے فوجی آپریشن کی دھمکیوں کو عملی جامہ پہنا سکتا ہے، خاص طور پر جب حزب اللہ کو ان جھڑپوں میں بھاری نقصان پہنچا تھا۔

امریکہ: سینیٹ سے حکومتی اخراجات کا بل منظور، شٹ ڈاؤن کا خطرہ ٹل گیا

واشنگٹن: امریکی سینیٹ نے جمعے کو حکومتی اخراجات کا ایک بل منظور کر لیا ہے جس کے بعد حکومت کے جزوی شٹ داؤن کا خطرہ ٹل گیا ہے۔ جمعے کی شب امریکی سینیٹ میں یہ بل 46 کے مقابلے میں 54 ووٹوں کی اکثریت سے منظور کیا گیا۔ گزشتہ ہفتے امریکی ایوانِ نمائندگان نے بھی یہ بل کثرتِ رائے سے منظور کیا تھا۔ سینیٹ میں ڈیموکریٹک پارٹی میں اس قلیل المدتی جاری قرارداد (سی آر) کی حمایت یا مخالفت کے معاملے میں اختلافات سامنے آئے تھے۔ اس قرارداد کی منظوری سے اگلے چھ ماہ تک امریکی حکومت کو

فنڈنگ مل سکے گی۔ تاہم یہ گزشتہ برس کے مقابلے میں تقریباً سات ارب ڈالرز کم ہے۔ سینیٹ میں ٹاپ رینکنگ ڈیموکریٹ اقلیتی رہنما چک شومر نے جمعرات کو اعلان کیا تھا کہ اگرچہ وہ اس بل کو ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن شٹ ڈاؤن "بہت بدترین آپشن" تھا۔ اس اعلان کے بعد کئی ڈیموکریٹس رہنماؤں نے چک شومر پر تنقید کی تھی۔ جمعے کی صبح سینیٹ میں خطاب کرتے ہوئے چک شومر کا کہنا تھا کہ ری پبلکن فنڈنگ بل کو منظور نہ کرنے سے ایلون مسک کی زیرِ قیادت ڈپارٹمنٹ آف گورنمنٹ ایفی شینسی (ڈوج) کو مزید طاقت ملتی۔ بل کی مخالفت کرنے والے درجنوں ہاؤس ڈیموکریٹس نے جمعے کو چک شومر کو خط لکھا تھا جس میں اُن کی جانب سے اس بل کی حمایت کے اعلان پر تحفظات کا اظہار کیا گیا تھا۔ ایوانِ نمائندگان کی سابق اسپیکر نینسی پلوسی نے سینیٹ ڈیموکریٹس سے کہا تھا کہ وہ اس معاملے پر سینیٹ میں اپنے لیڈر کے خلاف جائیں۔ جمعے کو ایک بیان میں پلوسی کا کہنا تھا کہ "امریکہ نے پہلے بھی ٹرمپ کے شٹ ڈاؤن کا تجربہ کیا ہے۔ لیکن یہ نقصان دہ قانون سازی معاملات کو مزید خراب کرتی ہے۔" صدر ٹرمپ نے کانگریس سے فنڈنگ بل پاس کرنے کا مطالبہ کیا تھا اور جمعے کو اس کی حمایت کرنے پر شومر کی تعریف کی تھی۔ صدر کا کہنا تھا کہ "صحیح کام کرنے پر چک شومر کو مبارکباد۔ اُنھوں نے بہت ہمت سے کام لیا۔"

لاذقیہ اور طرطوس کے دیہی علاقوں میں بشار کی باقیات کے حملے بڑھ گئے ہیں: شامی وزارت دفاع

ریاض: شامی وزارتِ دفاع کے شعبہ اطلاعات و ابلاغ نے اعلان کیا ہے کہ "گزشتہ 72 گھنٹوں کے دوران سابق حکومت کی باقیات کے حملوں میں اضافہ ہوا ہے۔ ان حملوں میں لاذقیہ اور طرطوس کے دیہی علاقوں میں فوجی دستوں کو نشانہ بنایا گیا"۔ جمعرات اور جمعے کی درمیانی شب جاری کیے گئے بیان میں مزید وضاحت کی گئی کہ باقیات کی بعض ٹولیوں نے لاذقیہ کے دیہی علاقے میں فوج کی ایک گاڑی پر حملہ کیا، تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ "شامی وزارتِ دفاع نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ وہ عوام کے تمام طبقات کے تحفظ اور قومی ہم آہنگی کو قائم رکھنے کا سلسلہ جاری رکھے گی۔" اس کے ساتھ ہی وزارت نے ان افراد کو، جنھیں اس نے "سابق حکومت کی باقیات" قرار دیا، خبردار کیا کہ وہ شامی ساحلی علاقے کے امن و استحکام کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔ وزارت نے واضح کیا کہ فوج یا عام شہریوں کو نشانہ بنانے کے کسی بھی اقدام پر نرمی نہیں برتی جائے گی۔ یاد رہے کہ ساحلی علاقے (لاذقیہ، طرطوس اور بانیاس) میں چھ مارچ کو پرتشدد واقعات اور خون ریز جھڑپیں ہوئی تھیں، جن میں عام شہریوں اور عام سیکیورٹی فورسز کے اہل کار متاثر ہوئے تھے۔ حکومت نے ان حملوں کی ذمے داری سابق صدر بشار الاسد کے حامی مسلح عناصر پر عائد کی تھی۔ ان افراد پر فوجی اہل کاروں پر حملے اور ان میں سے درجنوں کو پھانسی دینے کا الزام ہے، جبکہ بعض سیکیورٹی اہل کاروں پر عام شہریوں کے مقابل خلاف ورزیوں اور گھروں کو جلانے اور لوٹنے کے الزامات لگے تھے۔ اسی ماہ (مارچ) شامی حکام نے ان واقعات اور پرتشدد کارروائیوں کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی، جس نے گزشتہ جولائی میں نتیجہ اخذ کیا کہ 563 مشتبہ افراد اس میں ملوث ہیں اور ان کے نام تحقیقات اور عدالتی کارروائی کے لیے بھیج دیے گئے۔

اسرائیل ایرانی رائے عامہ کو متاثر کرنے کی کوشش کر رہا ہے: عراقچی

تہران: ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے مستقبل قریب میں اسرائیل کی جانب سے ایران پر حملے کے امکان کو مسترد کر دیا ہے۔ عراقچی نے جمعرات کی شام ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے ایک بیان میں کہا کہ بین الاقوامی تعلقات کے ماہر کے طور پر مجھے نہیں لگتا کہ جنگ جلد شروع ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل خوف پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور یہ تاثر دے کر ایرانی رائے عامہ پر منفی اثر ڈال رہا ہے کہ مستقبل میں جنگ چھڑ جائے گی۔ تاہم انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ فوج کو ہمیشہ تیار رہنا چاہیے اور حکومت کو کسی بھی ہنگامی صورتحال کے لیے تیار رہنا چاہیے کیونکہ تیاری جنگ کو روکنے کا سب سے موثر ذریعہ ہے۔ 13 جون کو اسرائیل نے ایران حملہ کر دیا تھا اور یہ جنگ 12 دن جاری رہی تھی۔ اسرائیل نے ایران میں فوجی اور جوہری مقامات کے ساتھ ساتھ شہری تنصیبات کو بھی نشانہ بنایا تھا۔ اس حملے میں فوجی کمانڈروں اور جوہری سائنسدانوں کو بھی ہلاک کیا گیا۔ جواب میں تہران نے اسرائیلی فوجی اور انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹرز کو بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنایا تھا۔ اس جنگ میں 22 جون کو امریکہ بھی کود گیا تھا اور اس نے ایران کی تین جوہری تنصیبات پر بمباری کر دی تھی۔ امریکہ نے دعویٰ کیا تھا کہ اس نے یہ حملے کر کے ایرانی جوہری پروگرام کو ختم کر دیا ہے۔ 24 جون کو جنگ ختم کرنے کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ تہران نے امریکی حملوں کے جواب میں قطر میں امریکی اڈے پر بمباری کی تھی۔ اسرائیل اور اس کا اتحادی امریکہ ایران پر جوہری ہتھیار بنانے کی کوشش کرنے کا الزام لگاتے ہیں اور ایرانی حکام کا دعویٰ ہے کہ ان کا پروگرام پرامن مقاصد کے لیے ہے۔ ان مقاصد میں بجلی کی پیداوار بھی شامل ہے۔ ایران پر اسرائیلی حملے سے پہلے تہران اور واشنگٹن نے ایرانی جوہری پروگرام کے بارے میں 5 بالواسطہ مذاکرات کے دور کیے تھے۔

سینئر چینی سفارت کار کو پوچھ گچھ کے لیے حراست میں لیا گیا

بیجنگ: ایک ممتاز چینی سفارت کار کے نائب کو بھی حراست میں لے لیا گیا جس سے حکام نے پوچھ گچھ کی تھی، اس معاملے کی معلومات رکھنے والے تین افراد نے کہا، یہ چین کی سفارت کاری کے اعلیٰ عہدوں میں غیر یقینی صورتحال کی مزید علامت ہے۔ سن ہیان، ایک سینئر سفارت کار اور سنگاپور میں سابق سفیر، کو اگست کے اوائل میں اس وقت حراست میں لیا گیا تھا جب لیو جیان چاو، جو بڑے پیمانے پر وزیر خارجہ کے ممکنہ امیدوار کے طور پر دیکھے جاتے تھے، پوچھ گچھ کے لیے لے جایا گیا تھا۔ کمیونسٹ پارٹی کے بین الاقوامی محکمہ کی نائب وزیر کے طور پر خدمات انجام دینے والی پہلی خاتون سن کو چینی حکام نے لیو سے پوچھ گچھ کے سلسلے میں حراست میں لیا تھا۔ کسی بھی ذرائع کو سفارت کار سے پوچھ گچھ کی بنیاد کا علم نہیں تھا۔ ذرائع نے معاملے کی حساسیت کے پیش نظر نام ظاہر نہ کرنے کی درخواست کی۔ لیو کی حراست میں ایک سفارت کار کی سب سے زیادہ گمشدگی کی نشاندہی کی گئی ہے جب سے چین نے 2023 میں اپنے سابق وزیر خارجہ اور صدر شی جن پنگ کے حامی کن گینگ کو بے دخل کر دیا تھا، جس کی وجہ عوام کی غیر وضاحتی غیر موجودگی تھی۔ اس کی گرفتاری سنگاپور، جنوبی افریقہ اور الجیریا کے کام کے دورے کے بعد ہوئی۔ اگست کے اوائل میں ان کے گھر کی تلاشی لی گئی۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کے بین الاقوامی محکمہ کے نائب وزیر سن کی گمشدگی، انتہائی نظر آنے والے لیو کے ساتھ، تجارت اور جغرافیائی سیاسی اثر و رسوخ کے بارے میں واشنگٹن کے ساتھ بڑھتے ہوئے تناؤ کے وقت چین کی خارجہ پالیسی کے اسٹیبلشمنٹ کے بارے میں سوالات میں اضافہ کرتی ہے۔ چین کے اسٹیٹ کونسل انفارمیشن آفس، جو حکومت کے لیے میڈیا کے سوالات کو سنبھالتا ہے، اور بین الاقوامی محکمہ نے فوری طور پر تبصرہ کے لیے رائٹرز کی درخواستوں کا جواب نہیں دیا۔ رائٹرز اس بات کی تصدیق نہیں کر سکے کہ آیا سن اور لیو دونوں کو ابھی بھی حراست میں لیا جا رہا ہے۔ تبصرے کے لیے دونوں سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ ان کے دونوں پروفائلز انٹرنیشنل ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ سن کی آخری عوامی ظہور یکم اگست کو ہوئی تھی، جب وہ بیجنگ میں نیپال کے سفارت خانے کی طرف سے دیے گئے استقبالیہ میں شریک تھیں۔ سن، 53، مئی 2022 اور جولائی 2023 کے درمیان سنگاپور میں تعینات تھیں۔ چینی خبروں کے مطابق، جب اس نے اپنا عہدہ چھوڑا، تو اس نے سنگاپور کے ایک لگژری ہوٹل میں 500 افراد کے استقبالیے کی میزبانی کی۔ اس نے 1997 میں انٹرنیشنل ڈپارٹمنٹ میں شمولیت اختیار کی، جہاں اس نے بہت سے کرداروں میں خدمات انجام دیں۔ اس نے 2008 میں شیڈونگ صوبے کے شہر زیبو میں ضلعی پارٹی کمیٹی کی عہدیدار کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ اصل میں اسی صوبے سے تعلق رکھنے والی سن نے پیکنگ یونیورسٹی سے قانون میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے، اس نے جاپان کی کیوشو یونیورسٹی سے بھی تعلیم حاصل کی ہے۔

چینی شہری کٹھمنڈو میں بودھی چٹامالا کی غیر قانونی تجارت کے الزام میں گرفتار

کھٹمنڈو: کھٹمنڈو پولیس نے دو چینی شہریوں، لیو جینگا ٹو (46) اور لیو ژاؤ شوائی (23) کو سیاحتی ویزے پر رہتے ہوئے غیر قانونی طور پر بودھی چٹا موتیوں کی تجارت کرنے پر گرفتار کیا۔ گرفتاریاں کھٹمنڈو کے زیکسین انٹرنیشنل ہوٹل میں ہوئیں، جہاں پولیس نے 115.65 کلو گرام بودھی چٹا موتیوں کی مالا، 1.27 ملین نیپال روپے نقدی، اور مختلف الیکٹرانک آلات ضبط کیے۔ مشتبہ افراد مناسب اجازت کے بغیر تجارتی سرگرمیاں چلا رہے تھے، نیپال کے امیگریشن قوانین کی خلاف ورزی کر رہے تھے جو سیاحتی ویزوں پر کاروباری کارروائیوں کو ممنوع قرار دیتے ہیں۔ حکام اس معاملے کی تحقیقات کر رہے ہیں، جو غیر ملکی شہریوں کے کاروبار کے لیے سیاحتی ویزوں کا غلط استعمال کرنے کے بڑھتے ہوئے رجحان کو نمایاں کرتا ہے۔

ترکیہ۔اسپین۔برطانیہ۔جرمنی: آبادکاری فیصلہ دو ریاستی حل کی بیخ کُنی ہے

استنبول: ترکیہ، اسپین، برطانیہ اور جرمنی نے مقبوضہ مغربی کنارے کے علاقے E1 میں ہزاروں غیر قانونی آبادکاری بستیوں کی منظوری پر اسرائیل کی مذمت کی اور خبردار کیا ہے کہ یہ اقدام دو ریاستی حل کے لئے نقصان دہ اور بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے۔ اسرائیلی ذرائع ابلاغ کی بروز جمعرات جاری کردہ خبر کے مطابق وزیر خزانہ بیزلل سموٹریچ نے مشرقی القدس کے علاقے معالیہ ادومیم میں 3,401 آبادکاری بستیوں اور آس پاس کے علاقوں میں مزید 3,515 بستیوں کی تعمیر کی منظوری دی ہے۔ یہ منصوبہ مغربی کنارے کو شمالی اور جنوبی حصوں میں تقسیم کرنے اور مشرقی القدس کو تنہا کرنے کا ہدف رکھتا ہے۔ ترکیہ وزارتِ خارجہ نے کہا ہے کہ یہ اقدام "بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کی خلاف ورزی ہے اور دو ریاستی حل کی بنیاد پر فلسطین کی علاقائی سالمیت کو اور پائیدار امن کی امیدوں کو نشانہ بنا رہا ہے۔" ترکیہ نے 1967 کی سرحدوں پر مبنی اور مشرقی القدس کے دارالحکومت والی ایک آزاد فلسطینی ریاست کی حمایت کا اعادہ کیا ہے۔ اسپین کے وزیر خارجہ ہوزے مینوئل الباریس نے اس توسیع پسندی کو بین الاقوامی قانون کی ایک نئی خلاف ورزی قرار دیا اور کہا ہے کہ یہ اقدام، امن کے واحد راستے یعنی دو ریاستی حل کی عملی حیثیت کو نقصان پہنچا رہا ہے"۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ ڈیوڈ لامی نے کہا ہے کہ اسرائیلی اقدامات، غزہ کی پہلے ہی سے "خوفناک" صورتحال کو مزید خراب کر رہے اور دو ریاستی حل کو مزید خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے کینیڈین اور فرانسیسی ہم منصبوں کے ہمراہ مشترکہ بیان میں فوری جنگ بندی، یرغمالیوں کی رہائی، اور انسانی امداد میں اضافے کی ضرورت پر بات کی ہے۔ جرمنی کی وزارت خارجہ نے مقبوضہ مغربی کنارے میں ہزاروں نئے گھروں کے اضافے کے منصوبے کو "سختی سے مسترد" کیا اور اسرائیل پر زور دیا ہے کہ وہ "نئی بستیوں کی تعمیر کو روکے"۔ فلسطین وزارت خارجہ نے اس فیصلے کو وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کے "بڑے اسرائیل" تصور کا حصہ قرار دیا اس کی مذمت کی اور خبردار کیا ہے کہ یہ فیصلہ قبضے کو مزید مستحکم کرے گا اور فلسطینی ریاست کے امکانات کو ختم کر دے گا۔ واضح رہے کہ اقوام متحدہ، مقبوضہ مغربی کنارے اور مشرقی القدس میں اسرائیلی آبادکاریوں کو بین الاقوامی قانون کے تحت، غیر قانونی قرار دیتی ہے۔ جولائی میں بین الاقوامی عدالتِ انصاف نے فلسطینی علاقے پر اسرائیل کے قبضے کو غیر قانونی قرار دیا اور تمام آبادکاروں کے انخلا کا مطالبہ کیا تھا۔ اقوام متحدہ کے حکام بارہا خبردار کر چکے ہیں کہ دو ریاستی حل کئی دہائیاں پرانے اسرائیل۔فلسطین تنازعے کے حل کے لئے ایک کلیدی لائحہ عمل ہے اور آبادکاری کی مسلسل توسیع اس حل کی عملداری کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔

امریکی وزیرِ خارجہ کا جنوبی افریقہ کے سفیر کو ملک بدر کرنے کا اعلان

واشنگٹن: امریکہ کے وزیرِ خارجہ مارکو روبیو نے کہا ہے کہ جنوبی افریقہ کے سفیر کو پرسونا نان گریٹا (ناپسندیدہ شخصیت) قرار دے دیا گیا ہے۔ سماجی رابطوں کے پلیٹ فارم ایکس پر اپنے بیان میں امریکی وزیرِ خارجہ کا کہنا تھا کہ امریکہ میں جنوبی افریقہ کے سفیر ابراہیم رسول کا "اب ہمارے عظیم ملک میں خیر مقدم نہیں کیا جائے گا۔ اُن کا کہنا تھا کہ ابراہیم رسول ریس بیٹنگ (رنگ و نسل کی بنیاد پر لوگوں کو نشانہ بنانے والے) سیاست دان ہیں جو صدر ٹرمپ اور امریکہ سے نفرت کرتے ہیں۔ امریکی وزیرِ خارجہ کا کہنا تھا کہ ہمیں جنوبی افریقہ کے سفیر سے کوئی بات نہیں کرنی، لہٰذا انہیں ناپسندیدہ شخصیت قرار دیا جا رہا ہے۔ واشنگٹن میں جنوبی افریقہ کے سفارت خانے کی جانب سے امریکی وزیرِ خارجہ کے اس بیان پر تا حال کوئی ردِعمل نہیں آیا ہے۔ امریکی وزیرِ خارجہ کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے، جب امریکہ اور جنوبی افریقہ کے تعلقات میں سرد مہری پائی جاتی ہے۔ صدر ٹرمپ نے حال ہی میں جاری کیے گئے ایک ایگزیکٹو آرڈر میں متنازع اراضی ایکٹ کی وجہ سے جنوبی افریقہ کی امداد معطل کر دی تھی۔ صدر ٹرمپ کا کہنا تھا کہ اس متنازع ایکٹ کی وجہ سے جنوبی افریقہ میں سفید فام افراد کی ملکیت والے زرعی فارمز پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ صدر نے کہا تھا کہ وہ جنوبی افریقہ کے کسانوں کو امریکہ میں آباد ہونے کے لیے خوش آمدید کہیں گے۔ جنوبی افریقہ کے صدر سیرل رامافوسا نے چند روز قبل ایک پوسٹ میں اپنی حکومت کے ان اقدامات کا دفاع کیا تھا۔ اُن کا کہنا تھا کہ "ہم آئین سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں جو ریاست پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ وہ ماضی کے نسلی امتیاز کے اثرات کو دور کرنے کے لیے اقدامات کرے۔"

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+
قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعووں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔